انما ولیکم اللہ ورسولہ
سر مطلع دیوان سخن شکر و سپاس اوس پروردگار سخن و سخنوران
جہان کا کہ ان ایام فرحت انجام مین مطابق تہنیت نامہ شادی
دیوان ولی
من تصنیف ولی الدین علیہ الرحمہ احمد آبادی بتصحیح کمال و بمقابلہ نسخہای
صحت اشتمال جناب قاضی ابراہیم صاحب اور نور الدین بن جیوا خان شکیب الو
مطبع حیدری مین مطبوع فرمایا
۱۲۹۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیقیاس اوس رب البیت کا نذرانہ ہے جو کہ فرد ہے یگانہ ہے قصیدۂ شکریہ اوسکا
شاہ مطلع دیوان ہلالی ہے اوسکے تذکرۂ احسان کا شاغل ہر ولی اور والی ہے
الحق اوس سخن آفرین حقیقی نے اپنے حبیب لبیب پر ایسا کلام معجز نظام نازل فرمایا
کہ جسکی فصاحت و بلاغت نے سبعۂ معلقۂ کعبہ کو اس بحر ہستی مین ناموزون باطل
اور مضمون لاطایل کر دکھایا اب مناسب یہہ ہے کہ زبان آوران صادق اور سخنوران
موافق جو کہ اس نقش رباعی ربع مسکون مین بخطاب حدیث الشعراء تلامیذ
الرحمن مخاطب ہین مصرع صلوات خمسہ ہر وقت بر وقت موزون فرمائین تا آیۂ
وافی ہدایہ الشعراء یتبعہم الغاوٗن کے لام استغراق کی کمند سے الگ ہو جائین
اور میزان محشر مین اپنے اعمال نیک کے پلّے کو جھکتا پائین ربنا اٰتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار نعت حسن مطلع نبوت و سیادت
خاتم مقطع رسالت سید المرسلین احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین
لمؤلفہ نام خدا درود نبی اوس کتاب پر جو مشتمل ہے مدح رسالت مآب پر اب مدح شرف

اولین

اولین اور آخرین تحریر کی جاتی ہی گلدستہ ریاحین فردوس کی خوشبو آتی ہی دماغ معطر ہی یہہ سب پر ظاہر ہی کہ اس مسند نشین شش جہات مین یہی پیغمبر ممدوح الصدر ناظم نظم دین متین ہی اور انا سید ولد ادم و انا افصح العرب والعجم اس مخبر صادق کا ہی قول مبین ہی لاکھون سلام ہر صبح و شام خمسۂ آل عبا اور اوسکے صدر آرا خلفاء راشدین و تابعین و تبع تابعین پر کہ جنھون نے اس منزل روا روی مین ستون شریعت اسلام کی تاسیس اور بنیاد ایسی استوار کر دکھائی کہ تحریف کتب حدیث و مصحف کی قلم فرسائی مین دخیل کار ہونیکی طاقت کسی مشرک مبہوت اور معلم الملکوت نے آپ مین نپائی آرے مطابق تضمین ارشاد خالق العباد ان صاحبون نے ہی بستنزاد مصرع شمشیر جہاد فرمایا اور اوس میدان رمل کے سکنائے ناہموار کو جو کہ اونسے تقارب رکھتے تھے سید ھا رستہ بتایا جب وہ اونکے ہمردیف ہوئے کفار مخالف کا قافیہ تنگ کیا بہنگام ترجیع ہم جنس مخالفونکے بند بند کو تیغ بیدریغ سے تقطیع کرکے چورنگ کیا یہہ ہمارے سچے سچی تحریر ہی کہ آپکے بعثت اور تاریخ ہجرت سے آجکی تاریخ تک کہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری روان ہی یہہ دین پاک صاحب لولاک روز افزون ترقی پذیر ہی اللهم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد برحمتك یا ارحم الراحمین

بیان احداث زبان اردو و حقیقت طبقات شاعران اردو و تذکرہ طبع دیوان اوستاد زمان سر دفتر سخنوران ہند سالک ازلی جناب مغفرت مآب ولی الدین احمد آبادی المتخلص بہ ولی نور اللہ تربتہ روشن قیاسان صبح نفس اور صبح نفسان معنی رس کی ضمیر مہر تنویر پر مبرہن ہو کہ زبان ریختہ جسکو اردو بھی کہتے ہین کب ایجاد ہوئی اور کہان سے کسطرح رائج ہوئی اور اس زبان مین پہلے کسنے اشعار موزون کئے اور سردفتر شعرائے ریختہ کس بادشاہ کے زمانہ مین تھا اور شعرائے ہند کے

کتنے طبقے گذرے اور زبان کب فصاحت و بلاغت کے درجے کو پہنچی اور قواعد
اردو و لغات ہندی کی کتابین کسنے بنوائین اور اوسکی درستی کن فصحا کی بتعداد
سے ہوئی اس حقیقت کا جاننا سب کے سب سخنورون اور سخن فہمونکو لازم بل الزم ہے
کیونکہ یہہ ہمارے وطن کی اور ہماری زبان ہے جب ہم اپنی زبان کی ماہیت سے
ناواقف ٹھہرے تو دوسرے کی اور دوسرے ملک کی زبان سے خاک بہرہ ور ہونگے
اور اگر ہوئے بھی تو کیا اگر کسی غیر زبان والے نے ہماری زبان کا کچھ حال یا قانون
استعمال کے باب مین ہمسے کچھ پوچھا تو ہم اوسکا جواب اوسکو کیا دین جب ہمین
چپکی لگ جائے اور سر نیچا کر لین اسوقت کسدرجہ شرمندگی حاصل ہو اگرچہ اساتذہ
سلف نے کچھ تھوڑا بہت لکھا ہے مگر ہمنے صدر مین جو جو مراتب لکھے ہین اون سبکی
ماہیت کماحقہ نہین لکھی اور اگر کسی صاحب نے کسی نسخہ مین لکھی بھی ہوگی تو اسطرف
وہ نسخہ کسیکی نظر سے نہین گذرا بنا برین یہہ سراپا قصور محمد منظور اپنی معلومات کے
موافق بحوالہ کتب و بروایات ثقات ساتھ تشریح اور توضیح کے کچھ تحریر کرتا ہے
چشمداشت کہ ناظرین خلوصیت آئین اگر اس مین کچھ فرق پائین تو اس ہیچمدان ابجد
خوان کو ہدف سہام اعتراضات نہ بنائین کیونکہ مین کتب اور راویون کے حوالے سے
لکھتا ہون ماسوا اسکے اگر کچھ سہو و خطا ہو تو عطا سے مبدل فرمائین کہ مین
انسان ہون کچھ فرشتہ نہین میر امّن مرحوم قصہ باغ و بہار کے دیباچے مین جو لکھتے ہین
البتہ وہ درست ہے مگر بعض اہل ہند زبان ریختہ کی ابتدا آمیزش امیر تیمور کی اردوے
معلّیٰ سے بتاتے ہین یہہ قول سریع البطلان ہے کیونکہ امیر تیمور دہلی فتح کرکے یہان
قیام پذیر نہ ہوا بلکہ سید خضر خان کو ہند کی سلطنت یک لخت سپرد کرکے چلا گیا پھر
اوسکے اردو مین ہند کی زبانکی شیاعت کیونکر ہوسکتی ہے یہہ جائے غور ہے کہ شاہ
جہان سے امیر تیمور دسوین پشت پر تھا اوسکے وقت سے اوس زبان کی بنا آغاز

ہوئی تو اس عرصۂ طول وطویل مین یہہ بولی بکثرت رواج پائی بلکہ امیر سے شاہ
جہان کے عہد تک کئی شاعر اُردو زبان کے گذرے تے اور اونکے دیوان یادگار عالم
ہوسے تے سو برعکس اوسکے اورنگ زیب تک ایک غزل اُردو بھی کسی کے نظر نہ پڑی
اس زبان کی حقیقت یہہ ہی کہ اس اقلیم ہند مین زمانۂ قدیم سے ہندو راجہ پرجہ
کی عملداری اور سکونت رہی اس جہت سے ان بُت پرستونکا لقب ہندو اور اقلیم
کا نام ہندوستان مقرر ہوا اور یہان کی زبان ہندی کہلائی سلطان محمود غزنوی
انار اللہ برہانہ ہند مین آیا تھا اوسکے ایک مدّت بعد سلطان شہاب الدّین غوری
آیا اور ہندوستان کے اکثر ملکونکو مسخر کرکے شہر دہلی کو اپنا دار السلطنت
ٹھہرایا اسی وقت سے مسلمانون کی بادشاہت ہندوستان مین قایم ہوئی بعد
غوریون کے سلاطین خلجی پھر بادشاہان تغلقیہ اور تیموریہ نسل پیچھے طبقۂ سادات
خضر خانیہ پھر پٹھانانِ لودھی کی بادشاہت ہوئی پھر تیمور کی اولاد امجاد سے ظہیر الدین
بابر آیا اوسکے بعد اوسکا فرزند نصیر الدین ہمایون بادشاہ ہوا اونکے عہد سلطنت
مین بسبب مخالفت برادران حقیقی شیر خان انکا مقابلہ کر بیٹھا اور اپنی بلند نظری
اور چالاکی کے باعث اُنپر غالب آیا اور ہند کے تخت ورخت کا مالک متصرف
ہوا آخیر بعد اوسکے اوسکا لڑکا سلیم شاہ ہند کا بادشاہ ہوا اسکی وفات کے بعد
پھر ہمایون بادشاہ ایران سے لشکر جرار اور زر بیشمار لیکر ہند مین آئے اور محمد عادل
شاہ شیر خانی کو شکست فاش دیکر دوبارہ اپنا ملک اپنے تخت وتصرف مین لائے
اس بادشاہ مغفرت پناہ کے بعد اوسکا فرزند ارجمند جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
ایسا لایق وفایق ہوا کہ سلطنت تیموریہ مستقل ہوگئی اور اوسکی قدر دانی کے
سبب ملک ملک کے لوگ ہند مین آبسے اب غور کرنا چاہئے کہ ہند کی زبان مین
پہلے سے آمیزش جاری ہی یعنے ترک پٹھان وغیرہ مغل جو کہ اپنے اپنے بادشاہ

کے وقت یہان سکونت پذیر ہوئے گئے خصوص لشکری بازار مین ہندوونکے
ساتھ لین دین کے وقت کچھ اپنی زبان کے کلمے کچھ اسکی زبان کے لغت ملاکر بات
کرتے رہے پھر اکبر کی والدہ ماجدہ حمیدہ بیگم صاحبہ جب حج کو گئین تب مکہ
معظمہ اور مدینہ مشرفہ سے ایک سو شرفائے عرب جنہین سادات عالی نسب اور
مشایخ والا حسب تھے لیتی آئین اونکے رہنے کے لئے ایک احاطہ بنوا دیا جوکہ تا حال
بنام عرب سرا مشہور ہے اب عربون کے لغاتونکی آمیزش بھی ہندی بات کے ساتھ
بازار مین سودا خریدتے وقت آغاز ہو گئی مگر اس بادشاہ کا مقام دہلی مین ہی
نہین رہا برائے تسخیر ملک سیاحت فرما رہے بعدہ اُنکا فرزند نورالدین جہانگیر
بادشاہ ہوا اوسکا قیام بھی دایم دہلی مین نہ ہوا بلکہ اکثر آگرہ اور لاہور مین
اوسکا دائرہ دولت رہا چنانچہ مقبرہ بھی اوسکا وہین ہے لیکن جب اوسکا فرزند
ارجمند شہاب الدین شاہ جہان بادشاہ اورنگ آرا ہوا تب اوسنے دہلی کی آبادی
کے طرف اپنی تمام خاطر عاطر مصروف رکھی اور شاہ جہان آباد آباد کیا اور اُس
مقام کو اپنے اور اپنے قایم مقامون کے قیام کے لئے ایک عمدہ مستقر الخلافہ بنوایا
نواب علی مردان خان اور الہ وردی خان کے اہتمام سے بدست کاریگر ہندسان
کامل اوستا احمد اور اوستا حامد لال قلعہ کی بنیاد ڈالی دیوان خاص اور
دیوان عام اور برج و بارے حمام و محل باغات اور جامع مسجد اور نئے نئے
بازار مانند چاندنی چوک اور اردوئے معلی خوب و مرغوب بنکر تیار ہوئے
لشکرگاہ بھی اسی دارالخلافہ کے سواد مین ہی بازار مین لشکری مانند ہندو پوربی دکنی
پٹھان مغل عرب ترک سندھی بلوچھ سکھہ وغیرہ باجتماع یکدگر باہم
سودا اسلف خریدتے وقت دو چار لفظ اپنی زبان کے دو چار لفظ مقابل والے
دوکاندار کی زبان کے ملاکر بولتے اگرچہ سلطان محمود وغیرہ بادشاہون کی

آمد و رفت کے وقت سے ہند کی زبان مین ایک نوع کی آمیزش جاری ہوگئی
تھی مگر اس نو احداث اردو بازار مین ایک تازہ اختلاط ایک زمانہ تک ایسا
جاری رہا کہ رفتہ رفتہ ایک نئی زبان بن پڑی اور زبان ریختہ اور اردو کے نام سے
خطاب پایا اوپر[۲] کی تحریر سے ان دونون نامونکا وجہ تسمیہ ناظرین پر بخوبی روشن
ہوا ہوگا مولف تاریخ آرایش محفل اور صاحب منتخبات ہندی اس بازار کی تعریف
مین لکھتے ہین ع بہت اوسکی یون مین نے تعریف کی ہے اردو کی بولی کا
ماخذ یہی اب رہا اردو کے لغات اور قواعد کا بیان سو سچ سچ بات یہہ ہے
کہ صاحبان فرنگ اس زبان کی درستی کے نہایت ساعی رہے علمایان ہند سے
جو کہ محاورہ دان تھے قواعد اردو اور لغات ہندی کی کتابین بھی اونھون نے بنائین
اور بنوائین چنانچہ گورنر جنرل ہند لارڈ جان گلگرسٹ اور بعد اسکے لارڈ ونٹونا یب
سلطنت ہند نے اس زبان کے قاعدہ اور لغات کی کتابین ہزارہا روپے صرف
کر کے بنائین اور بنوائین بعد اون کے جان سکسپیر اور اسٹوک اور فاربس نے
بہت اچھی تحقیقات کے ساتھہ ڈکشنیریان یعنے لغت کی وہ کتابین جنمین لغات
ہندی کے معنے انگریزی مین لکھے ہین مرتب کر کے چھپوائین ماورای اوسکے شاعران
ہند اس زبانکو فصاحت و بلاغت کے درجہ پر پہنچانے کے اسقدر ساعی رہے
کہ باید و شاید اساتذۂ سخنوران اردو کا فی الحال پانچوان طبقہ آخری ہے کیونکہ
اس طبقے کے سرد فتر سب کے سب بہشت نصیب ہوئے ہین الحق اون اوستادون
نے زمین سخن کو آسمان پر پہنچایا ہے اونکے آغاز دور مین ہند کے زبان آور
از روے انصاف علی الاعلان فرماتے تھے ع جو ہے زبان حضرت دہلی
کا اندنون دو چار شعر پہنچین اگر اصفہان مین قربان شوم از ین سخن نغز دوستان
صائب ساخوش زبان کہے اپنی زبان مین اب یہان ایک جھگڑا ہے جسکا فیصلہ بیان

[۲] اردو زبان ترکی مین بازار لشکر کا نام ہے

کرنا واجبات سے ہے یعنے فصحائے دہلی کا دعوی ہے کہ ہم اہل زبان ہین
ہماری فصاحت و بلاغت سندی ہے کیونکہ اس زبان کا ماخذ دہلی کا اردوے
معلی ہے دوسرے سب شہرونکی بولی بے سند ہے بلکہ لکھنؤ والونکی زبان بھی بعض ٹھیٹھ
نہین پسند کرتے کہتے ہین کہ لکھنؤ پورب کے ضلع مین واقع ہے اس دیس کے ساکنونکی
گویائی ہماری گویائی سے کیونکر برابر ہوسکتی ہے اسی طرح بلغائے لکھنؤ فرماتے
ہین کہ زبان اردو کو ہمنے فصاحت و بلاغت کے رتبے کو پہنچایا دیکھو کیسی کیسی
علمی کتابین نظم اور نثر مین تصنیف تالیف ہوئین اور ہوتی جاتی ہین اگرچہ یہہ
دونون فرقے انا خیر منہ کا پھریرا اوڑا رہے ہین مگر اس محل پر انصاف کو کچھہ
دخل دیا جائے تو سوائے مضمون مرقومۃ الذیل کے اور کچھہ حکمنامہ نہ کرین یہان آئے
اور یون کہنے کو تو سے "تا سمند زمانہ در یورش است کس نگوید کہ دوغ من ترش است"
حقیقت حال سچ سچ مقال یہہ ہے کہ سخنور دہلوی اہل زبان ہین اردو کے
محاورہ دان ہر آئینہ گفتگو اونکی خوش آیند صاف صاف ہے انکے نزدیک
رکاکت اغلاظ اور لغت آمیزی کی تکلیف معاف ہے تاہم پہلے یہہ زبان دہلی
مین فصاحت کے درجہ کو نہ پہنچی کیونکہ شاہجہان کے وقت مین اوسکی بنیاد
ہوئی بعد اوسکے عالمگیر کے وقت اس زبان مین شعر کہنا شروع ہوا مگر محاورہ
بالکل صاف نتھا اب شعرائے اردو کے طبقون کے بیان سے اس قصہ کا فیصلہ
معلوم ہوجائے گا **تذکرہ طبقات شعرائے زبان اردو** ابتدا اس
زبان ریختہ مین عالم باعمل و سالک بے بدل شریعت آگاہ طریقت دستگاہ
ذاکر و شاغل عارف کامل صاحب دل مقبول بارگاہ لم یزلی جناب ولی محمد صاحب
المتخلص بہ ولی مصرع بَرَّدَ اللہ جوف مضجعہ نے ایک دیوان کثیر الحجم تصنیف
کیا اسی سے تو اس ہفت ورقی عجالۂ عاجلہ مین نسخی قضا و قدر نے

ذکر طبقۂ اولے

سرطلع سخنوران ریختہ کا طغرا اونکے نام نامی پر لکھدیا اگرچہ اُس زمانہ مین
یہہ زبان ایسی ناہموار تھی کہ تمام دیوان مین ایک فرد بھی فقط سادہ بنا دہ جو کہ
خوش محاورہ ہو نظر آئے یہہ خلاف ممکن تھا با این ہمہ اونکے دیوان مین بیسیون
اشعار سلک لوالی آبدار جنکے مضامین رنگین بدرجۂ عالی ہین نہ بندش اون کی
خوب الفاظ فصیح بلیغ نہایت مرغوب موجود ہین برائے نظیر برمحل تحریر ہونگے
الحق سه آب بود معنی روشن غنی   خوب اگر بستہ شود گوہرست   غرض اس امر
کو ہم اس ولی کی کرامت نہ سمجھین تو کیا سمجھین اونکا ہمعصر کوئی اور نامور سخنور اونکے زمانہ مین
نہ ہوا بلکہ اوسط درجہ کا کوئی گذرا ہوتا تو اوسکا پتا کسی کتاب سے ملتا یہ اپنے
وقت کا وحید العصر محمد محی الدین عالمگیر کے عہد سلطنت مین گذرا ہی خیر بعد اوسکے
۱ / طبقہ دوسرا
آبرو اور خان آرزو نامی گرامی سخنور ہوئے ہین یہہ دونون صاحب دوسرے
طبقہ سے ہین میر تقی میر اور مرزا محمد رفیع السودا اوایل عمر مین آبرو اور خان آرزو
سے مشورۂ سخن لیتے تھے بعض ثقات ہند کی روایت ہی کہ خان آرزو اور
۲ / طبقہ سوم
آبرو عزیز الدین عالمگیر ثانی کے زمانے مین تھے خیر بعد اونکے جگت اوستاد جناب
میر اور میرزا کا شہرہ عالی گہر کے زمانۂ سلطنت مین نہایت بلند ہوا میر حسن
دہلوی صاحب مثنوی سحر البیان اونکے ہمعصر تھے اور جناب عمدة العارفین قدوة
السالکین صاحب سجادہ والامناقب خواجہ میر محمد صاحب درد اور میر فقیر
محمد اثر سخن سازی مین میر و مرزا کے ہم رتبہ تھے مگر فرق اتنا ہی کہ اونکی
مجازی مین اور انکی عشق حقیقی مین سخن طرازی تھی اسی جہت سے اہل فضل انکو
اردو کے خواجہ حافظ قرار دیتے ہین اور یہہ سب تیسرے طبقے سے ہین اور ان
صاحبون کے زمانے مین اردو نے بدرجۂ اتم رواج پایا اور شاعران ہند
کی بڑی ترقی ہونے لگی بادشاہ شہزادے امیر وزیر وغیرہ اکثر اکابرون نے

اونکو اپنے مصاحب خاص اور جلیس باختصاص بنایا اور کئی مثنویان اور
دیوان تصنیف ہو گئے بنا برین میر و میرزا کو سرخیلِ سخنورانِ ہندی لکھتے ہین
اگرچہ اشعار ریختہ کی بنیاد ولی الدین احمد آبادی سے ہے مگر بعد اوسکے کچھ عرصے
تک یہہ چرچا جیسا کہ چاہیئے ویسا جاری نہ رہا اور میرزا و میر کے زمانہ مین ایک
زور و شور سے سخن گوئی کا بازار گرم ہوا بنائ علیہ بعد ولی کے اونکو سرلشکر شعرائے
ریختہ قرار دیا ہے ولی میر و میرزا سے سوڈیڑسو برس پہلے گذرا ہے اوسوقت
اردو زبان آغاز تھی سو قدیم محاورے اوسکے دیوان مین ہین اس صورت مین
اوسپر کچھ حرف نہین اسلئے کہ زبان درست نہین ہوئی تھی بلکہ میر و مرزا کے دیوانون مین
بھی بعضی بعضی جا قدیم محاورے ہین بنا برین اون اوستادون کی اوستادی
مین کچھ فرق نہین سکتا دہلی مین مشاعرہ تھا سو ذکر ولی کا درمیان آیا ایک شاعر
صاحب نے فرمایا کہ وہ گجرات کا شاعر ہے ہمارے روبرو اون کا کیا ذکر
یعنے ہم اوسکے قایل نہین درجواب اوسکے کسی بزرگ اوستاد نے فی البدیہ
یہہ کہا مصرع ولی کا جو نہو قایل اوسے شیطان کہتے ہین آخر تکرار نے
اس درجہ طول کھینچا کہ اوس محفل مین زبان چلتے چلتے تلوار چلی گویا یہہ خرق عادت
تذکرۂ ولی تھی خیر مرزا رفیع السودا کے شاگرد رشید حاتم فرماتے ہین ؎
حاتم یہہ فنّ شعر مین کچھ تو بھی کم نہین لیکن ولی ولی ہے جہان مین سخن کے بیچ
علیٰ ہذا القیاس اور اساتذۂ اہل ہند نے اپنی اپنی تصنیف مین ولی کی توصیف
تحریر فرمائی ہے چنانچہ نواب مصطفےٰ خان شیفتہ اپنے تذکرۃ الشعرا گلشن بیخار
مین لکھتے ہین بلکہ اوستادی او بر ہمہ شاعران مسلّم ما سوا اوسکے صاحب
حال و قال بھی تھا ہمارے اوستاد مرحوم جناب منشی غلام محمد صاحب تخلص بہ
میر منشی و وکیل مطلق مختار کار جناب نواب نجم الدولہ مومن خان ممتاز الملک

دلاور جنگ بہادر والی بندر کھایت جو کہ شاگرد جناب مغفرت نشان حکیم محمد مومن خان صاحب تھے فرماتے تھے کہ میں احمد آباد کو گیا تھا ولی محمد ولی کے مزار پُر انوار پر جا کر فاتحہ سے اجر یاب ہُوا قبر اونکی اونکی وصیت موافق کچی بنی ہوئی ہی اور اوسکے سرہانے کے طرف چینی کے پارچے لگے ہین اور قطعہ سنگ مرمر کا لگا دیکھا تھا وہان کے رئیسان قدیم کی زبانی اونکی تربت کا نشان ملا تھا فقط خیر بعد میر و میرزا اور خواجہ میر درد اور میر حسن کے طبقے کے غلام ہمدانی مصحفی اور قلندر بخش جرأت اور انشا اللہ خان انشا وغیرہ ہوئے میر تقی نے عمر اچھی پائی میان جرأت و مصحفی وغیرہ کے بزم مشاعرہ مین شامل رہے ہین یہہ چوتھا طبقہ تھا جلسہ مشاعرہ دار الامارہ لکھنؤ مین تھا کیونکہ میر و میرزا کے زمانہ مین دہلی کی سلطنت تباہ تھی اور نواب وزیر یعنے شجاع الدولہ کی ریاست ترقی پذیر اپنے بادشاہون کی صورت یہہ بھی عالمان فاضل اور شاعران کامل کے قدردان تھے لہذا سب کے سب مشاہیر فاضلونکو اُنھون نے بلوا کر اپنے نزدیک رکھا بعد اونکے نواب آصف الدولہ ایسے علم دوست ہوئے کہ بایدو شاید رہے سہے اہل کمال اونکے عہد ریاست مین لکھنؤ مین آ رہے شعر و سخن کا چرچا بڑھتا چلا اور اردو زبان لکھنؤ مین روز بروز درست ہونے لگی مثنویان دیوان مرتب ہوئے اور فصاحت و بلاغت بڑھتی چلی یہہ سب جانتے ہین کہ شہر کی ناموری عالمان فاضل اور سخنوران کامل سے ہی اور صاحب کمالونکا قیام رئیس ہمدرد اور قدردانی سے جب ریاست اور رئیس نہ رہے تو قدردانی کسکی اور قدردانی مفقود ہوئی تو صاحب کمال بھی نہ رہے اور صاحب کمال نہ رہے تو شہر کی ناموری بھی نہ رہی جن صاحب کمالون سے دہلی کا نام تھا وہ لوگ لکھنؤ مین جا رہے تو لکھنؤ کا نام بڑھا اور نواب وزیر کے خاندان مین اپنے بادشاہون کے طور

نسلاً بعد نسلٍ علما اور شعرا اور حکما وغیرہ صاحب کمالونکی ہنر شناسی اور قدر دانی
جاری رہی بنابرین اس کمال پرستی نے لکہنؤ کا نام اسقدر بڑھایا کہ سب جانتے
ہین ہزارہا کتابین عربی فارسی ہندی خواہ نظم ہو خواہ نثر ہر علم فن کی وہان تصنیف
تالیف ہوئین اور تا حال ہوتی ہین گو ریاست نہ رہی پر فضیلت باقی ہے
با این ہمہ آیندہ کے لئے یہہ ہم نہین کہہ سکتے کہ ناسخ اور آتش اور خواجہ وزیر اور
میر انیس و انس و مونس و میرزا دبیر وغیرہ کے سے جگت اوستاد وہان ہون الا
ماشا اللہ خیر آمدم بر مطلب خود ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ لکہنؤ مین بزم مشاعرہ
منعقد ہوئی اوس جلسہ مین میر تقی میر شامل تھے اس چوتھے طبقے کے شاعرون
مین میان جرأت سر دفتر شمار کئے جاتے تھے جب اونکی غزل پڑھی گئی تو ہر
طرف سے حبذا اور مرحبا کی صدا بلند ہوئی مگر میر تقی نے کچھ نہ فرمایا تب میان
جرأت مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ آپنے میری غزل سنکر کچھ داد سخن نہ دی بھلا
برا کچھ بھی فرمانا ضرور تھا میر صاحب نے فرمایا کہ تمام محفل واہ واکہہ رہی ہے
پھر ایک مجھ ایسے نے کچھ نہ کہا تو کیا ہوا جرأت نے جواب دیا کہ لاکھ آدمی کا واہ
کہنا کچھ کام کا نہین فقط ایک آپ ایسے اوستاد پسند کرین تو ہمارے لئے موجب
فخر اور سند ہے تب میر نے کہا کہ سنو ہم لوگ صنایع بدایع ڈھونڈتے ہین
اور تمھاری غزل مین وہ واقعے ہوتے ہین جو کہ اکثر درمیان عاشق و معشوق کے
گذرتے ہین مانند ان شعرون کے شعر جب تلک دیکھون نہ تیری شکل کل پڑتی
نہین سیح بتا تونے کیا ہے یار کیا جادو مجھے قطعہ کل واقف کار اپنے
سے کہتا تھا وہ یہہ بات جرأت کے جو گھر رات کو مہمان گئے ہم کیا جانیے
کم بخت نے کیا ہم پہ کیا سحر جو بات نہین مانتے تھے مان گئے ہم آنکے دیوان
مین جا بجا یہ مضامین ہین جب ایسے اشعار مشاعرہ مین پڑھے جاتے ہین اور

طبقۂ چہارم

خود پر گذرے ہوئے مضمون جو لوگونکے سننے مین آتے ہین تو دلکی ہوتی ہے یہ
بے اختیار حبذا اور مرحبا کہہ بیٹھتے ہین خیر کچھہ ہو اب میدان تمھارے ہاتھہ ہے
بہت اچھے ہوالحق سخنورونکی قابلیت اور معلومات شائقون کو تذکرے
والے کی منصفانہ تحریر سے اور خواص کو اون کے دیوانون کے اشعار کی
سطر سے معلوم ہوتی ہے اسمین کچھہ شک نہین کہ جناب غلام ہمدانی مصحفی اس
طبقے مین بہت اچھے شاعر تھے غرض جرأت و مصحفی انشا وغیرہ بعد آصف الدولہ
کے نواب سعادت علیخان کے عہد سعادت مہد مین گذرے ہین جناب میر تقی نے
جو کچھہ میان جرأت کے باب مین فرمایا ہے وہ مطلب اور ہے لیکن بہ نسبت اوس
زمانہ کے وہ بہت اچھے قابل کامل اوستاد گذرے ہین اکثر کلام اونکا لطایف
اد ابندی سے پر ہے صنایع بدایع بھی محل پر ہین خیر مضی ما مضی اللہم
اغفرہم وارحمہم برحمتک الواسعہ ان سب کا اخیر وقت اور جناب خواجہ صاحب اور
شیخ صاحب کا آغاز زمانہ تھا اسمین شک نہین کہ یہہ دو صاحب فخر سلف شرف
خلف سلاطین شعرائے ہندوستان تھے زمین سخن کو ان صاحبون نے آسمان بنایا
اور زبان اُردو کو بلند رتبہ عنایت فرمایا شیخ کے شاگردونمین خواجہ وزیر وزیر
اوستادی کے درجے کو پہنچا اور خواجہ کے شاگردونمین پنڈت دیاشنکر
نسیم تخلص مصنف گلزار نسیم نہایت اعلی درجہ کا سخنور ہوا ہے اس کتاب سے
اوسکا کمال عیان ہے ان کے سوا امانت اور نواب والجاہ عاشق تخلص لکھنؤ
کے نامی گرامی شاعر ہین اور جناب مہدی علی زکی صاحب بھی اساتذۂ مشاہیر
سے شمار کئے جاتے تھے کیونکہ واجد علی شاہ کج کلاہ نے اونکو درجۂ اعلی عنایت
فرمایا تھا جاننا چاہئے کہ ہمنے لکھنؤ کے اون صاحبون کا حال لکھا ہے جنکا حال
صحت اشتمال ہم تک پہنچا ہے والا یون تو لکھنؤ وغیرہ ہندوستان مین بہت

صاحب کمال ہین غرض خواجہ اور شیخ جن دونون لکہنؤ مین اوستادی کے درجے پر تھے اُن دنون دہلی مین جناب خاقانی ہند محمد ابراہیم ذوق تخلص اوستاد بہادر شاہ اور حکیم مومن خان مومن اوستاد کہلاتے تھے اور جناب نجم الدولہ غالب نازک خیالو نمین بہمہ وجوہ اوستاد غالب تھے نواب عارف علیخان عارف بھی فن سخن کے اوستاد عارف تھے اور جناب مولوی امام بخش صہبائی بعد جناب خواجہ نصیر الدین صاحب نصیر تخلص بھی وہان مشاہیر اوستادون سے شمار کئے جاتے تھے ان صاحبون کے سوا دہلی اور لکہنؤ مین اکثر سخنور کامل گذرے اور ہین لکہنؤ مین شعرائے مرثیہ گو مین فی زماننا جناب سیادت مآب والا مناقب میر نواب صاحب انیس اور جناب فضیلت انتساب دبیر افصح الفصحا و ابلغ البلغا اوستاد کامل اور معجز بیان فاضل ہین میر انیس میر حسن دہلوی مرحوم مصنفِ مثنویِ سحر البیان کے پوتے ہین شعر و شاعری انکے خاندان مین بطور میراث درجہ بدرجہ چلی آئی دیکھو پہلے میر و میرزا کے زمانہ مین میر حسن کے والد ضاحک تخلص شاعر تھے لیکن اکثر ہزل کہتے تھے چنانچہ اونکا تخلص اسبات پر دال ہے بعدہ میر حسن دہلوی ہوئے اونکے فرزند رشید جناب میر خلیق اور میر محسن تخلص شاعران مشاہیر سے تھے اونکے فرزند جناب نواب میرزا انیس اور انکے بھائی انس اور مونس کوس لمن الملک بجا رہے ہین اور میان انس صاحب گئے سال حیدرآباد سے مراجعت کے وقت یہان تشریف فرما ہوئے تھے محب ذی مراتب میر فدیہ حسین صاحب فدیہ تخلص کی معرفت راقم آثم اونکی ملاقات سے مشرف ہوا ہے اونکے صاحبزادے بھی شعر کہتے ہین وحید تخلص ہے میر انیس کے صاحبزادیکا تخلص نفیس ہے خیر اہل ہند میرزا دبیر کو میان ضمیر کے شاگرد بتاتے ہین انکے شاگرد رشید قدیر الدولہ تخلص قدیر اور میرزا محمد زکی تخلص سے محرر ان اوراق کا ملا ہے باہم شعر و شعار کا تذکرہ

رہا چنانچہ ایک روز اونکی خدمت مین راقم آثم اور حیدر علی عاشق اور میرزا شوکت
اور منشی ہبۃ اللہ صاحب بیٹھے تھے میرزا زکی مجھسے مخاطب ہوئے کہ تمنے سلام
مجرے بھی کچھ کہے ہین مین نے کہا کہ سلام مرثیے مجرے کہنا تم صاحبونکو ہی زیبا
ہے الا برائے اجر بخلوصیت اعتقاد اکثر صاحب کچھ نہ کچھ مدحیہ اشعار کہتے ہین
مینے اونکا تتبع کیا ہے چنانچہ مین نے اوسوقت اوندونون کہا ہوا مجرا سنایا تھوڑے شعر
اوسکے یہہ ہین ؎ داغ نے رنگ دکھایا گل خندان ہوکر جلوہ گر شمع ہوئی
مجرئی سوزان ہوکر راستی سب کو سجھا مجرئی سوزان ہوکر روشن اس باغکو کر
سرو چراغان ہوکر تیغ شہ بجلی سی اوس شام کے دل بادل مین جلوہ دکھلاتی تھی
پنہان ونمایان ہوکر تھی جو مقسوم کی سختی وکڑی دامن گیر پڑھا عابد کے گلے
طوق گریبان ہوکر نہ ملا سہرہ رخصت تو کہا قاسم نے داغ ان پھولون کے
دل مین رہے ارمان ہوکر پردہ چشم ہے اب کاغذ ابری منظور شاہ کا وصف
لکھتا ہون مین گریان ہوکر سنکر آپنے اخلاق کریمانہ سے صلائے تحسین عطا فرما
کہا کہ ایطا کے اقسام سے تو واقف ہوگے مینے کم وبیش کہکر اونکے حسب مطلب
یہہ شعر پڑھا ؎ مین کہے دیتا ہون ایطائے جلی ہے اسمین مجھسے دیوانے
کہین عیب خفا کرتے ہین اونھون نے فی البدیہہ فرمایا ؎ حق پسندی کی
بھی کیا بات ہے سبحان اللہ آپ انصاف جو کرتے ہین بجا کرتے ہین پھر مینے
برائے نظیر اوستاد کے مجرے کا مطلع وغیرہ شعر پڑھے ؎ مجرئی اشک ہے گوہر غلطان
ہوکر آبرو چشم نے کیا پائی ہے گریان ہوکر تو کہا کہ الحق فی زماننا ایطائے
خفی وجلی اوستاد کلام مین جایز رکھتے ہین مینے برائے طبع آزمائی تذکرہ چھیڑا
مگر جیسا انھین سنا تھا ویسا پایا آخر جناب شیخ اور خواجہ اور مومن ذوق غالب وغیرہ
پانچوین طبقے سے تھے اوران اوستادون کے شاگرد تاحال لکھنؤ دہلی وغیرہ

ہندوستان کے ملکون مین موجود ہین اور تمام ہندوستان مین تا حال ان اوستادون
کے ہی کلام کو سب سخنور صاحب کمال سند گردانتے ہین اب اس اقلیم ہند مین جسقدر
شاعران مسلم الثبوت ہین وہ اس پانچوین فرقے ہی مین شمار کئے جاتے ہین انشا
اللہ تعالی بعد ازین ایک تذکرہ شعرائے ہند کا ہم اردو زبان مین لکھنے والے ہین
اوس مین فی الحال ہند دکن اور پنجاب و گجرات وغیرہ مین قدیم اور جدید منتہی اور
مبتدی جتنے شاعر ہین اونکا نام مقام کلام اور احوال صداقت انجام تشریحوار لکھا
جائے گا خدا نے چاہا ہی تو سب صاحبون کے مطالعہ مین عنقریب آئے گا
یہہ بھی محتجب نرہے کہ اس بندر معمورہ بمبئی کے عنقریب ملک دکن مین ولی محمد نام ولی تخلص ایک شاعر
زمانہ پاستین مین گذرا ہی جسنے روضۃ الشہدا کا احوال زبان ہندی مین منظوم کیا ہی وہ غیر
ذالک ہی یہہ ولی نہین اوسکا ہندی محاورہ خوب نہین دکن کے قدیم مسلمانونکی بول چال ہی
ہر جا ولی ازان محاورہ قدیم دکھنی ہی با این ہمہ فارسی اشعار اس دکھنی ولی کے اکثر
پر مضمون دیکھنے مین آئے یہہ شخص طاہر دکھنی کا جو کہ فارسی مین نامی شاعر گذرا ہی
ہمعصر تھا مذہب ان دونوکا امامیہ تھا بسبب ہم تخلص ہونے کے اکثر کاتبون نے ولی
دکنی کے بعضے اشعار بلکہ غزلین اس ولی کے دیوان مین شامل کر دین ہین مگر سخن فہمان معنی شناس ہر شاعر
کا محاورہ اور مذاق سخن خوب جانتے ہین ہمنے بھی اسبات کی تمامی رکھی ہی بلکہ تجویز بھی حتی الوسع
خوب کی ہی آئندہ واللہ اعلم بالصواب مصنف اس دیوان کا ولی الدین ولی احمد آبادی اہل
سنت وجماعت سے تھا بندر مبارک سورت کی توصیف مین اوسنے ایک مثنوی لکھی ہی اوسکے دیباچہ مین
خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی توصیف لکھی ہی اوس سے روشن ہی اسمین کچھ شک نہین کہ یہہ
شخص صاحب تائید تھا خواجہ حافظ شیرازی کے طور اسکے مضامین بے ساختہ خوب و مرغوب نظر
آتے ہین باوجودیکہ اون دنون زبان نادرست تھی مطالعہ کرنے سے
روشن ہوجائیگا قصہ مختصر اس دیوان کے نقل نویسون سے تحریر مین اکثر غلطیان

واقع ہوا

انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ
دیوان عرفی
در مطبع حیدری طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
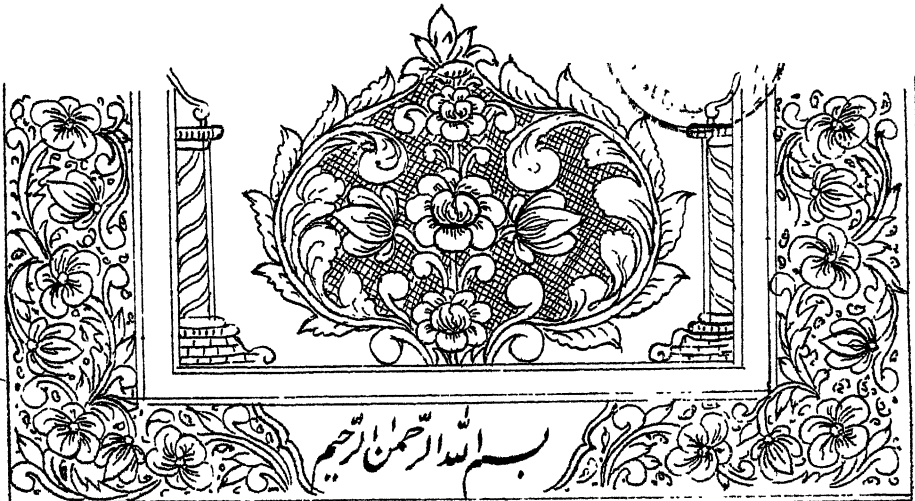
رکھتا ہون تیرے نام کو مین ورد زبان کا
کرتا ہون تیرے شکر کو عنوان بیان کا

جس گرد اوپر پانون دہرین تیرے رسول کا
اوس گرد کو مین کحل کرون دیدۂ جان کا

اس صاد صداقت کی طرف اہل حیا دیکھ
تجھ علم کے چہرے پہ نہین رنگ گمان کا

ہر ذرۂ عالم مین ہی خورشید حقیقی
یون بوجھ کے بلبل ہو ہر اک غنچہ دہان کا

کیا سہم ہی آفات قیامت ستی اسکو
کھایا ہی جو کوئی تیر تجھ ابرو کی کمان کا

جاری ہوئے آنسو مرے وہ سبزۂ خط دیکھ
ای خضر قدم سیر کر اس آب روان کا

کہتا ہی ولی دل ستی یہہ مصرعِ رنگین
ہی یاد تری مجھکو سبب راحتِ جان کا

وہ صنم جب سے بسا دیدۂ حیران مین آ
آتشِ عشق پڑی عقل کے سامان مین آ

ناز دیتا نہین گر رخصتِ گلگشت چمن
ای چمن زار حیا دل کے گلستان مین آ

عیش ہی عیش کہ اس مہ کا خیالِ روشن
شمع روشن ہوا مجھ دل کے شبستان مین آ

یاد آتا ہی مجھے جب وہ گل باغ وفا
اشک کرتے ہین مکان گوشۂ دامان مین آ

نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سے
دفتر درد رہا عشق کے دیوان مین آ

دیکھ ای اہل نظر سبزۂ خط مین لب لعل
رنگ یاقوت چھپا ہی خط ریحان مین آ

حسن تھا پردۂ تجرید مین سب سے آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان مین آ

شیخ یہہ بات تیری پیش نجاوےگی کبھی
عقل کو چھوڑ کے مت مجلس رندان مین آ

پنجۂ عشق نے بیتاب کیا جب سے مجھے
چاک دل تب سے بسا دس لگے گریبان مین آ

درد مندونکو بجز درد نہین صید مراد
ای شہ ملک جنون غم کے بیابان مین آ

حاکم وقت ہی تجھ گھر مین رقیب بدخو
دیو مختار ہوا ملک سلیمان مین آ

چشمۂ آب بقا جگہین کیا ہی حاصل
یوسف حسن نے اوس چاہ زنخدان مین آ

بلکہ مجھ حال سے ہمسر ہی پریشانی مین
درد کہتی ہی ہمرا زلف تیری کان مین آ

غم سے تیرے ہی ترحم کا محل حال ولی
ظلم کو چھوڑ سجن شیوۂ احسان مین آ

الٰہی رکھہ مجھے توخاک پا اہل معانی کا
کہ کھلتا ہی اسی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

کیا اک باتمین واقف مجھے راز نہانی کا
لکھون غنچہ آپ حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا

کتابت بھیجی ہی شمع بزم دلکو ای کاتب
پر پروانہ اوپر لکھہ سخن مجھ جانفشانی کا

عزیزو بعد مرنیکے نپوچھو تم کہ تنہا ہون
لکھا ہی پردۂ دل پر خیال اوس یار جانی کا

چھپا کر پردۂ فانوس مین رخ شمع ہی گریان
سنا ہی جب سے آوازہ تیری روشن بیانی کا

پری کی بزم مین تا سرخروئی مجکو ہو حاصل
نین سے اپنی دے ساغر شراب ارغوانی کا

بجا ہی گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق
ہوا ہی شوق موہن کو لباس زعفرانی کا

تیرے رخ کی صفائی حیرت افزا کیون لکھی جاوے
قلم ہی جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا

رہے وہ مہ کر جون دیدۂ تصویر حیران ہو
لکھے گر خامۂ مو سے بیان مجھ ناتوانی کا

شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منع ای زاہد
یہی ہی مقتضا عالم مین ہنگام جوانی کا

ولی جس نے نہ باندہا دلکو اپنے نونہالون سے
نپایا پھل جہانین اوس نے ہرگز زندگانی کا

ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھ چشم شرابی کا / خرابی اوپر آیا ہے شاید دن خرابی کا

کیا مدہوش مجھ دل کوں انیندی نین نے ساقی کے / عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیمخوابی کا

نجاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں ہرگز / بغیراز ماہرو مجکو تماشا ماہتابی کا

نپوچھو کیوں ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگین / لب تصویر پر ہے رنگ دایم لاجوابی کا

خط سبز رنگ رکھتا ہے عداوت حسن خوباں سے / کہ جوں خفاش ہے دشمن شعاع آفتابی کا

پریرخ کوں اٹھانا نیند سے برجا ہے ای عاشق / عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیمخوابی کا

نجاؤں کس پریرخ سے ہوا ہے جا کے ہمزانو / کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

ولی سے بات کرنا بیحجابی بیجا بی ہے
نہیں ہے آشنا وہ یار ہرگز بیحجابی کا

نہیں سنتا کوئی احوال میری دلفگاری کا / کہوں کس سے گریباں چاک کر دکھ بیقراری کا

عجب نیں اوٹھ کے بیتابی سے سر مارے کنارے / سنے گر ماجرا دریا ہمارے اشک جاریکا

ترے غم میں نین سے جو نکلتا اشک ہے باہر / بھلا گوہر کہاں ہے جگ میں ایسی آبداریکا

تری وہ انتظاری ہے جسے حد او نہایت نیں / شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا

ہوئی ہے آرسی جوگن ترے مکھ کے تصور میں / بھبوتی منہ کیا دم مارتیں خاکساری کا

کھڑا ہے راستی کے دم میں آ اک پہ جوں جوگی / ترے قد سے لگا ہے دھیاں سرو جوئباری کا

ولی آنکھوں کی کر دوات پتلی کی سیاہی سے
لکھا تیری صفت کو لے قلم معنی نگاریکا

طالب نہیں مہر و مشتری کا / دیوانہ ہوا جو اوس پری کا

یہ غمزۂ شوخ ساحری ہے / اوستاد ہے سحر سامری کا

تجھ تل سے اسی آفتاب طلعت / ممنون ہیں ذرہ پروری کا

کفار فرنگ کو دیا ہے / تجھ زلف نے درس کافری کا

تیرا خط خضر رنگ ای شوخ
تو سر سے قدم تلک جھلک مین
سلطان ہی خشکی و تری کا
گویا ہی قصیدہ انوری کا

خورشید سے ہمسری کرے ہے
چہرا تیرے سے اوپر زری کا

ای غنچہ نہ فخر کر کہ یہہ دل
تکمہ ہی پیا کی بکتری کا

پایا ہی جو کوئی دولت فقر
مشتاق نہین سکندری کا

پھیکی لگی اوسکو شان دولت
جو پائے مزہ قلندری کا

کہتا ہی ولی پکار یہہ بات
بندہ ہون مین اوسکی دلبری کا

نظر آیا مجھے اک شہ جوان اسوار تازی کا
کہ جسنے حق سے پایا ہے لقب عاشق نوازی کا

میرے پاس آکرم کرکر فصاحت سے بلاغت سے
کہا اوس سرو قد نے یہہ سخن مخلص نوازی کا

محبت یار بے پروا کی ہی سینہ مین رات اور دن
یہی مطلب ہے رات اور دن نماز بے نیازی کا

کہا مجھسے اگر عشق حقیقی سے نہین واقف
تو بہتر ہی کہ جا دامن پکڑ عشق مجازی کا

سنا ہون جب سے یہہ نکتہ ولی شیرین سخن سے مین
لگا ہی تب سے شیوہ مجکو تیری عشق بازی کا

شغل بہتر ہی عشقبازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا

ہر زباں پر ہی مثل شانہ مدام
ذکر اوس زلف کی درازی کا

آج تیری نگہ نے مسجد مین
ہوش کھویا ہی ہر نمازی کا

گر نہین راز فقر سے آگاہ
فخر بیجا ہی فخر رازی کا

ای ولی سرو قد کو دیکھونگا
وقت آیا ہی سرفرازی کا

حسن مین ہمسر زمین پر کون ہی اوس یار کا
چاند کو ہی آسمانپر رشک اوس رخسار کا

جب سے تیری زلف کو دیکھا ہی اے صنم — ترک کر تسبیح کو مشتاق ہی زنار کا
دلکو میرے تب سے حاصل ہو گیا ہی پیچ و تاب — جب سے دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
تجھ گلی کی خاک رہ جب سے ہوا ہوں اے مسیح — تب سے تیرا نقش پا ہی تکیہ مجھ بیمار کا
بلبلیں گر یک نظر دیکھیں تیرے رخ کا چمن — پھر نہ دیکھیں زندگی مین منہہ کبھی گلزار کا
بحر بے پایاں نے میرے اشک سے پایا ہے فیض — ابر نیساں عبد ہی مجھ چشم گوہر بار کا

ٹک اپس کا رخ دکھا اے راحت جان و جگر
ایک مدت سے ولی مشتاق ہی دیدار کا

نیں شوق اوسکے دلمیں کبھی لالہ زار کا — مشتاق ہی جو اوسکے رخ آبدار کا
آتا نظر ہی پنجہ خورشید رعشہ دار — دیکھا ہی جب سے دست نگارین نگار کا
ہر ذرہ اوسکی چشم مین لبریز نور ہی — دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا
طاقت نہین کسی کو کہ یک حرف سن سکے — احوال گر کہوں مین دل بیقرار کا

آوے ولی ہماری طرف تیغ ناز لے
اوس شوخ کو خیال اگر ہو شکار کا

دیکھنا ہر صبح تجھہ دیدار کا — ہی مطالع مطلع الانوار کا
بلبل و پروانہ کرنا دل کیتئیں — کام ہی تجھہ چہرۂ گلنار کا
صبح تیرا درس پاتا تھا صنم — شوق دل محتاج ہی تکرار کا
سینۂ مہتاب پر اے شمع رو — داغ ہی تجھہ حسن کے انوار کا
دلکو دیتا ہی ہمارے پیچ و تاب — پیچ تیرے طرۂ طرار کا
جو سنا تیرے دہن سے اک سخن — بھید پایا نسخۂ اسرار کا
چاہتا ہی اس جہاں مین گر بہشت — جا تماشا دیکھ اوس رخسار کا
آرسی کے ہاتھ سے ڈرتا ہی خط — چور کو ہی خوف چوکیدار کا

سرکشی آتش مزاجی ہے سبب	ناصحون کی گرمیِ بازار کا
ای ولی کیون سن سکے ناصح کی بات	جو ہے دیوانہ پری رخسار کا
یاد کرنا ہر گھڑی اس یار کا	ہے وظیفہ مجھ دلِ بیمار کا
آرزوئے چشمۂ کوثر نہین	تشنہ لب ہون شربتِ دیدار کا
عاقبت ہووے گا کیا معلوم ہے	دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا
کیا کہے تعریف دل ہے بے نظیر	حرف حرف اس مخزنِ اسرار کا
گر ہوا ہے طالب آزادگی	بندمت ہو سبحۂ و زنار کا
مسندِ گل منزلِ شبنم ہوئی	دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا
ای ولی ہونا سریجن پر نثار	مدعا ہے چشم گوہر بار کا
گر میری طرف ہو گذر اس شوخ سیمبر کا	سب رہ مین کرون فرش اپس نور نظر کا
مقصود دکا نثار کرون حلوۂ بے دود	ہاتھ آئے تیرے لب سے اگر تنگ شکر کا
ای نور نظر جب سے تو آیا ہے نظر مین	پلکونکو کیا نشانہ تیری موئے کمر کا
شرمندہ ہو دیکھے جو تیرے رخکو سکندر	بالفرض بناوے اگر آئینہ قمر کا
جون لالہ بجز آتش خاموش لب یار	مرہم نہین عالم مین ولی داغِ جگر کا
لیا ہے جب سے موہن نے طریقہ خودنمائی کا	چڑھا ہے آرسی پر تب سے رنگ حیرت فزائی کا
تو اپنی زلف کا فرکیش کا لٹکا اسے دکھلا	کہ زاہد بیخبر دم مارتا ہے پارسائی کا
اجازت ہو جو سورجکو تو آوے سر سٹے جلکر	کہ ہے شوق اسکو تیری آستانہ پر جبہ سائی کا
مرے دلکی حقیقت یون ہوئی ہے شہرۂ عالم	کہ جون مشہور ہے مذکور تیری دلربائی کا

کرے تا اوس شکر لب سے طلب اک بوسۂ شیرین
میرے دل نے لیا ہی اس سبب شیوہ گدائی کا

سجن کی انجمن مین طبع روشن تب نبے ہر اک
ولی چرچا ہو مجلس مین طبیعت آزمائی کا

ولہ

زخمی ہے جلادِ فلک مجھ غمزۂ خونریز کا
ہے شور دریا مین سدا مجھ زلف عنبر بیز کا

مجھ صاحب بیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کو
دل جا پڑے حیرت منے نقاش رنگ آمیز کا

ای عیسوی دم جگ منے پایا وہ عمر جاودان
عالم مین جو بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا

تب سے ہوا ہی دل ہیرا کان نمک ای بانمک
جب سے سنا ہی شور مین نے حسن شور انگیز کا

یون شعر تیرا ای ولی مشہور ہے آفاق مین
مشہور ہی جیسا سخن اوس بلبل تبریز کا

گذر ہی اسطرف ہر بوالہوس کا
ہوا دھاوا مٹھائی پر مگس کا

رقیبان بو نکو ندسے گھر جگہہ یار
چمن مین کام کیا ہی خار و خس کا

نگہ سے تیری ڈرتے ہین نظر باز
سدا ہی خوف دزدو نکو عسس کا

بجز رنگین ادا ہر اک سے مت مل
اگر مشتاق ہی تو رنگ و رس کا

ولی کو ٹک دکھا دے صورت اپنی
کھڑا ہی منتظر تیرے درس کا

چارو نطرف کھلا ہی گلزار رنگ و رس کا
اس سیر جانفزا سے سینہ کھلا ہوس کا

رخ دیکھنے سے تیرا ای آفتاب طلعت
مشتاق دل سے میرے شعلہ اٹھا نفس کا

سب دلبرو نمین تجکو حق نے دیا فضیلت
ہوتا ہی مدرسو نمین چرچا ترے درس کا

یان بیم کے بھنور مین اٹکی ہی کشتی عقل
اس موج شعلہ زن مین کیا آسرا ہے خس کا

پھر پھر ولی ترے پاس آیا ہی مثل سایل
میٹھے لبونکا تیرے پایا ہی جب سے چس کا

عیان ہی ہر طرف عالم مین حسن بیحجاب اوسکا
بغیر از دیدۂ حیران نہین جگمین نقاب اوسکا

ہوا ہی مجھپہ شمع بزم یکرنگی سے یہہ روشن
کہ ہر ذرّہ اوپر تابان ہی دایم آفتاب اوسکا

کرے عشاق کو جون صورت دیوار حیرت سے
اگر پردے سے وا ہووے جمال بیحجاب اوسکا

سجن نے اک نظر دیکھا نگاہ مست سے جسکو
خرابات دو عالم مین سدا ہے وہ خراب اوسکا

میرا دل پاک ہے از بس ولی زنگ کدورت سے
ہوا جون جوہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اوسکا

سنا دے مہربانی سے مجھے کوئی سلام اوسکا
کہاؤن آخری دم تک بجان منت غلام اوسکا

اگرچہ حب ظاہر مین ہے فرقت درمیان لیکن
تصور دلمین میرے جلوہ گر ہی صبح و شام اوسکا

محبت کے مرے دعوے پہ تا ہووے سند مجکو
لکھا ہی صفحۂ سینہ پہ خون دل سے نام اوسکا

برنگ لالہ لیکر جام نکلے اس زمین سے جم
اگر بخشے تکلم سے می جان بخش جام اوسکا

کفر کو توڑ دل سے دلمین رکھہ کر نیت خالص
ہوا ہے رام بن حیرت سے جا لکمن ہے رام اوسکا

ہوئی دیوانگی مجنونکی یون میری جنون آگے
کہ جون ہے حسن لیلی بے تکلف تابنام اوسکا

کرے آزادگی اپنی گرفتاری اوپر قربان
جو دیکھے اک قدم بھر سرو گلشن مین خرام اوسکا

زبان تیشے کی سمجھے وہ زبان فصحائے دیگری
اگر فرہاد دل جا کر سنے شیرین کلام اوسکا

ولی دیکھا جو ساقی کی دو آنکھونکو دو جام مے
ہوا ہی بیخبر لیکن ہی خواہان دو جام اوسکا

روح بخشی ہی کام اُس لب کا
دم عیسی ہی نام اوس لب کا

منطق و حکمت و معانی پر
مشتمل ہی کلام اوس لب کا

حسن کے خضر نے کیا لبریز
آب حیوان سے جام اوس لب کا

رنگ یاقوت کے قلم سے لکھو
خط پرستو پیام اس لب کا

جنت حسن مین کیا حق نے
حوض کوثر مقام اُس لب کا

ہمثل یاقوت خط مین ہی شاگرد
ساغرِ مے مدام اوس لب کا

سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہین
شوق دل مین دوام اوس لب کا

غرق شکر ہوئے ہین کام و زبان
جب لیا مین نے نام اوس لب کا

ہی ولی کو زبان کی لذت
ذکر ہر صبح و شام اوس لب کا

تری زلفونکا ہر تار سبب ہی جال عاشق کا
ہوا ہی اوسکے جلوے سے پریشان حال عاشق کا

نہین حاجت بیانکی تا کہے اپنی زبان سے وہ
عیان ہے اشک کے طومار سے احوال عاشق کا

نجاوے ملکِ بیتابی سے اک لمحہ کبھی باہر
زمینِ بیقراری مین گڑا ہے نال عاشق کا

تیرا دل اے پریرو گر نہین ہے طالب شہرت
تو اپنا منہہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

طرف دلدار کے جاوے اگر بخت آزمائی کو
کرے اوسکا تغافل آکے استقبال عاشق کا

صنم کی ابروے کج نے کیا ہی دلکو سرگردان
کرو معلوم اس چوگان و گو سے حال عاشق کا

جہان جاتا ہون وان آتا ہے سایکی طرح پیچھے
تیری الفت نے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا

نہووے چرخ کی گردش سی اوسکے حالپر گردش
بجا ہی قطب کے مانند استقلال عاشق کا

نہین دام محبت سے نکلنا اسکو اب ممکن
تیری آنکھون کے ڈوروں سے بندھا ہی جال عاشق کا

نپوچھو عشق مین جوش و خروش و لکی ماہیت
برنگِ ابر دریا بار ہی رومال عاشق کا

ولی یہہ مصرعِ رنگین ہوا ہی حرز جان و دل
فدا ہی عشق مین دلبر کے جان و مال عاشق کا

مجھ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل کیا علاج برہ کے سقیم کا

دیکھا ہی قد و زلف و دہن جب سے یار کا
تب سے کیا ہی ورد الف لام میم کا

جنت مین کب وہ دیتے ہین رضوانکو مرتبہ
جو مرتبہ ہی تیری گلی کے مقیم کا

نزدیک اوسکے قدر نہین میرے اشک کی
عالم مین گرچہ رتبہ ہی دُرِّ یتیم کا

کرتا ہی اوسکے زلف کی تعریف ای ولی
جو ہی مرید سلسلۂ مستقیم کا

کیا ہی جب سے دعویٰ شاہِ خوبانکی غلامی کا
علم برپا ہوا ہی تب سے میری نیکنامی کا

اوسے دشوار ہی جگمین نکلنا غم کے پھندیسے
ہی دیکھا جسنے برمین تیرے جامہ پس دو دامی کا

اگرچہ خواجۂ بستان ہرا ریحان تھا لیکن
دیا خط کو تیرے یاقوت لب سر خط غلامی کا

ہوا جوہر شناسِ تیغ معنی ای ہلال ابرو
کہ جسنے درس پایا ہے اوس ابرو سے حسامی کا

پر پریون کے کوچمین خبرداری سے جا ای دل
کہ اطرافِ حرم مین ڈر ہمیشہ ہی حرامی کا

بسے فرہاد کے مانند کوہِ بیستون مین جا
اگر قصہ سنے خسرو تیری شیرین کلامی کا

لگے جون نخل ماتم سرو گلشن اوسکی انکھو مین
تماشا جسنے دیکھا ہی صنم کی خوش خرامی کا

سخن سنج آپکے گر حسن عالمگیر کو دیکھین
ملاوین پھر زبان پر ذکر وہ خوبان نامی کا

حقیقت سے تیری واقف ہون اک مدت سے ای ظالم
عبث آنسو نکو پیکر تو نہ کر اظہار خامی کا

ولی لکھتا ہی تیری مست آنکھین دیکھ ای ساقی
بیاضِ گردنِ مینا پہ اب دیوان جامی کا

باغ ہی نام اوس کے جوبن کا
دل بنا بلبل اوس کے گلشن کا

جامہ زیبونکا قرب ترک ہو کیون
گھیر رکھتا ہی دور دامن کا

ای زبان کر مدد کہ آج صنم
منتظر ہی بیانِ روشن کا

حکمتِ عشق بوعلی سے پوچھ
ہی وہ قانون شناس اس فن کا

آئینہ تجھ سے ہو کے ہمرا تو
حیرت افزا ہوا ہی گلشن کا

یار تیری نگہ سے امن مین ہین
خوف کیا مفلسونکو رہزن کا

دل صد پارہ باندہ پلکون سے
خرقہ دوزی ہی کام سوزن کا

ہی نگہ سے تیری بانِ عسل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا

تک ولی کی طرف نگاہ کرو
منتظر ہی جمالِ روشن کا

ہر طرف ہی جگمین روشن نام شمس الدین کا
چین مین ہی شور جسکی ابروی پُر چین کا

منہہ پہ لے رنگ خجالت چھوڑ کر معدن کیا
لعل نے سنکر سخن تیرے لبِ رنگین کا

ہی ترے ہر مو سے روشن جلوہ گر رنگ و قار
کیا عجب گر تجھسے لیوین درس سب تمکین کا

دیکھ اون پلکون کو بولے عاشق جانباز یون
مرغ دل کے صید کو چنگل ہی یہ شاہین کا

صورت تسکین نہین رہتی مگر اس حال مین
اے ولی جب یار پوچھے حال مجھ مسکین کا

بدخشان مین پڑا ہی شور تیرے لعل رنگین کا
ہوا ہی چین مین شہرہ تیری اس زلف پُر چین کا

عجب کیا ہی اگر ساقی فلک کا ای کمان ابرو
تری مجلس مین لاوے جام روشن ماہ سیمین کا

لکھا ای ظالم خونخوار و صیاد دلِ عاشق
تری مژگان نے میرے دل پہ اب مضمون ہی یکا

اُٹھے شیرین ادب سے ہی یقین تعظیم کو اُسکی
جو کوئی کوہکن کہوے سخن اس اہل تمکین کا

ولی اس طبع کا گلشن گلِ معنی سے ہو روشن
جو کوئی رنگین کرے مسکن مرے اشعار رنگین کا

اہلِ گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا
سرو کو نہد غلامی سے بس آزاد کیا

اُسکی تعظیم ہوئی اہلِ چمن پر لازم
بلبلِ باغ نے ہی مصحفِ گل یاد کیا

روز ایجاد تری چشم سے ای نور نظر
حسن کے فرد پہ دیوان ازل صاد کیا

جسنے عشاق کے چہرے کو دیا رنگ نیاز
معنئ ناز کو قد سے تیرے ایجاد کیا

سب سے ممتاز ہوا سلسلۂ معنی مین
دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا

سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جب کہ اوس سروِ نے سیر گل و شمشاد کیا

یاد نے آج تیری دلبر شیرین حرکات
آہ کو دل پہ میرے تیشۂ فرہاد کیا

ای ولی جب سے کیا عشق مین تحصیل جنون
روح مجنون نے اپس کا مجھے اوستاد کیا

جسوقت ای پریرو تو بیحجاب ہوگا
مت جا چمن مین لالہ بلبل پہ مت ستم کر
نکلا ہی وہ ستمگر تیغ ادا کو لے کر
مت آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن
رکھتا ہی کیون جفا کو مجھ پر روا ای ظالم
مجکو ہوا ہی معلوم ای مست جام خوبی

ذرہ ہر اک چمک سے جون آفتاب ہوگا
گر جی رخ سے تیری گل گل گلاب ہوگا
سینے کا عاشقون کے اب فتح باب ہوگا
وہ دیکھ تاب رخ کی بس آب آب ہوگا
محشر کے روز تجھسے میرا حساب ہوگا
آنکھونکو دیکھ تیری عالم خراب ہوگا

ہاتف نے یون دیا ہی مجکو ولی بشارت
اسکی گلی مین حاصل مقصد شتاب ہوگا

اس قد سے جس چمن مین وہ نونہال ہوگا
آویگا جب سخن مین وہ مایہ لطافت
عالم مین جو ہوا ہی طالب تری بھوونکا
ہی اوسکے حق مین ہر شب مانند روز محشر
معنی کی ہی چمن کا جو بلبل معانی
جون شمع گر پڑینگے شرمندگی سے گلرو

کیا سرو کیا صنوبر ہر اک نہال ہوگا
شرمندہ اوسکے آگے آب زلال ہوگا
اوسکے نگین دل پر نقش ہلال ہوگا
جسکو وصال جانان خواب و خیال ہوگا
اس گلبدن کا دیکھین رنگ جمال ہوگا
جس انجمن مین یارو وہ مہ جمال ہوگا

البتہ وصف تیرے لاویگا ہر سخن مین
جو شعر مین ولی سا صاحب کمال ہوگا

دل مین جب عشق نے تاثیر کیا
قید کرنے کو دل وحشی کے
موج رفتار نے تجھ قد کی صنم

فرد باطل خط تقدیر کیا
دام رہ زلف گرہگیر کیا
سرو آزاد کو زنجیر کیا

سبز بختوں ہیں مجھے لکھتے ہیں / وصف تجھ خط کا جو تحریر کیا

جز الم ہمکو ہوا کیا حاصل / عشق نے پیر کو جب پیر کیا

شمع کی طرح جلی اسکی زبان / جس نے مجھ سوز کو تقریر کیا

گریہ و گرد ملامت سے ولی
خانۂ عشق کو تعمیر کیا

کشور دل کو ترے ناز نے تسخیر کیا / فوج مجنوں کو تری زلف نے زنجیر کیا

پیچ سے نقد دل عاشق بیتاب کو لے / زلف کو کھول پریرو نے گرہ گیر کیا

عاشقی راز سمجھ مجھ سے ہوا ہے بیزار / نقد دل دے کے ہیں دلدار کو دلگیر کیا

نالۂ شوق نے شعلہ کی زبان سے برق / درس ہیں شوق کی جا عشق کی تقریر کیا

کیونکہ ذرات جہاں تجکو پرستش نہ کریں / حق نے تجھ حسن کو خورشید جہانگیر کیا

گرد غم آب ہیں درد کے معمار نے لے / خانۂ عشق جگرسوز کو تعمیر کیا

ای ولی شوخ کی زلفوں کی سیاہی لیکر
قصۂ حال پریشان کو تحریر کیا

مستی نے تجھ نگہ کی مجھے بے خبر کیا / دلکو میرے بھوؤں نے تری جوں بھنور کیا

تجھ قد نے اہل دید کو عالی نظر کیا / اوس رخ نے شوق بدر کا دل سے بدر کیا

تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کو دلمیں رکھ / سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

تجھ مہر کا ہوا ہے دل و جان سے مشتری / جب سے ترے جمال پہ میں نے نظر کیا

تبسے ہوا ہے محمل لیلی کی شکل دل / جب سے ترے خیال نے دلمیں گذر کیا

جوں سرو بیخزاں ہے جہاں میں وہ سبز بخت / تیرے قد بلند پہ جنے نظر کیا

ہر رات زلف سے جو مطول کی بحث تھی / تیرے دہن کو دیکھ سخن مختصر کیا

تیرا عذار دیکھ اوڑا رنگ برگ گل / پیدا لبوں سے تیرے تو شہد و شکر کیا

دیکھا

دیکھا ہی اک نگہ مین حقیقت کے ملک کو
جب بیخودی کی راہ مین تو نے سفر کیا

تیرا یہہ شعر جگ مین موثر ہی اے ولی
دل مین ہر اک کے تیرے سخن نے اثر کیا

خدا نے رخ پہ تیرے باب حسن باز کیا
قدِ بلند کو تیرے تمام ناز کیا

یہہ منہہ تیرا ہی جو ن مسجد بھنوین مین جو محراب
ادا مین آنکھون والے ان عشق کی نماز کیا

گھلا ہون شمع نمط اس نگہ کی پرتو سے
کہ جسکی یاد کی آتش نے تن گداز کیا

فدا کیا ہی یہہ قامت پہ سب دل و جانکو
کہ مجکو شور قیامت سے بے نیاز کیا

کمند شوق مین کھینچا ہی خوبرو یون کو
تیری حکایتِ گیسو کو جب دراز کیا

ولی اسکے قدمبوسی کے شرف سے مجھے
ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

صحن گلشن مین جب خرام کیا
سروِ آزاد کو غلام کیا

حق تیرا جگ مین کیون نہو حافظ
کہ تجھے حافظ کلام کیا

کاملیت کا تجھ کو تھا دعوی
حق نے دعوی تیرا تمام کیا

گلرخان خوف سے ہوئے اک سو
تجھ نگہ نے جب اہتمام کیا

وہ بھنوین کیون نہ ہمسے ہون بانکی
ماہ نو نے جسے سلام کیا

غمزۂ شوخ نے بہ نیم نگاہ
کام عشاق کا تمام کیا

حق نے تجھ قد کو دیکھ مثل الف
خوش خطون کا تجھے امام کیا

کافِ کوفی ہی اس کمر کا پیچ
سب نے اسکو سرِ کلام کیا

تجھ دہن نے کہ میم معنی ہے
دلِ سیماب مین مقام کیا

تا کہین خلق تجکو ماہ تمام
زلف کو تیرے حق نے لام کیا

نام تیرا ولی نے احمد اکمل
شوق سے وردِ صبح و شام کیا

تجھ زلف کے مشتاق کو عنبر عطر سے کام کیا — طالب جو تیرے لب کے ہیں انکو شکر سے کام کیا

بوجھے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھے ضرر — اوس عاشق جانباز کو نفع و ضرر سے کام کیا

جو بھید سے واقف نہیں اور طعن عاشق پر رکھیں — اس عاشق جانباز کو اون بیخبر سے کام کیا

غافل قیامت میں دلا اپنے کئے کو پاینگے — جو کام میں ہیں یان درست انکو ضرر سے کام کیا

یہہ شعر سن اور دل سے تو حرص و ہوا کو دور کر
میرا سخن جس پاس ہو اوسکو گہر سے کام کیا

اوس عالم مہتاب کا جو عاشق و شیدا ہوا — ہر خوبرو کے حسن کے جلوے سے بے پردہ ہوا

دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جسنے اک نظر — وہ نقطۂ خال سیہ سا بیسر و بے پا ہوا

جسوقت تیرے قد کتیں تولا ہے شاعر فکر میں — اسوقت سے عالم میں بس نخل سخن بالا ہوا

ہیں صلح کل کے گوہر اب میرے سخن سے جلوہ گر — از بسکہ وسعت دل میں ہے سو دل مرا دریا ہوا

پایا ہے جگ میں اے ولی وہ لیلی مقصود کو
جو عشق کے بازار میں مجنون صفت رسوا ہوا

آتش الفت میں اب دل جلکے انگارا ہوا — اوسکے اوپر جلنے کو دل جیون عنبر سارا ہوا

دیکھی جو آیت قہر کی جب مصحف رو میں تیرے — ہیبت سے جی زیر و زبر ہمشکل سیپارا ہوا

فرہاد کے تیشے سے بھی مجکو سوا ہے غم ترا — پر آہ دلکے چیرنے کو سینے پر آرا ہوا

گلشن میں ہے اس خلق کی وہ رخ ترا اے رشک گل — شبنم عرق کا جب اوڑا افلاک کا تارا ہوا

تجھ چشم کے یعقوب کی نظارہ بازی پر تھی — یوسف کے دیکھے پر جوان پھر آج نظارا ہوا

مارا ہے جسکو اے صنم وہ راندن تجھ پاس ہے — دامن کو لیٹا گرد ہو تجھ راہ کا مارا ہوا

غافل نہ رہ اے سنگدل ہرگز ولی کے حال سے
جس آہ کی آتش کو سن خارہ کا دل پارا ہوا

رخ پر ترے تل دیکھ یہہ لالہ کا دل کالا ہوا — تجھ دور خط سے طوق جیون مہتاب پر ہالا ہوا

گلزار مجلس مین صبا تھی راستی کی گفتگو
شمشاد پر اوس سرو کا اگر سخن بالا ہوا

آنکھون کا سُرمہ دیکھکر کہتے ہین سب جادوگران
عشاق کی تسخیر کو یہہ سحر بنگالا ہوا

مستی مین روز حشر تک کونین کو بھولا ہے وہ
جو جام چشم یار سے مے پیکے متوالا ہوا

کرتے ہین زخمی خلق کو مردم تیری آنکھون کے اب
ہر موئے مژگان ہاتھ مین ہر ایک کے بھالا ہوا

جلتی ہی دوزخ رات دن تیرے گلی کے رشک سے
مشتاق اُسکی دید کا جنت سے بھی بالا ہوا

لے چشم کی شمشیر کو اور چڑھ ولی کے دل پہ آپ
تیرے شکارستان کا یہہ نخچیر ہی پالا ہوا

جب صنم کو خیالِ باغ ہوا
طالبِ نشۂ فراغ ہوا

فوج عشاق دیکھہ ہر جانب
نازنین صاحب دماغ ہوا

سرخیِ لب کے رشک سے گل و
جگر لالہ داغ داغ ہوا

دل عشاق کیون نہ ہو روشن
جب خیال صنم چراغ ہوا

اے ولی گلبدن کو باغ مین دیکھہ
دلِ صد چاک باغ باغ ہوا

جلوہ گر اوسکا جب جمال ہوا
نور خورشید پایمال ہوا

فیضِ تشبیہِ قدّ دلبر سے
سرو گلزار مین نہال ہوا

نشۂ سبزِ خطِ خوبان سے
والیِ عالم خیال ہوا

یاد کر ابروون کی بیت بلند
ماہِ نو صاحبِ کمال ہوا

دیکھہ تیری نگاہ کی شوخی
ہوشِ عاشق رمِ غزال ہوا

حسن اُس دلربا کا مدت سے
عکس آئینۂ خیال ہوا

جسنے دیکھی تیرے بھوؤن کی تیغ
پھر کے جینا اُسے محال ہوا

وصف مین تجھہ بھوؤن کے یک مصرع
مصرعِ ثانیِ ہلال ہوا

ہجر کی زندگی سے موت بھلی | غزل مجنون کے بعد مجکو ولی
صوبۂ عاشقی بحال ہوا | کہ جہان سب ہمین محال ہوا

جب تجھہ عرق کے وصف مین جاری قلم ہوا | عالم مین اسکا نام جواہر رقم ہوا
نقطے پہ تیرے خال کے باندھا ہے جسنے دل | وہ دایرہ مین عشق کے ثابت قدم ہوا
تجھہ فطرت بلند کی خوبی کو لکھہ قلم | مشہور خلق مین وہ عطارد رقم ہوا
طاقت نہین کہ حشر مین ہووے وہ دادخواہ | جس بیگنہ پہ تیری نگہ سے ستم ہوا
بے منت شراب ہون سرشار انبساط | تیرا خیال چشم مجھے جام جم ہوا
جسنے بیان لکھا ہے تیرے رنگ زرد کا | اسکو خطاب غیب سے زرین رقم ہوا

شہرت ہوئی ہے جبسے ترے شعر کی ولی
شایق تیرے سخن کا عرب تا عجم ہوا

تصویر تیری دیکھکر سارا جہان حیران ہوا | کوچے مین جاکر زلف کے دل اپنا سرگردان ہوا
ابرو کی کشتی مت چھپا اسوقت ای ہمدرد کر | گردش سے تیری چشم کے عالم مین سب طوفان ہوا
یہہ تل نہین رخ پر تیرے یہہ دل ہے اوسکا اے صنم | زلفونکو تیری دیکھہ کر جو دشمن ایمان ہوا
سنبل پھنسا ہے دام مین زلفونکے تیرے گلبدن | تجھہ خط کی خوبی دیکھہ کر قربان نافرمان ہوا

وہ عاشقی کے کیش مین ثابت قدم ہوا ای ولی
تجھہ سے کمان ابرو پہ جو دل جان سے قربان ہوا

وہ میرا مقصود جان و تن ہوا | ذکر جس کا گردش سمرن ہوا
مثل مینائے شراب بزم حسن | حوض دل کا عکس سے روشن ہوا
نور کا ہے گنج یہہ تیرا جمال | حسن کے گوہر کا دل معدن ہوا
بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے | دل میرا صافی مین جون درپن ہوا
یہہ ولی ہے مرجع ہر جزو کل | وہ میرا مقصود جان و تن ہوا

تیرے غم مین اشک ای رنگین ادا گلگون ہوا
غیرت گلزار جنت دامن پر خون ہوا

ہی پسند طبع عالی مصرع سرو بلند
جب سے گلشن مین تیرا قد دیکھکر موزون ہوا

رات دن اشکون سے اپنا شا سر کرتا ہی تر
ای برہمن دیکھ تجھکو بید خوان مجنون ہوا

گر نہین ہی خنجر مژگان خوبان کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خون ہوا

ہر غزل مین وصف لکھتا ہی ترے بے اختیار
اُس نگاہ با ادا سے جب ولی ممنون ہوا

میٹھے لبون سے پھیکا ترے انگبین ہوا
چین جبین کو دیکھ خجل نقش چین ہوا

اب دے لکے دایرہ مین سویدا ہی بوجھ تو
تیرا خیال خال مجھے دلنشین ہوا

رہتا ہی تو جہان تجھے وان دیکھتا ہون نہین
دل یاد مین تیری یہ میرا دور بین ہوا

اس یار کی گلی کو سمجھ کر عجب مکان
اُس اشرف المکان مین یہ دل جا مکین ہوا

تیرا خیال زلف کہ وہ رشک مشک ہی
عنبر سے موج بحر مین جا ہمنشین ہوا

بیشک سحاب آج مجکو ولی دستگاہ جسم
اس کا خیال دل مین ہی نقش نگین ہوا

تخت جس بے خانمان کا دشت ویرانی ہوا
فرق پر اوسکے بگولا تاج سلطانی ہوا

کیون نہ صافی اسکو حاصل ہووے مثل آئینہ
اپنے جوہر کی حیا سے سربسر پانی ہوا

زندگی ہی جسکو دایم عالم باقی مین یار
جلوہ گر کب اوسکے آگے عالم فانی ہوا

بیکسی کے حال مین اک آن مین تنہا نہین
غم ترا سینے مین میرے ہمدم جانی ہوا

ای ولی غیرت سے سورج کیون جلے ہی رات دن
خلق مین وہ ماہ رشک ماہ کنعانی ہوا

دیکھا ہی جنے ترے رخسار کا تماشا
دیکھے نہ مہر کے وہ انوار کا تماشا

ای رشک باغ جنت جب سے جدا ہوا ہون
دوزخ ہی مجکو تب سے گلزار کا تماشا

بے قصد آب پہ اپنے آتا ہے لفظ تمکین — دیکھا ہے جب سے تیری رفتار کا تماشا
بس رشتۂ بلا کو ڈالا گلے میں اپنے — دیکھا جو اس صنم کے زنار کا تماشا

تب سے ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑا ہے
دیکھا ہے جب سے تیری دستار کا تماشا

موسیٰ اگرچہ دیکھے تجھ نور کا تماشا — اسکو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا
ای رشک باغ جنت تجھ پر نظر کرے تو — رضوان کو ہووے دوزخ پھر حور کا تماشا
روز سیاہ اسکے مو مو سے جلوہ گر ہے — زلفوں میں جب کہ دیکھا دیجور کا تماشا
کثرت کے بھولنے میں خالی نہیں ہیں عارف — بس ہے موحدوں کو منصور کا تماشا
ہے جس سے یادگاری وہ جلوہ کر رہا ہے — چینی میں دیکھ اگر فغفور کا تماشا
وہ سر بلند عالم از بسکہ ہے نظر میں — ہے آسمان سے ظاہر جوں دور کا تماشا

اب عشق میں ولی کے آنسو امنڈ چلے ہیں
ای بحر حسن آ دیکھ اس پور کا تماشا

ہے فیض سے جہاں کے دل با فراغ میرا — مرہم کا اب نہیں ہے محتاج داغ میرا
اسباب ہے جہاں کے ہوں بے غرض سدا میں — بن تیل اور بتی روشن چراغ میرا
اس مہ نے جلوہ گر ہو دلکو کیا منور — ہے آج آسمان کے اوپر دماغ میرا
اب دلکے آ چمن میں کر اک نظر تماشا — داغوں کے ہے گلوں سے روشن ہے باغ میرا

از بسکہ زندگی میں یوں محو ہوں ولی میں
مشکل ہوا اجل کو ملنا سراغ میرا

ہوا ہے سیر کا مشتاق بیتابی سے من میرا — چمن میں آج آیا ہے اگر گل پیرہن میرا
ہے میرے دلکی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں — ضعیفی سے ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا
نہیں ہے شوق مجھکو باغ کی گلگشت کا ہرگز — ہوا ہے جلوہ گر داغوں سے سینے کا چمن میرا

ہوا تیری جدائی کے سبب اے نور عین دل
برنگ مردمک آنکھوں کا پردہ ہے کفن ہیرا

لگی ہے سب کی نظر مین اے ولی دوکان حلوائی
اگر ہو جلوہ گر بازار مین شیرین سخن ہیرا

اس نازنین ادا مین اعجاز ہے سراپا
خوبی مین گلرخان سے ممتاز ہے سراپا

تیغ نگہ کو تیری دیکھا نگاہ کر کر
عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا

جو ہین ادا شناس اور جنکی ہے فکر عالی
اُس قد کو دیکھ بولے یہہ ناز ہے سراپا

اکبار لطف تو کر عیسیٰ نفس کہان ہے
جان بخش مجکو تیری آواز ہے سراپا

کب ہو سکین جہان کے دلبر ترے برابر
تو حسن اور ادا مین اعجاز ہے سراپا

مجھ پر ولی ہمیشہ دلدار مہربان ہے
ہرچند حسب ظاہر طناز ہے سراپا

اے گلعذار غنچہ دہن اب چمن مین آ
گل سر پہ رکھکے شمع سا اس انجمن مین آ

جون طفل اشک بھاگ نہ میری نظر سے تو
اے نور چشم نور سا میری نین مین آ

کب تک رکھوگے غنچۂ لب کو تم اپنے بند
اے نو بہار باغ محبت سخن مین آ

رخسار گل سے رنگ اوڑے اوس کی نمط
اے آفتاب حسن ذرا تو چمن مین آ

تجھ عشق سے کیا ہے ولی دلکو مست غم
سرعت سے اے مغنی بیگانہ من مین آ

تن بیس سیر مہ کرکے لبا اُس نین مین جا
ہو بو سے گل لبا ہون تیرے پیرہن مین جا

ہر تار زلف مین ترے اب سیر جا کرون
باد صبا کا سات لیا ہون چمن مین جا

آتش نے تجھ جمال کے جلوہ کو دیکھ کر
کی نیت خاکساری سے اپنے کفن مین جا

جگ مین جا اعتبار نہ پایا ہے تیرے قرین
کی منفعل ہو مہر نے چرخ کہن مین جا

مانند خون عقیق ولی گلگے یہہ چلین
شہرت پرے جو اشک کی تیرے یمن مین جا

مت آتش غفلت سیتی میرے دلکو جلا جا
مشتاق ہون دیدار کا دیدار دکھا جا

بیرحمی نکر غصہ نکر بات میری سن
ڈرتا نہین اک بات کی سو بات سنا جا

جلتا ہون مین مدت ہوئی ای حسن کے دریا
ٹک منہہ کو دکھا آگ مرے دلکی بجھا جا

خواہش ہے مجھے ورد کے پڑھنے کی ہمیشہ
اکبار کسی طرز سے اک اسم بتا جا

جب اسکی طرف جاتا ہون کر قصد تماشا
کہتا ہے مجھے خوف رقیبان سے کہ جا جا

بوسے جو طلب لب کے کئے بولا پریرو
جا یان سے چلا جا رے چلا جا رے چلا جا

مدت سیتی ولی جا بجھ مین ہے ہاتھ سے دلکے
تو بھی تو جگر آہ کی نوبت کو بجا جا

غضب سیتی چہرۂ رنگین بہار ناز و ادا
بہار حسن مین ہے لالہ زار ناز و ادا

لکھا ہے صفحۂ ایجاد پر مصور صنع
قلم سیتی موے کمر کی نگار ناز و ادا

چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سے
تہی قد ونکا مکان جو بہار ناز و ادا

سنا ہے خضر سے دلکی یہہ حرف تازہ و تر
بہار جلوۂ خط ہے بہار ناز و ادا

ولی پڑا ہے نظر جب سیتی وہ کمان ابرو
ہزار دل سے ہوا ہون شکار ناز و ادا

ولہ

دل کو بھاتی ہے دلربا کی ادا
جی مین بستی ہے خوش ادا کی ادا

گرچہ سب خوبرو ہین خوب ولے
قتل کرتی ہے میرزا کی ادا

نقش دیوار کیون نہ ہون عاشق
حیرت افزا ہے بیوفا کی ادا

گل ہوئے غرق آب شبنم مین
دیکھ اس صاحب حیا کی ادا

اشک رنگین مین غرق ہے ہردم
جسنے دیکھی ہے اوس حنا کی ادا

حرف بیجا بجا ہے گر کہدون
دشمن ہوش ہے پیا کی ادا

ای ولی درد سر کی دارو ہے
مجھ کو اوس صندلی قبا کی ادا

ہوش کھوتی ہی نازنین کی ادا
سحر ہی سرو گل جبین کی ادا

گر ہی مطلوب تجکو نقش مراد
دیکھ لے اس لبون کی چین کی ادا

موج دریا کو دیکھنے مت جا
دیکھ اس زلف عنبرین کی ادا

ای ولی دل کو آب کرتی ہی
نگہ چشم شرمگین کی ادا

تیرے فراق مین دلکو کیا ہون نبد جدا
کیا ہون خال پہ اب دلکو مین سپند جدا

تیرے فراق مین مین کیا کہون رقیبون سے
ہوا ہے دل میرا اب مجسے دل پسند جدا

نہ دو سرون کی طرح دلمین بوجھ تو مجکو
کہ اہل عیش جدے ہین یہہ دردمند جدا

مین تجکو شمع کے ہمرنگ کسطرح سے کہون
کہ نخل موم جدا سرو سر بلند جدا

تیری یہہ رخ کو اور ابرو کو دیکھ اظالم
جلا ہی مہر جدا اور گلا ہی چند جدا

تیری جہلک جو ذرہ آئینے مین دیکھی ہی
ہی اپ سے مہر بھی بیتاب اور سپند جدا

تیرے لبونکی حلاوت سے یوسف مصری
شکر گھلی ہی جدا اور گھلا ہی قند جدا

تیرے جو قد سے رکھی دلمین نیشکر نے گرہ
تو کھینچ پوست کیا اوسکا بند بند جدا

ولی برہ مین تیرے حال کی حقیقت دیکھ
خجل ہی ناصح و رسوا ہی اہل پند جدا

اوسکے ہوتے نہ کر تو مہ کی ثنا
معتبر کب ہی حسن دور نما

باعث نشۂ دوبالا ہے
حسن صورت کے ساتھ حسن ادا

ای گل باغ حسن منہ سے تیرے
جلوہ پیرا ہی رنگ و بوئے صبا

باو تو اون بھوؤن پہ کرکے نظر
سوئے مغرب چلا ہی رو بقفا

سرخروئی ہین لبس آمد ہی
اوس قدم کے اثر سے رنگ حنا

نہین گل اوسکے منہہ سا عالم مین
قایل اوس بات کی ہی باد صبا

ای ولی وہ سخن ہیرا بوسے مجھے
حق نے بخشی ہی جسکو فکر رسا

زر دروے جسنے کی ہی فکر تسخیر طلا
مت ہو تو وحشی صفت زنہار زنجیر طلا

کیون کرے آسودۂ زر خلق مین صید مراد
ہی علم اوپر معطل صورت شمشیر طلا

گر صفائی کی غرض ہی باز رکھہ دنیا سے دل
جز سیاہی نین ہی ای نادان تاثیر طلا

نین ہی حاصل غیر گردش اسکو جگمین ای دنا
جس کسی کے دلمین جون سورج ہی تدبیر طلا

پرتوِ رخسار تیرا دیکھہ کر ای آفتاب
موج کی پانی نے ڈالی پا مین زنجیر طلا

شکل تیرے تن کی مجھہ دلمین ہوئی ہی منتقش
ہی سمندر کی نمط آتش مین تصویر طلا

جب ثنا کرتے ہین دعوی حسن پر اختر ترے
گرم ہوکر مہر نکالے کے شمشیر طلا

شمع تیری بزم مین جو وقت ہووے جلوہ گر
ماہ نو لاوے اسکو کرکے گلگیر طلا

بوالہوس رکھتے ہین دایم فکر رنگ عاشقان
ہی ہوس کے سدا سینے مین تدبیر طلا

زندگی زرین لباسونکی ہی یاری مین گئی
ہی یہہ جگ کے گنجفے مین صورت پیر طلا

آہ سے عاشق کی عارف بوجھتے ہین حال دل
سمجھے ہی صورت سے جون صراف تقریر طلا

یون زمین عشق مین دایم ہی عاشق نامدار
جسطرح ہوتا ہی نامِ شہ گلوگیر طلا

ای ولی یہہ شعر ہین لبریز معنی سر بسر
ہی بجا اطراف اوسکے گر ہو تحریر طلا

ہی قد ترا سراپا معنیِ ناز گویا
پوشیدہ دلمین میرے آتا ہی راز گویا

معنی طرف چلا ہی صورت سے اب مرا دل
صورت سے پھر چلا ہی کعبے جہاز گویا

ہر اک نگہ مین بیشک ہے نغمۂ محبت
تار نظر تمھارا ہی تارِ ساز گویا

ای قبلہ رو ہمیشہ محراب مین بھوونکی
پڑتی ہین تیری پلکین ملکر نماز گویا

زلفونکا جو کہا ہی ہمدوش مصرع قد
رکھتا ہی وہ بھی مجھسی فکر دراز گویا

وہ قاتل ستمگر آتا ہے یون ولی پر
جلدی سے صید اوپر آتا ہے باز گویا

پھر میری خبر لینے کو صیاد نہ آیا
شاید کہ میرا حال اوسے یاد نہ آیا
موزون نہ جو کیا غم مین ترے آہ کا مصرع
وہ مصرع دلچسپ مجھے یاد نہ آیا
مدت ہوئی مشتاق ہین عشاق لقا کے
بیداد کہ وہ ظالم بیداد نہ آیا
جاری ہوئی ہے جوے روان اشک روان سے
افسوس کہ وہ غیرت شمشاد نہ آیا

پہنچی ہے ہر اک گوش مین فریاد ولی کی
لیکن وہ صنم سننے کو فریاد نہ آیا

صد حیف کہ وہ یار مرے پاس نہ آیا
میرا سخن راست اُسے راس نہ آیا
بیگانہ کرے طرز یگانہ کی عجب ہے
آخر کو اوسے غیر سے وسواس نہ آیا
مین آنبہ نمط تن کو گلا یا ہون اسکے
وہ باغ محبت کا اناناس نہ آیا
بلبل کی طرح نالہ و زاری مین ہون ہر روز
یکبار وہ گلدستۂ خوش باس نہ آیا

آنکھون کی سیاہی سے ولی نے یہہ لکھا ہے
وہ نور نظر حیف مرے پاس نہ آیا

افسوس ایعزیزو وہ سیمبر نہ آیا
مجھ درد کی خبر سن وہ بیخبر نہ آیا
بیمار عشق پر تو کوئی نہ مہربان ہو
دکھ پوچھنے کو میرے جز دردسر نہ آیا
صحرا مین مدتون تک دیوانہ مین پھرا ہون
آخر کو وہ پریرو میرے نظر نہ آیا
آزاد سے سنا ہے یہہ مصرع مناسب
جس فن سے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا
کیون عاشقون کی صف مین پاوے وہ سرخروئی
مژگان پہ جسکی پارہ خون جگر نہ آیا
مین غم سے گھل سراپا جون مو ہوا ہون لیکن
مجھ ناتوان کی جانب وہ مو کمر نہ آیا
عشاق متفق ہو کہتے ہین جان و دل سے
ہرگز زمین کے اوپر ویسا بشر نہ آیا

کچھ نقد دل کا کھونا تخصیص نہین ولی کو
دل کون اوس گلی مین ہے بھول کر آیا

فریاد ہے فریاد کہ وہ یار نہ آیا
بیداد ہے بیداد کہ غمخوار نہ آیا

صد حیف ہے صد حیف ہے انداز و ادا سے
یکبار مرے بر مین وہ دلدار نہ آیا

اغماز کیا چھپتا رہا مجھکو نہ پوچھا
کیا تجکو مرے حال پہ کچھ پیار نہ آیا

مین جی کو رکھا عشق کے بازار مین لیکن
ہیہات مرے جی کا خریدار نہ آیا

ہے کیا سبب اوس وقت ولی جانکو لینے
لے ہاتھ مین وہ خنجر خونخوار نہ آیا

دلربا آیا نظر مین آج میرے خوش ادا
خوش ادا دیکھا نہین ایسا جہان مین دلربا

بیوفا تجھکو کہون گر ہے بجا ای نازنین
نازنین ہوتے ہین اکثر عاشقون سے بیوفا

کم نما ہے نوجوان میرا برنگِ ماہِ نو
ماہ نو ہوتا ہے اکثر ای عزیزو کم نما

مدعائے عاشقان ہر آن ہے دیدار یار
یار کے دیدار بن دیگر عبث ہے مدعا

کیمیا ہے عاشقون کی بس نگاہِ گلرخان
گلرخون سے خلق مین پایا ولی یہہ کیمیا

ردیف با

ترے جلوے سے ای ماہِ جہان تاب
ہوا دل سربسر دریائے سیماب

ترے خورشید رخ کو دیکھ جون برف
ہوئے ہین عاشقان سر تا قدم آب

رکھون جس خواب مین لب پر ترے لب
مجھے شکر سے شیرین تر ہے وہ خواب

تیری انکھین وہ قاتل ہین کہ جس پاس
دو ابرو کے ہین دو تیغے سیہ تاب

ولی تجھ سوز مین ای آتشین خو
سراپا ہے برنگِ شعلہ بیتاب

ترے رخ پہ ای نازنین یہہ نقاب
چمکتا ہے جون مطلعِ آفتاب

ادا فہم کی دل کے تسخیر کو — تیرا قد ہے جون مصرع انتخاب

بجا ہے ترے حسن کی تاب سے — تیری زلف کھایا کرے پیچ و تاب

ترے منہہ کی صافی پہ کر کے نظر — ہوئی شرم سے آرسی غرق آب

ترے عکس پڑنے سے اے گلبدن — عجب ہین اگر آب ہووے گلاب

ترے وصل مین اسقدر ہے نشاط — کہ مخمل کو آوے ہے راحت سے خواب

کرین بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی اس سجن سے ملون بے حجاب

کیون ہو سکے جہان مین تیرا ہمسر آفتاب — ہے نار حسن کا ترے اک اخگر آفتاب

دیکھا ہے تجکو آپسے روشن جہان مین — زرین نقاب شرم نہ لے منہہ پہ آفتاب

روئے کتابی کی ترے آیا ہے نقل کو — تار خطوط سا ہے بنا مسطر آفتاب

گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول — تجھہ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب

سورج کو ہندو دوڑ کے نت پوجتے ولے — ہندوئے زلف کے ہو بغل مین گر آفتاب

جنے ترے جمال مبارک پہ کی نظر — دیکھا کبھی نہ اسنے نظر بھر کر آفتاب

خورشید روئے یار پہ ذرہ نظر جو کی — پنہان نظر سے ہو گیا جون اخگر آفتاب

پوجا کو تجھہ درس کے ہو جوگی فلک اب — نکلا ہے کر کے جامۂ خاکستر آفتاب

جگ مین ولی یہ کسکو برابر کہے ترے
نزدیک تیرے ذرہ سے ہے کمتر آفتاب

ہوا اب غم سے جاری شوق کا طومار ہر جانب — ہوا ہے گرم تیرے عشق کا بازار ہر جانب

تماشا دیکھ اے لیلی کہ تیرے غم کی گردش مین — بگولے کی نمط پھرتا ہے مجنون خوار ہر جانب

برہ مین دیکھ کر فرہاد کی شیرین کو سنگین دل — ہی فریاد مین ہے رانڈن کہسار ہر جانب

زبان حال سے مجکو کہا نرگس نے سمجھا کر — کہ ان انکھون سے ہے ہر گلشن مین بیمار ہر جانب

ہوا ہی مست اوسکے جام لب سے ہر گل لالہ — کہ جسکے منہہ کی رنگت سے کھلا گلزار ہر جانب
نمسک مہر سے اسکی رکھا ہی ٹھہر کر دل مین — کہ جسکے خال و خط کی جگ مین ہے گفتار ہر جانب
محبت کے اثر سے تیرے ہی لبریز ہر اک خم — ہر اک ساغر تری آنکھون سے ہی سرشار ہر جانب
تفحص کر کے دیکھا ہی ہر اک کے مدرسے مین جا — اسیکے حسن کے مطلب کی ہی تکرار ہر جانب

ولی تجھ طبع کے گلشن مین جو کوئی سیر کرتے ہین
وہ تحفہ لیکے جاتے ہین تری گفتار ہر جانب

ملا وہ گلبدن جسکوں سے گلشن سے کیا مطلب — جو پایا وصل یوسف اوسکو پیراہن سے کیا مطلب
مجھے اسباب خوبینی سے ایم عکس ہے دلمین — کیا جو ترک زینت کو اوسے درپن سے کیا مطلب
سخن صاحب سخن کا سنکے ملنے کی ہوس مشکر — جواہر جب ہوے حاصل تو پھر معدن سے کیا مطلب
عزیزو باغ مین جانا نپٹ دشوار ہے مجکو — گلی گلرو کی پائی ہی مجھے گلشن سے کیا مطلب

ولی جنت سے کچھ رہتی نہین درکار عاشق کو
جو طالب لامکان کا ہی اُسے مسکن سے کیا مطلب

اوس نازنین کی دیکھی ہی جلسے کہ چھب عجب — دلمین مرے خیال ہے تب سے عجب عجب
جاتا ہی دن تمام ترے رخ کی یاد مین — ہوتا ہی فکر زلف مین احوال شب عجب
بیتاب ہوکے مثل گدایان قرین گیا — لب پاک ہوکے تب یہہ کیا مین طلب عجب
بولا مری نگاہ یہہ ہی قیمت جہان — جس دیکھنے سے دلمین پڑی ہی طرب عجب
اس دولت عظیم کو ہی مفت مانگتا — لگتی ہی بات تیری مجھے بے ادب عجب

اس شعر کی یہہ طرح نکالی جو اے ولی
یہہ اختراع سنکے رہے دلمین سب عجب

مدت کے بعد آج کہی جو ادا سے بات — کھلتے ہی اون لبون کے ہوا حل مشکلات
میٹھی تیری یہہ بات سدا ہی نبات ریز — گویا رکھے ہی لب مین ترے مایۂ نبات

ظلمات

ظلمات سے نکلکے جہان مین عیان ہو وہ — گر حکم پاے لب سے ترے چشمۂ حیات
تب سے اٹھا ہی دل سے مہر غیر کا خیال — ترا خیال جب سے ہوا ہی مرے سنگات
ناز و ادا سے تیرے مجھے ہی سدا غرض — یا عین التفات ہو یا کم التفات

اسوقت مجھکو عیش دو عالم سے ملے ولی
جس وقت بیحجاب کرون اوسکے ساتھ بات

گمرہ ہمین تیری زلف مین کیا اہل ہدایت — یہہ بات ہی ظلمت کی نہین جسکو نہایت
غمزے نے کیا ظلم میرے دل پہ ہی تسیر — کرتی ہی تری چشم وہ ظالم کی حمایت
عشاق کا ہی خون روا عشق کی رہ مین — اس چشم کے مفتی سے سنی ہی یہہ روایت
یہہ رخ ہی ترا مورد انوار الہی — نازل ہی ترے حسن پہ سب حق کی عنایت

ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ مین
لازم نہین عاشق کو کرے شکوہ شکایت

خوبونکی ہر ادا سے ہی نازک ادا پنٹ — معنی سے وہ بنا ہی نقاب حیا پنٹ
مت شعر پر تو چشم حقارت سے کر نظر — مانند ابروانکے ہی آنکھونپہ جا پنٹ
معنی کی صورت اسمین ہی جا ہوتی ہی جلوہ گر — روشن ہے آرسی سے رخ با صفا پنٹ
وہ مصرع بلند ہی معنی مین جہربان — لیتا ہی چین بھونہین جو ظاہر پڑا پلٹ

اسکی سواد زلف سے عالم مین اے ولی
کعبہ نمط سیہ ہی سراپا ردا پنٹ

کیا اس بات نے اب دلکو مبہوت — کہ کیون آتا نہین وہ روح کا قوت
بجا ہی گر شہید سرو قامت — بنا دے چوب سے طوبی کے تابوت
بروایت خضر سے پہنچی ہی مجکو — کہ اوسکا خط ہی موج آب یاقوت
نظر آتی ہی ان آنکھون کی یون دہج — کہ جون برچھی پکڑ نکلے ہی رجپوت

ولی اوس خوش ادا کی بات سن تو
کہ اوس کی بات ہی عشاق کا قوت

لب پہ تیرے کہ روح کا ہی قوت — کاتب ناز نے لکھا ہی سکوت
لاکھ درجے ہی مے کے نشئہ سے خوب — تیرے لب کی مفرح یاقوت
اوسکو دیکھے سے کیون رہے طاقت — جسکی باتون سے دل ہوا مبہوت
جو ہوا داغ درد سے اوس کو — تختۂ لالہ سے کرو تابوت

ای ولی سبزۂ لب دلبر
خوشنمائی مین ہی خط یاقوت

صنم ہی بسکہ تیرے حسن عالمگیر کی شہرت — سکندر کو ہوئی حاصل مثال آئینہ حیرت
چلا دہشت سے ڈرتا کانپتا مشرق سے مغرب کو — فلک پر مہر نے جب سے سنی اُس حسن کی شہرت
نہووے مرگ کی تلخی سے ہرگز آشنا جگمین — تیری شیرین زبانی کا ملے عاشق کو گر شربت
جہان کے دلربا یونکو ہوا جگ مین ظہور اکثر — کہ زلفین کیس رخ بدری و لب مصری سخن ابتر
تیرے آنکھونکی گردش نے کیا ساغر کو سرگردان — تیرے زلفون کے حلقے نے دیا گرداب کو چکر
نڈھونڈھ ہو شہر مین فرہاد و مجنونکا ٹھکانا — کہ ہی عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھی تربت

ولی کو ای صنم کرنا عنایت بھیک درسنکی
کہ دی ہی لطف سے تجکو خدا نے حسنکی دولت

زبان حال سے کہتا ہی یون شمشاد ہر ساعت — پڑینگے قید مین اس قد کو دیکھ آزاد ہر ساعت
نہین اک عاشق و معشوق اوسکے درد سے خالی — گل و بلبل سے سنتا ہون یہی فریاد ہر ساعت
بچے گا کب تلک ای طایر دل روز وحشت سے — نگہ کا دام لے آتا ہی وہ صیاد ہر ساعت
ہوا ہی جب سے پروانہ یہ دل اوس شمع رو تیرا — ہی روشن نور کے چہرے پہ جب سے صاد ہر ساعت
اوسکی چشم میگون کا دکھا کر ساغر گردش — صنم کرتا ہی میرے ہوش کو برباد ہر ساعت

تیرا خط خوف میں ہے ہاتھ سے مقراض کے دائم ‌ ‌ کہ جوں رکھتا ہے کودک دہشت استاد ہر ساعت

ولی مجھ دل میں بستا ہے خیال اوس سرو قامت کا
کہ جس کے شوق سے جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت

سبز چہرے نے تیرے ای سبز بخت ‌ ‌ زہر قاتل کو کیا ہے لخت لخت
اس دل مجروح کے حق میں صنم ‌ ‌ مت ہو جوں الماس ہرگز سینہ سخت
حسن کے کشور کا ہے تو بادشاہ ‌ ‌ ہے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت
مکھ پہ تیرے اس طرح کا ہے جلال ‌ ‌ دیکھ جس کو ہوش نے باندھا ہے رخت

کر ولی پر ٹک عنایت کی نظر
سن میرا یہہ حرف ای فرخندہ بخت

سینے میں ہے اس ابرو کے ہویت کی نشت ‌ ‌ جو تیرے دل میں ہے نگہ مست کی نشت
مجھ زلف کج کا دل منے بیٹھا ہے یوں خیال ‌ ‌ ماہی کے جوں گلے منے ہے شست کی نشت
تیری دو انکھیاں دل میں مرے فتنہ خیز ہیں ‌ ‌ مشکل ہے ایک جا ہے دو بد مست کی نشت
تیری نگہ کے باز سے ہے مرغ دل کا حال ‌ ‌ جوں تن پہ ناتوان کے زبردست کی نشت

ردیف ثا

تا سرخ رنگ زرد کرے اس سبب یہہ غم
دل میں ولی کے مس میں ہو جوں جست کی نشت

ردیف ثا

ملتا نہیں ہے مجھ سے وہ دلدار الغیاث ‌ ‌ اس بیوفا کے جور سے سو بار الغیاث
اس دل کا دیکھ حال پریشان آپ سے ‌ ‌ کرتے ہیں تیری زلف کے سب تار الغیاث
دیکھے ہے باغ میں کہاں نرگس کو ای صنم ‌ ‌ آنکھوں کا تیری آج طلبگار الغیاث
آنکھوں کو تیری دیکھ کے گلشن میں گلبدن ‌ ‌ نرگس ہوا ہے شوق سے بیمار الغیاث

بازار میں جہان کے نہیں کوئی ای ولی
میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث

ہی جلوہ گر صنم مین بہار عتاب آج
لیتا ہون اسکے ناز و ادا کا حساب آج

عالم کا ہوش کیونکہ رہیگا عجب ہون مین
ٹپکے ہی اسکی چشم سے رنگ شراب آج

کیا ناز و کیا غرور ہی اس نوبہار مین
دیتا نہین سلام کا میرے جواب آج

کیون مثل مو ضعیف نہو غمسے اے صنم
تیری کمر نے مجھکو دیا پیچ و تاب آج

آگے ترے لبون کے جو ہی چشمۂ حیات
لگتا ہی آب خضر مثال سراب آج

اوسکی نگاہ مست سے معلوم یون ہوا
آکر کرے گی خانۂ عاشق خراب آج

اعجاز حسن دیکھ کہ وہ روئے با عرق
پیدا کرے ہی چشمۂ آتش سے آب آج

کیا بچہ ہوا ہی معلم صنم کو دیکھ
مکتب مین اسنے بھول گیا ہی کتاب آج

معلوم کیا کہ ہاتھ مین شمشیر ہے صنم
آتا ہی کسکے قتل کو ایسا شتاب آج

کیون آرزوئے وصل کرون اس سے اے ولی
دیتا نہین ہی ناز سے سیدھا جواب آج

ہی ملک حسن کا تجھے اے جان راج آج
سب دلبرون نے تجکو دیا تخت و تاج آج

اوس ناز اور ادا کے تجمل کو دیکھکر
سب دلبرون نے تجکو دیا آکے باج آج

پروانہ ہوکے کیون نگرے چاند چرخ سے
فانوس دلمین شوق ترا ہی سراج آج

مقصود دو جہان مین میرا ہی سو تو ہی ہے
جگمین نہین کسی سے مجھے کام کاج آج

لب مین ترے مفرح یاقوت ہی صنم
بیمار دل کو میرے وہی ہی علاج آج

وہ شوخ مجھسے آکے ملا اس سبب ولی
شادی مین اسکی صرف کیا مین نے راج آج

جولانگری مین گرم ہی وہ شہسوار آج
سینے مین عاشقون کے اوٹھا ہی غبار آج

تجھ اسپ ترک تاز کے جولانی دیکھکر
مانند برق کے مین ہوا بیقرار آج

بیشک کرے گا خاطر عشاق باغ باغ
آیا ہی التفات پہ وہ نوبہار آج

گلزار تجھ جمال کے گلشن مین دیکھ کر
قربان ہے عندلیب ہزاران ہزار آج

سینے کے رکھ طبق مین دل چاک چاک سے
کرتا ہون مین نثار بجائے انار آج

ای آتشین بہار ترے رخ کی آب دیکھ
پیدا کیا ہے مین نے دل خاکسار آج

ہے بیشمار دل مین میرے خار خار شوق
چہرے کو دیکھ سر پہ ترے نوکدار آج

گردش تمھاری آنکھون کی جون دور جام ہے
دیکھے سے اسکے دل کا گیا ہے خمار آج

اطراف آسمانکے ہجوم شفق نہین
اس رنگ نے ہوا کو کیا لالہ زار آج

آنکھون نے تیری اک نگہ التفات سے
عالم کے وحشیونکو کیا ہے شکار آج

ہر جا ہے آسمان سے تواضع کرے طلب
پایا ترے کرم سے ولی اقتدار آج

تیرے لبون پہ دیکھ صنم رنگ پان آج
چونا ہوئی ہے لالہ عذارونکی جان آج

نکلا ہے بیحجاب ہو بازار کی طرف
ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج

آنکھونکی تیغ سے تیری ظاہر ہے رنگ خون
کس کو کیا ہے قتل ای بانکے پٹھان آج

آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
تیری گلی مین جاکے کیا ہے مکان آج

اعجاز عشق دیکھ کہ مجھہ ناتوان نے
اس سخت دل کے دل کو کیا مہربان آج

کل خود زبان حال سے آکر کریگا عذر
عاشق سے کیا ہوا جو کیا تو نے مان آج

البتہ گل پیادہ ہو دوڑے رکاب مین
اوس نوبہار حسن کی دیکھے جو شان آج

تیری بھوونکو دیکھکے کہتے ہین عاشقان
ہے شاہ جسکے نام چڑھی ہے کمان آج

ای عقل موشگاف تامل سے کر نگاہ
آتا ہے کس ادا سے وہ نازک میان آج

کیا دایرے سے زہرہ جبین کے نکل سکون
یکتان مین لیا ہے مرے دلکو تان آج

میرے سخن کو گلشن معنی کا بوجھ گل
عاشق ہوئی ہے بلبل رنگین بیان آج

کیون کر رکھون مین دل کو ولی آپنے کھینچ کر

نہ دست اختیار میں ہے اب عنان آج

تیری جبین سے ہے یہ سراسر ظہور صبح
عالم میں دیکھنے کو تیرے سے ہے عبور صبح

بیتاب آفتاب ہے تب سے جہان میں
دیکھا ہے جب سے رخ تیرا از رشک نور صبح

اس رخ کی آرسی میں ہے نور خدا عیان
روشن ہے اس جمال سے ہی کوہ طور صبح

ظاہر تیری بہار میں اسباب عیش ہیں
ہے جلوہ گر تیرے سے یہ دار السرور صبح

جب سے ولی نے دیکھا ہے تیرا رخ صبیح
آنکھوں میں اسکی ذرہ ہے مہر حضور صبح

ولہ

برنگ صافی دل کیوں نہو صفائے قدح
کہ دست آئینہ رو ہے مدام جائے قدح

ہر اک طرف کو ہوئی بزم عیش میں بنیاد
صنم کے لعل سے یاقوت کی بہائے قدح

کیا ہے ساقی عشرت نے پیار الفت سے
حنائے پنجہ رنگین نگار پائے قدح

اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال عید بنے چرخ زن بجائے قدح

خمار حشر سے کیا غم ہے مے پرستوں کو
لکھی ہے حشر کے تعویذ پر دعائے قدح

صدا یہ آتی ہے نے کی کیف و کم سدا خم سے
کہ نقد ہوش فلاطون ہے رونمائے قدح

ہوا ہے قلقل مینا سے مجھ پہ یہ ظاہر
کہ مے پرست کے سینے میں ہے ثنائے قدح

ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر
عیاں ہے جسکے اوپر جلوہ ضیائے قدح

ولی کے دل سے تو اے شوخ احتراز نکر
ہمیشہ انجمن گلرخاں ہے جائے قدح

صنم زمانۂ اول میں یوں نہ تھا گستاخ
انھیں دنوں میں ہوا ہے یہ کیا بلا گستاخ

تیرے یہ لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھ آ سے
شکر او پر ہے یہ طوطی خوش ادا گستاخ

یہ رنگ زرد اوڑا مجھ ضعیف کو لیکر
ہوا ہے کاہ لجانے کو کہربا گستاخ

ولی کے دل میں ہے شوخی تیری ہوا کی ہے
کہ تیری زلف پہ ہو جس قدر ہوا گستاخ

مژہ ہتوں کی ہی تجھ غم مین خواب مخمل سرخ
لگے ہین ترک کے بھالیکو پا سلسل سرخ

پری کی دیکھکے مین چشم سرخ خواب آلود
ان انکھڑیونکو کیا خواب گاہ مخمل سرخ

کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونی سے
نگہ کی کرکے قلم کھینچتا ہون جدول سرخ

کیا ہی دفع میرے درد سر کو رونے نے
ہوا ہی حق مین میرے خون دیدہ صندل سرخ

شفق نہین ہی میری آہ آتشین نے ولی
فلک کو جاکے کیا ہی برنگ منقل سرخ

ہمیشہ ہی بہار سرو آزاد
بجا وے دولت حسن خداداد

تیرا رخسار دایم بیخزان ہے
ہوا ہی زیب در گلزار ایجاد

ہوا مانند مجنون کے پریشان
تیرا قد دیکھکر گلشن مین شمشاد

کیا ہی سہو راہ کوچہ غم
ہوا ہی بسکہ تیرے لطف سے شاد

خلاصی کیونکہ پاوے بلبل دل
نگاہ گلرخان ہی دام صیاد

وفا کو ترک مت کر ہر گز ای دل
محبت ہی وفا بن سست بنیاد

نہین ہی بیقراری اوسکی بیجا
ولی جس دل مین ہی زلف پریزاد

ولہ

جب سے ہوا تیرا یہہ قد دلربا بلند
سنتا ہون ہر طرف سے صدائے بلا بلند

مت پست فطرتون سے مل ای سرو باغ ناز
تجھ قد کا نام جگمین ہی نام خدا بلند

بیمار گر نہین یہہ تیری چشم غمزہ زن
کیون ہاتھ مین لئے ہی نگہ کا عصا بلند

اُن ابروونکو دیکھ کے اپنے گئے شتاب
حق مین تیرے ہلال نے دست دعا بلند

گلزار زندگی مین بجز وصل سرو قد
عشاق کو نہین ہی وگر مدعا بلند

اس بات کو لکھا ہون سفینہ مین عقل کے
ہی بحر دل مین طبع سخن آشنا بلند

تیری بھوون مین ناز کو رتبہ ہی اسقدر
کشتی مین جون ہی مرتبہ ناخدا بلند

مین عاشقون کی فوج مین سردار ہون ولی
ہی آہ کا علم مری اب تا سما بلند

ہوا ہی گرم جو تو آفتاب کے مانند
کیا ہی ہوش نے پرواز آب کے مانند

زمین پہ کیون نہ گرین اہل بزم جرعہ نمط
تری نگہ مین ہی مستی شراب کے مانند

نگاہ گرم کرے گر فلک کے گلشن مین
گل ستارہ گرین گل گلاب کے مانند

برنگ برق اگر جلوہ گر ہووہ گلرو
غبار سینہ ہو پانی گلاب کے مانند

لکھی ہی بسکہ پری رو کے زلف کی تعریف
سیاہ نامہ ہوا ہی کتاب کے مانند

تیرے خیال مین ای بحر حسن دیدۂ تر
ہوئے ہین آب سراپا حباب کے مانند

تیرے فراق مین ہر آہ ای کمان ابرو
گئی ہی چرخ پہ تیر شہاب کے مانند

کیا ہی طرز تغافل نے شوخگی جگ مین
ہر ایک چشم کو تسخیر خواب کے مانند

سجن کے غم سے نکلتا ہی نالۂ بیتاب
ہر ایک رگ ستی تار رباب کے مانند

نہ بھول گرم نگاہی پہ شوخ چشمون کی
محبت انکی ہی دھوکا سراب کے مانند

توقع قدم شہسوار رکھ دل مین
ہوا ہون خالی اپس سے رکاب کے مانند

نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
کہ ہی زبان پہ حاضر جواب کے مانند

گر آبرو کی ہی خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدیکو قاب کے مانند

نہ ہو تو فکر سے دنیا کے مثل مو باریک
سیاہ دلکو کرے گی خضاب کے مانند

نگاہ گرم سے اوس شعلہ قد نے مجلس مین
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

تیری نگہ کی سختی ہی دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزون ہی عبہری کے مانند

ظاہر نہین حقیقت اس لعل کی کسی پر
واقف ہوا ہون اوس سے مین جوہری کے مانند

ہر چند زرد رنگت حاصل ہی عاشقونکو
لیکن شگفتہ رو ہین گل جعفری کے مانند

طاقت

طاقت نہین کسیکو تا اوس صنم کو دیکھے
عالم کی ہی نظر سے پنہان پری کے مانند

یہہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سُنا دو
رکھتا ہی فکر روشن جو انوری کے مانند

تجھ گلبدن کی بو سے ہوئے گلعذار ربند
گلزار مین لٹک کے چلے گر تو اک قدم
مالی نے تجھ جمال کے گلشن کو دیکھ کر
آنکھو نپہ تیری دیکھ مین آہو کو مبتلا
اُس قد کو دیکھ سرو ہی گلشن مین پا بگل

گلشن مین ریختہ بہار کے ہین نو بہار ربند
مانند آب آئینہ ہو جو بیبار ربند
بیچا ہے جا کے شہر مین پھولون کے ہار ربند
بوجھا تیری نگہ مین ہی او حشت شعار ربند
آزاد یہان ہوا ہی جو بے اختیار ربند

امید مجکو یون ہی ولی کیا عجب اگر
اس ریختہ کو سن سکے ہو معنی نگار ربند

سخن شناس کے نزدیک لب کے ہے کم زبرید
ہوا ہی مشتری اس رشک مشتری کا دل
یہہ زلف و خال سیہ نے دیا ہی جگ کو فریب
کُھلا ہی عقدۂ دل اس نگہ کی سوزن سے

کسی کے مطلب رنگین کو جو کرے ہے شہید
کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کو شہید
دعا کے دینے مین یکرنگ ہین یہہ پیر و مرید
تیری نین کا اشارہ ہی قفل دل کی کلید

ہوا ہے حق کی توجہ سے ای ہلال ابرو
تیرا جمال منور ولی کے دل کی عید

ای شکر لب قند سے تجھ لب کی ہین باتان لذیذ
دلکو فرحت بخش ہی دایم سیر غم کا ہجوم
مت ہر اک نا اہل سے ملنے کو راضی ہو صنم
لذت معنی نہین کچھ لذت ظاہر سے کم

حرف تیرا دو سکے ہین جیسے جلوۂ سوہان لذیذ
صاحب ہمت کو ہی نت کثرت جہان لذیذ
ہی نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہان لذیذ
حرف با معنی ہی جیسے بوسۂ خوبان لذیذ

ای ولی ترک علایق دلکو لذت بخش ہے

جون ہما و نیا دار کو فکر سر و سامان لذیذ

عجب نہین جو کرے دلمین شیخ کے تاثیر
جنون عشق ہوا اسقدر زمین پہ محیط
زبان قال نہین طفل اشک کو لیکن
ورق پہ چہرۂ عشاق کے مصور عشق

اگر مقدمۂ عشق کو کرون تحریر
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر
زبان حال سے کرتا ہی عشق کی تقریر
جگر کے خون سے لکھہ طفل اشک کی تصویر

گلی سے یار کے کیون جاسکے ولی باہر
ہوئی ہی خاک پہ پریرو کی رہ کی دامنگیر

گر چمن مین چلے وہ رشک بہار
یاد تجھہ خط سبز کی ای شوخ
حق نے آنکھون کو تیری بخشا ہی
اُس پریرو کو جسنے دیکھا ہی
دھیان مین تیری دید کے دایم
پیش لبہائے مشتری طلعت
بسکہ پایا تیری جفا سے شکست
بلبلین ہر طرف سے اُٹھہ دوڑین

گل کرین نقد آب و رنگ نثار
زخم دل پر ہی مرہم زنگار
مئِ وحشت سے ساغر سرشار
صورت ہوش سے ہوا بیزار
مثل مینا ہی چشم کو ہر بار
آ بجیوا کی سرو ہی بازار
خانۂ دل ہی اپنا آئینہ دار
دیکھنے کو اُسے ہزار ہزار

ای ولی اوسکو حرف ہوش نپوچھہ
جو ہوا مست جلوۂ دیدار

اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر
مت تغافل کو راہ دے ای شوخ
ہی جدائی مین زندگی مشکل
عاشقون کو شہید کر کے صنم

بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر
جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر
تو جدائی نہ کر خدا سے ڈر
کف حنائی نہ کر خدا سے ڈر

آرسی دیکھ کر نہ ہو مغرور
خود نمائی نہ کر خدا سے ڈر
راست کیشوں سے ای کمان ابرو
کج ادائی نہ کر خدا سے ڈر
اس سے جو آشنا ہے در و نہین
آشنائی نہ کر خدا سے ڈر

ای ولی غیر آستانۂ یار
جبہ سائی نہ کر خدا سے ڈر

دل میرا ہی وہ آتشین پیکر
راکھ ہو جائے جسکو دیکھ شرر
کیا کہوں نبض دل کی بےتابی
قوت جسکا ہی آتشین نشتر
عشق بازوں مین اوسکو ہی راحت
جسکو الماس کا ملا بستر
اوس نے پایا ہی منزل مقصود
عشق جسکا ہی ہادی و رہبر
ترک لذت کی جسکو ہی لذت
شکر اسکو ہی زہر زہر شکر
آشناؤں کو موج آب وفا
ہی محبت کی تیغ کا جوہر

بزم دلبر مین ای ولی جا تو
شوخ کا آج ہاتھ سے لے ساغر

آیا تو کمر باندھ کے جب جور و جفا پر
جی صدقے کیا مین نے تری بانکی ادا پر
اس دیدۂ خونبار مین یکبار قدم رکھ
ای شوخ ترا جی ہی اگر رنگ حنا پر
آنکھین نہین یہہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہین
بوٹے نہین نرگس کے صنم تیری قبا پر
تشبیہ ترے خط کو جو دی مشک ختن سے
عالم کو وہ آگاہ کرے اپنی خطا پر

دشوار ہی حیرت سے ولی اس کا نکلنا
باندھا ہی جو دل اوس رخ آئینہ نما پر

سنائی جب خبر شادی کی اسنے صبحدم آکر
ہوا رخصت طلب نزدیک میرے تب سے غم آکر
ترے ملنے سے تا روشن کرے دلکی مجالس کو
ہوئی ہی شعلہ زن سینہ مین خواہش دمبدم آکر

بجز تجھ جام لب کے آنکھ پری پیکر نہ لوں ہرگز
اگر دیوے مجھے ہاتھوں سے اپنے جام جم آکر

نظارہ جب کیا مین نے مبارک حسن لب کا
گرا مجھ دل مین تیری زلف خم در خم کا خم آکر

ولی تجھ حسن کی تعریف مین جب ریختہ کہوے
سنے تب اسکو جان و دل سے حسّان عجم آکر

اگر گلزار مین بیٹھے وہ سرو نازنین آکر
کرے نظارہ اوسکا حور فردوس برین آکر

اگر ہووے صنم خانے پہ اوس بت کا گذر بیشک
تصدق اوس پہ ہووین سب نگارستان چین آکر

کرے شیرازہ بندی دل کی خواہش ہے تجھے سے
پریشان گر وہ دیکھے تیری زلف عنبرین آکر

عجب اوس شوخ چنچل کی ہین آنکھین شوخ اور چنچل
ہوئے قربان جسپر آہوئے صحرا نشین آکر

عجب کیا دام مین اوسکے اگر آوے ولی کا دل
کہ اوسکی چال مین کتنے پھنسے ہین اہل دین آکر

پڑا ہون کوہ غم مین اس دل ناشاد سے جاکر
دعا کہدو میری جانب سے اب فرہاد سے جاکر

کیا ہی خون سودا نے ہمارے تن مین اب غلبہ
نگہ کے نیشتر کو لا کہو فصاد سے جاکر

گرفتارون کی غمخواری یہی لازم ہوئی تجھپر
حقیقت مرغ دلکی یون کہی صیاد سے جاکر

برہ کے ہاتھ سے گرداب غم مین جا پڑا اپنی دل
کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سے جاکر

ولی اوس قد کا طالب ہے مبارکباد تو کہدو
کہو سمجھا کے گلشن مین ہر اک شمشاد سے جاکر

اری باد صبا باغ مین اوس گل کے گذر کر
مجھ داغ کی اوس لالۂ خوبی کو خبر کر

کیا درد کسیکو کہ کہے درد میرا جا
اری آہ میرے درد کی تو جاکے خبر کر

کون اوس سے کہے تیرے سواد دلکی حقیقت
اری درد تو ہی دل مین کچھ اب اوسکے اثر کر

کیا غم ہی اوسے تیر حوادث سے جہان مین
سمجھا جو کوئی گردش ساغر کو سپر کر

اوس گل کو کئی نامے لکھے ہمنے کئی بار
اوسکون نے کیا محو ہر ایک نامے کو تر کر

مت طرز تغافل کو میرے حق مین روا رکھ
اے شوخ میری آہ بری ہے تو حذر کر

ہر وقت لگا آنکھ مین مت کحل تغافل
ٹک مہر سے اس رخ بھی تو بہمہر نظر کر

اُس صاحب دانش سے ولی ہے یہہ تعجب
یکبارگی کیون مجکو گیا دل سے بسر کر

ہشیار زمانے کے ترے منہہ پہ نظر کر
کوچے مین پڑے ہین ترے سب ہوش بسر کر

عالم مین وہ ہے تیر ملامت کا نشانہ
جس دل مین گیا تیر ترے غم کا گذر کر

تیرے رخ پُر نور سے کیا بدر کو نسبت
جو کوئی کہے بدر تجھے اوسکو بدر کر

اُس ظالم خونخوار کے جی پیش کیا ہے
جس عشق نے عالم کو دیا زیر و زبر کر

فارغ ہو ولی رونے سے دلدار کو دیکھا
کعبہ کی زیارت کیا دریا سے اُتر کر

ہوا ہون بیخبر اون مست آنکھونکی خبر سنکر
ہوا ہون ناتوان جون مو تری نازک کمر سنکر

نہین ہے لعل شیرین پر خط سبز ای گلستان رو
یہہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لبکی شکر سنکر

سراپا ہو کے سودائی پڑا ہے غم کے حلقے مین
ترے زلفون کے سنبل نے حکایت سر بسر سنکر

نہ سرکا راہ الفت سے قدم زنہار اے دل تو
ہٹاتا ہے قدم نامرد اس رہ کا خطر سنکر

بگولے کی نمط آتا ہے مجنون بیسر و بے پا
مری دیوانۂ دل کو اپس کا راہبر سنکر

صبا کے ہاتھ سے جون ہے ہر اک غنچہ پریشان دل
یونہی ہر دل پریشان ہے مری آہ سحر سنکر

ولی تیری گلی کو سنکے یون مشتاق ہے ہر دم
کہ جون مشتاق عاشق ہووے وصف سیمبر سنکر

مجکو پہنچی اُس شکرلب کی خبر
حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر

بو علی سینا وہ سینہ دیکھہ کر
قاعدے حکمت کے سب جاوے بسر

سات پردون مین رکھون اسکو چھپا
آوے گر آنکھون مین وہ نور نظر

مجکو سب عالم کہین باریک بین
ہاتھہ لگ جاوے جو وہ نازک کمر

اُن لبونکا ای ولی طالب ہے دل
جسکے غم سے لعل ہی خونی جگر

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
نازکے شبدیز کو مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سے مجھہ طرف
ہر پلک کو دشنۂ خون ریز کر

مین نے کی یہہ عرض از روئے نیاز
مہربانی اوسکی دست آویز کر

کہہ اپسکے نرگسِ بیمار کو
عاشقون کے خون سے پرہیز کر

ای ولی آتا ہی وہ مقصودِ دل
خانۂ دل خون سے رنگ آمیز کر

ای سروِ خرامان تو نہ جا باغ مین چلکر
مت قمری و شمشاد کے سودے مین خلل کر

کر چاک گریبان کو گل اب صحن چمن مین
آئے ہین ترے شوق مین پردے سے نکل کر

صنعت کے مصور نے صباحت کے ورق پر
تصویر بنائی ہی تری نور سے حل کر

ای نور نظر شمع کو دیکھا ہی سراپا
تجھہ عشق کی آتش سے وہ کاجل ہی پگھل کر

بے آب لگے آبِ حیات اوسکی نظر مین
پانی ہوا اُس گال کے جو عشق مین گل کر

اُس ابروئے خمدار سے ہرگز نہ پھر دل
کیون جائے سپاہی دم شمشیر سے ٹل کر

ای جانِ ولی لطف سے آ بر مین مرے آج
مجھہ عاشق بے کل سے نہ تو وعدۂ کل کر

عاجزون پر تو اب ستم مت کر
اس قدر سختی ای صنم مت کر

اس ترقی کے وقت مین ای شوخ
مہربانی اپس کی کم مت کر

رحم بیجا ستم برابر ہے
تو رقیبون پہ یون کرم مت کر

اس نصیحت کو گوش جان سے سُن
دلکو اپنے مکان غم مت کر

رام تجھ امر کا ہوا ہے ولی
گر ہے انصاف اوسکو رم مت کر

جو آیا مست ساقی جام لے کر
گیا یکبارگی آرام لے کر

نگہ تیری سدا آتی ہے جون تیر
دل زخمی طرف پیغام لے کر

بجا نون خط تیرا کس خط پہ
چلا ہے آج فوج شام لے کر

بنا یا ہے جہان مین لیلۃ القدر
سیاہی زلف سے وہ دام لے کر

اوڑے آہوئے دل سے رنگ وحشت
جو آوے زلف تیری دام لے کر

تیری زلفون سے باندھا جنے دل کو
گنوایا کفر مین اسلام لے کر

تیرے لب اور تیری آنکھونکا ہدیہ
چلا ہون پستہ و بادام لے کر

تری ساقی گری کو لائے باغ
کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر

مین اوسکو جون نگین کرتا ہون سجدہ
جو کوئی آتا ہے تیرا نام لے کر

ولی تیرے لبون سے اے تنک طبع
چلا ہے لذت دشنام لے کر

مین تجھے آیا ہون ایمان جانکر
باعثِ جمعیتِ جان جانکر

بلبل شیراز کو کرتا ہون یاد
حسن کو تیرے گلستان جانکر

ہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق
خط کو تیرے خطِ ریحان جانکر

زلف تیری کیون نہ کھاوے پیچ و تاب
حالِ دل میرا پریشان جانکر

اے صنم آیا ہون ہو بے اختیار
تجکو اپنا راحت جان جانکر

رحم کر اوسپر کہ آیا ہے ولی
درد دل کا تجھ کو درمان جانکر

چمن مین جب چلے اس حسن عالمتاب سے اٹھکر
اُڑے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سے اٹھکر

تیرے پاؤنکی نرمی کی اگر شہرت ہوے عالم مین
ابھی آوے قدمبوسی کو مخمل خواب سے اٹھکر

کرے گر آرسی گھر مین رخ روشن کی مہمانی
دہلاوے ہاتھہ کو تیرے اپسکے آب سے اٹھکر

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر مسجد مین زاہد کو
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سے اٹھکر

ولی اس زلف کی جو سحرسازی کا بیان کہوے
چلے پتال سے پانی پہ پیچ و تاب سے اٹھکر

تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز
تجکو ہے خوبون مین سلطانی ہنوز

شرم سے رخ کی تیری دریائے حسن
چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

ہر جھلک دیتی ہے اس رخسار کی
آرسی کو درس حیرانی ہنوز

حلقہ زن ہے اوس دہن کی یاد مین
خاتم دست سلیمانی ہنوز

رات کو دیکھا تھا تیری زلف کو
دلمین باقی ہے پریشانی ہنوز

روز اول سے چمن مین حسن کے
نین ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز

جان جاتی ہے ولی آتا نہین
کیا سبب وہ دلبر جانی ہنوز

داغ سے دل قرص زر اندود رکھتا ہے ہنوز
مثل خورشید آتش بے دود رکھتا ہے ہنوز

بسکہ گاتا ہون سرود عشق تیری یاد مین
دل مرا یہہ لہجۂ داؤد رکھتا ہے ہنوز

اس دہان کا لعدم سے ہے عجب مجکو کہ حق
طالبون کو اوسکے کیون موجود رکھتا ہے ہنوز

باغمین دیکھا ہے ای یاقوت لب بیجانکو جب
شوق لب تیرا غبار آلود رکھتا ہے ہنوز

شوق اس رخسار کا سینے مین ہے نت جلوہ گر
مجمر دل آتش نمرود رکھتا ہے ہنوز

گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہین
لیک دل لب سے ترے مقصود رکھتا ہے ہنوز

یہہ ولی تجھہ عشق کے مجمر پہ تا اسپند ہو
ہاتھہ مین دل کو بجائے عود رکھتا ہے ہنوز

مت جا صنم کہ ہوش دل آیا نہین ہنوز
اس چشم اشکبار سے میری عجب نہ کر
بجھ لطف کے زلال سے ای مایۂ حیات
ہون گرچہ خاکسار و لے ازرہِ ادب

مین درد اپنا تجکو سنایا نہین ہنوز
سینے کا داغ تجھ کو دکھایا نہین ہنوز
سینے کا آب میرے بجھایا نہین ہنوز
دامن کو تیرے ہاتھ لگایا نہین ہنوز

آزاد اپنے عشق سے مت کرولی کو اب
تیرا غلام جگ مین کہایا نہین ہنوز

لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز
عجب چھب سے کھڑا ہی وہ پری رو
اگر اس وضع سے آوے انجمن مین
فصاحت کیا کہون اوس خوش زبان کی

ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز
ہی سر پر چیرہ بر مین پیرہن سبز
تو ہووے بخت اہل انجمن سبز
کہ کلی وان نہین ہوتا سخن سبز

ولی نے جی دیا اوس خط کو کر یاد
بجا ہی گر کرین اوس کا کفن سبز

ہوا ہی چشم سے بستان عجم سبز
ہوا قد سرو کے مانند اوس کا
کہین جو ہر شناسِ حسن تجھ کو
ثنا لکھی ہی اُس آہو نین کی

ہوا تجھ جور سے بخت الم سبز
لباس سبز مین سر تا قدم سبز
زمرد کا ترا شا ہی صنم سبز
ہوا جون شاخ نرگس اب قلم سبز

ولی نے جب لکھی اُس خط کی تعریف
ہوا جون برگ ریحان ہر رقم سبز

ہوا نہین ہی صنم صاحب اختیار ہنوز
پری رخون کے جو دندان کا آگیا ہی خیال
دو چشم چار ہوئی شوق چار ابرو سے

بجائے خود ہی رقیبونکا اعتبار ہنوز
برنگ برق میرا دل ہی بیقرار ہنوز
وسے نہین وہ دورنگی ہوا دو چار ہنوز

ہزار بلبل مسکین کا صید ہی با جی
مقیم ہی چمن سبز مین بہار ہنوز

تو اپنی چشم کی گردش سے دے پیالہ مجھے
گیا نہین ہی میری چشم سے خمار ہنوز

ولی جہان کے گلستان مین ہر طرف ہی خزان
ولے بہار پہ ہی سرو گلعذار ہنوز

مین کیا کرون جہان کون مجھے لربا ہی بس
دو نون جہان مین اسکا مجھے آسرا ہی بس

جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا
دو نون جہان مین اسکو وہ گلگون قبا ہی بس

سرو چمن کی دید کو ہرگز نہ جائے گا
جسکی بغل مین دلبر رنگین ادا ہی بس

آب بقا پسند نہ آئے اسے کبھی
جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہی بس

پھندے سے عشق کے وہ ولی کب نکل سکے
دل جسکا دام زلف مین جا کر پھنسا ہی بس

۴

عشق کے ہاتھ سے ہوئے دلریش
کیا شہنشاہ اور کیا درویش

جی میرا ہو گیا ہی زیر و زبر
جب سے تیرا فراق آیا پیش

تجھ پہ قربان ہوا ای کمان ابرو
لے لیا جب سے عاشقی کا کیش

جسکو قربت ہے عشق سے تیرے
اسکے نزدیک کیا عزیز ہی خویش

ای ولی اسکا زہر کیون اترے
جسنے کھایا ہی عاشقی کا نیش

اس حسن کے چمن مین یہ خط ہی بہار محض
جنت ہی جسکے لطف سے بس سرشار محض

وہ رخ ترا ہی ایک گلزار عاشقان
ہی لالہ زار جسکے سبب داغدار محض

بن مرہم وصال نہووے اسے شفا
جو اس نگہ کے تیر سے ہی دلفگار محض

شکر خدا کہ جسکے کرم سے جہان مین
تجھ حسن کا خیال ہی مجھ شرمسار محض

ای دل تو اوسکی چشم کی مستی سے ذوق کر
بن اوسکے خاک شغل ہی تجکو خمار محض

اسکو

اسکو قرار کیونکہ ہو لیل و نہار مین — ہے زلف کی جو یاد مین دل بیقرار محض

گا ہے ولی کے حال پہ چشم کرم سے دیکھ
مدت سے تجھ گلی مین ہے امیدوار محض

آزاد کو جہان مین تعلق ہے حال محض — دل باندھنا کسی سے ہے دل پر وبال محض

غنچہ کو پھر کے دیکھ بیابان مین عندلیب — بولی ظہور خلق ہے یہہ انفعال محض

باد خزان سے رمز یہہ سمجھا کہ خلق مین — آتی ہے باغ عیش سے لے کر ملال محض

یہہ عارفون کی رمز سنو دل سے جا بکر — دنیا کی زندگی ہے یہہ وہم و خیال محض

بن خاموشی ولی نہ ملے گوہر مراد
جرأت کی تاج اور ہے سب قیل و قال محض

تجھ زلف کے بیتاب کو مشک ختن سے کیا غرض — اوس لعل کے مشتاق کو کان یمن سے کیا غرض

مدت سے مینے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کو — مشتاق ہون دیدار کا مجکو چمن سے کیا غرض

پروا کفن کی کیا مجھے اے شمع بزم عاشقان — الفت مین تیری سر دیا اسکو کفن سے کیا غرض

بر جا ہے گر اہل ہوس طالب نہین مجھ شعر کے — جسکو نہین قدر سخن اسکو سخن سے کیا غرض

ہرگز ولی کے سامنے باتین وطن کی مت کرو
جو یار کے کوچہ مین ہے اسکو وطن سے کیا غرض

گلزار حسن یار مین ہے سبزہ زار خط — لازم ہے بلبلونکو جو دیکھین بہار خط

روشن سواد دیدۂ دل کا ہوئی صنم — ہے سرمہ میری آنکھونمین تیرا غبار خط

یاقوت خط کو دیکھ لب لعل موج کو — کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط

عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے — دیکھا جو موج بحر خط مشکبار خط

دفتر مین خط کے چہرہ ولی کا بحال کر
امیدوار مجھ کو کیا روزگار خط

یہی مین مانگتا ہون رات اور دن تجھسے یا حافظ
مجھے اپنا گدا کر اور رہ میرا سدا حافظ

نہووے کیون جہان کے بیچ ہر مشکل مری آسان
زبان صدق سے کہتا ہون یعنی آن یا حافظ

ولی بس اعتقاد صاف سے کہتا ہی یہہ ہر دم
کہ اپنے حفظ مین رکھنا ہمیشہ مجکو یا حافظ

دل اس نگاہ گرم سے سوزان ہے جون چراغ
اس نور شعلہ سوز سے خندان ہے جون چراغ

وہ آب تاب حسن مین تیرے ہی اے صنم
خورشید جسکو دیکھ کے لرزان ہے جون چراغ

نزدیک تیرے یون ہی نمک ہر جمال کا
انوار مہر دیکھ پشیمان ہی جون چراغ

مسند پہ عاقبت کے وہ ہے بادشاہ وقت
جس دل کی انجمن مین کہ ایمان ہے جون چراغ

عالم کی دوستی سے ہی نفرت ولی کو نت
ہر آشنا کے دم سے گریزان ہے جون چراغ

پڑی جو نظر چشم دلبر طرف
ہوا ہوش یکبارگی بر طرف

اگر ابرو تجکو درکار ہی
تجا خوبریون کے کشور طرف

گھلے دیکھ کر لب کا آب حیات
کرے یک نظر گر وہ شکر طرف

زبس مین ملاحت کا مشتاق ہون
پڑا شور مجھ عشق کا ہر طرف

ولی کو نہین مال کی آرزو
خدا دوست دیکھے ہین کب زر طرف

ترے فراق مین گلگر ہوا ہون ایسا ضعیف
بجا ہی تن کو اگر بال سے کہون مین ردیف

چمن مین دہر کے ہرگز نہین ہوا معلوم
کہ کب ہے فصل ربیع اور کہان ہے فصل خریف

کرم سے اپنے طرف میری ٹک نگاہ کرے
وہ شاہ حسن سے بس ہے مجھے یہی تشریف

تیرے رقیب سے عاشق کو دیکھے کیون نسبت
کہ ہی فراق مین جون فرق درکثیف و لطیف

عجب نہین جو مصنف پہ آفرین سے کہئے

ولی جو کوئی کہ اس وضع کی سنے تصنیف

نہ کر سکون ترے اک تار زلف کی تعریف
عجب نہین جو فلک پر خط شعاعی دیکھ
لطیف وقت پہ ہی زیب بخش محفل ہی
عجب نہین جو سخن کہر با ہو کھنچے سن مجھے

کرون ہزار کتا بین ثنا مین گر تصنیف
ورق پہ مہر کے لکھین اگر تری تعریف
سدا گلاب مین ہرگز نہین ہی بوئے لطیف
کہ مجکو عشق نے اپ کاہ سا کیا ہی ضعیف

کیا ہون بر مین اپس کے لباس عبرانی
ولی برہ سے نے مجھے یہہ قبا دیا تشریف

ترے بن نہین اور میرا رفیق
کجا بزم اغیار مین شمع رو
ترے لب کی الفت سے اے نازنین
گواہی یہہ دی رت بازون نے آج

تو روز ازل سے ہی میرا شفیق
کہ اہل وفا کا نہین یہہ طریق
ہوا ہی میرا دل دکان عقیق
ہی شمشاد تیرا غلام عتیق

ولی منزل عاقبت مین ترا
نہین کوئی حسن عمل بن رفیق

ای صنم تیرے رخ کی وہ ہی چمک
دیکھ تجھ مین جناب حق کا ظہور
دیکھ کر اس دہن کی تنگی کو
تیرے لب کا حقوق ہی مجھ پر

منفعل ہی مدام شمس فلک
ہین دعاگو فلک تک سارے ملک
عالمون کو پڑا ہی دل مین شک
کیون بھلاؤن مین دل سے حق نمک

ای ولی جب نظر مین وہ آیا
نقش سب ماسوا کے ہو گئے حک

اس زلف اور دہن مین ہے مختصر مطول
گلزار مین نکل کر گلگشت اگر کرے تو

تو صاحب درس ہی بوجھا ہون روز اول
تجھ گلبدن کے دیکھے سب گل پڑینگے گل گل

سب خلق کے مصوّر تصویر دیکھ تیری — حیرت مین جا پڑے ہین لکھنا رہا معطل
اوس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش بھولے — بوٹے سے قد پہ پستان ہی نخل سحر کا پھل
ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے اما — تجھ راز کا معما جگ مین رہا ہے اجھل
خوشبو مین ہی مغرّق گل پیرہن ہمارا — ہی عطر مین بسایا اب مقنع چھلا چھل
دلسوز احمدی کی کر خاک پا کو سرمہ — شمع حرم کا گرچہ منظور ہووے کاجل

ای شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سے
تجھ بیوفا کے غم سے دائم ولی ہی بیکل

چمن مین گیا جب سے وہ نونہال — ہوا سرو اوس سرو قد سے نہال
ہوا تب سے خاطر نشان جب سے جان — تیرے تیر کی دل کو بھائی ہی بھال
نہین چین تجھ بن مجھے اک گھڑی — میرے حق مین ہر ماہ گویا ہی سال
لیا سرو نے گرچہ قمری کا دل — تیرے قد کی لیکن نرالی ہی چال
تیرے عشق نے خم کیا ہی مجھے — میرے حال پر زلف تیری ہی دال
میرے دل کو جون گوشے گردان کیا — کہون کیا اوس ابرو کے جوگا نکا حال
جہان مین پھرا لیکن ای باحیا — نپایا یا ہی آئینہ تیرا مثال
نہ ڈر روز محشر سے سید کو ہی — کہ آل نبیؐ کو نہ آوے گی آلؐ
طمع مال کی سربسر عیب ہی — خیالات گنج جہان سر سے ٹال
بھروسا نہین دولت تیز کا — عجب کیا کہ تا ظہر آوے زوال
جو غصہ مین آیا وہ آتش مزاج — کیا آب عشاق کے دلکو گال
تجھے زلف صیاد دیتا ہی سیج — نہ اس دام کے ہاتھ سے دلکو ٹال

ولی شعر میرا سراپا ہے درد
خط و خال کی بات ہی خال خال

مدت

مدت ہوئی صنم نے دکھایا نہین جمال
دکھلا کے قد کو بھی نہین مجکو کیا نہال

ای عہد عاشقان میری جانب کبھی تو دیکھ
ہون ابرؤونکی یاد سے لاغر مین جون ہلال

برجا ہی گرچہ ہم پہ تصدق ہو مشتری
بولا ترے جمال کو خورشید بے زوال

ممکن نہین کہ بدر ہو نقصان سے آشنا
لاوے اگر خیال مین اس حسن کا جمال

وہ دل کہ تھا جو سوختہ آتش جمال
ہی سوز عشق زلف سے آتش رسیدہ بال

گر مضطرب ہے عاشق بیدل عجب نہین
آنکھونکو تیری دیکھکے وحشی ہوئے غزال

کھویا ہی گلرخون نے رعونت سے آب و رنگ
گردنکشی ہی شمع کی پروانہ پر و بال

فیض نسیم مہر و وفا سے جہان مین
گلزار تجھ بہار کا ہی ابتلک بحال

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سے ولی
یکبار اس غزل کو سنے گر سر پر لال

دل کی مچھلی پر ہی پھینکا عشق نے جنجال جال
دام مین اس زلف کے ہی مرغ دل بیحال حال

ای ستمگر عاشقونپر تو نکر جور و ستم
خیر اور شر کی حقیقت مین ہی اکمثقال قال

خط نہین آغاز اوس رخسار کے یہہ آس پاس
حسن کے لینے کو یہہ آئے ہین استقبال بال

مفلسونکو عاقبت کے ہی نہین درکار زر
حق کی بخشش سے اُسے یہہ بس ہے نیک اعمال مال

ای ولی حق کی طلب یہہ دولت عظمی ہے بس
عشق سینے کے خزینے سے ہی مالا مال مال

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہی یہہ خال
حوض کوثر پہ یا کھڑا ہی بلال

یون ہی عاشق اسکی صورت کا
جیسے قربان اوسپہ ہی تمثال

اسکے رخ کی شعاع کا کرتا ہی
ہر سحر آفتاب استقبال

کچھ نہین مال و زر کی مجکو طمع
شوق سے اوسکے دل ہی مالا مال

ای ولی پی سے مٹھے محبت کو

گر ہی رمضان یا مہ شوال

دیکھ کر تیرے یہہ چھنڈولے بال
رشک سے جل گئے ہین کالے کال

جب کہ ابرو کی تو کمان کھینچے
تیر مژگان کی یہوے بھال سنبھال

زلف کے پیچ دیکھ کر سنبل
پیچ اور تاب مین ہی ڈوالے ڈال

صید بازون نے اس نگاہ کا دام
دیکھے آتش مین غم کے جالے جال

اس ولی پر نظر رحم کی کر
ہی یہہ تقصیروار بالے بال

عبارت زلف سے تیری ہی سنبل
ہوا تیری کمر مین گم تامل

تیرے رخ کے چمن کو یاد کر کر
دیا لالہ نے اپنے دل پہ اب گل

وہ ہووے موج بحر حسن بیشک
اگر رخسار پر چھوڑے وہ کاکل

تیرے رخسار و لب کو دیکھ ایشمع
ہوئے دیوانہ سب طوطی و بلبل

مین دیکھا ہون نگاہ دل سے ایشوخ
تیری آنکھون سے پہنچا ہی تغافل

کیا اس دور مین ای جلوۂ مست
تیری آنکھون نے کار نشۂ مل

ہوا زنجیر بند دام عاشق
تیری زلفون کے ہر حلقہ مین سنبل

ولی تیری گلی کو دیکھ بولا
یہی ہی ہند اور کشمیر و کابل

میری نگہ کی رہ پہ ای فرخندہ فال چل
ہی روز عید آج ای ابرو ہلال چل

ای نور بہر نظر تیری آنکھون کی دید کو
شہر ختن سے شک نہین آوے غزال چل

ممکن نہین ہی تن کی طرف اسکی بازگشت
جو دل گیا سوئے صنم مہ جمال چل

زلفون مین اسکے دیکھا ہی مین نے سواد ہند
اس راہ مار پیچ مین ایدل سنبھال چل

ای بیخبر اگر ہی بزرگی کی آرزو
دنیا کے رہگذر مین بزرگون کی چال چل

گر

گر عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت — خوش خصلتی کی ملک مین اے نخوت شعار چل
مرشد کی منزلت مین اگر عزم جزم ہے — سایہ کی طرح پیر کے دنبال چال چل

آیا تیری طرف جو ولی تو عجب نہین
آتے ہین تیرے کوچے مین صاحب کمال چل

کہون کس سے عزیزو جا کے دردِ بے نشان دل — نہین یک گوش محرم تا سنے آہ و فغان دل
غبارِ خاطرِ غمناک سے مجھ پر ہوا ظاہر — نہین ہے اور غیر از درد بارِ کاروان دل
بلا تب سے ہوئی ہے راہ اظہارِ شکایت کی — خیال خالِ خوبان تب سے ہے مُہرِ دہانِ دل
پڑی اوس زلف کافر کیش پر جب سے نظر میری — صنم تب سے گئی ہے ہاتھ سے میرے عنانِ دل

بیان سینہ چاکان ایولی کیونکر سُنے ہر اک
کہ بوئے گل سے نازک تر ہے آہنگ زبانِ دل

اس بیوفا کے سنگ سے ہے پارہ پارہ دل — ریزش مین اب جفا سے ہے مثل ستارہ دل
لرزان ہے تب سے رعشۂ سیماب کی نمط — جب سے تیری پلک کا کرے ہے نظارہ دل
اس رخ کے آفتاب کی گرمی کو دیکھ کر — جل شوق کی جلن سے ہوا جون شرارہ دل
بیشک شفائے خاطرِ بیمار تب ہو خوب — تجھ لب کی حُبِّ طب سے اگر پائے چارہ دل

اُترے اگرچہ صدر ولی کے محل مین تو
دیکھے تیرے جمال کو پھر پھر دوبارہ دل

رخ پر ہے تیرے رنگِ شراب ایاغ گل — ہے زلف تیری حلقۂ دودِ چراغ گل
معشوق کو ضرر نہین عاشق کی آہ سے — بجھتا نہین ہے باد صبا سے چراغ گل
رہتا ہے دل صنم کے تفحص مین رات دن — ہے کار عندلیب ہمیشہ سراغ گل
عاشق مدام حال پریشان سے شاد ہے — آشفتگی کے بیچ ہے دایم چراغ گل
داغون سے ہو گیا ہے چمن زار دل مرا — اے شوخ آکے دیکھ تماشائے باغ گل

جلتے ہین اُسکے شوق مین عشاق رات دن
ہے بلبلون کے دلمین شب و روز داغ گل

یون ہے سخن مین نشۂ معنی ترے ولی
جون رنگ و بوے مے سے ہے لبریز ایاغ گل

اس شمع نے روشن کیا جب انجمن گل
اپنے گل مقصود کو پایا چمن گل

ای غنچہ دہان نام ترا جب سے لیا ہے
اُس آن سے خوش باس ہوا ہے دہن گل

بازار مین شاید کہ کرے سیر سمن رو
اسواسطے بازار ہوا ہے وطن گل

زخمی کیا جب سے کہ تیری تیغ ادا نے
آلودۂ خون تب سے ہوا پیرہن گل

اس دل پہ ولی دلبر رنگین کی حقیقت
مخفی نہین بلبل کے اُپر جون سخن گل

صنم کے لعل پر وقت تکلم
رگ یاقوت ہے موج تبسم

صنم مکتب مین جب آیا تو ہر ایک
ہوا ہے سہو تعلیم و تعلم

سمجھ کر بات کر اہمدرد ناصح
نصیحت عاشقون کی ہے تحکم

نجا آنکھو نمین آ دلمین میرے شوخ
کہ ہے خلوت مین اوسکے خوف مردم

ہوئے اشک ولی ازبسکہ جاری
اُٹھا امواج دریا مین تلاطم

غم ترا ہے قوت کھاتا ہون محبت کی قسم
نی غم دنیا ہے ترے غم کے راحت کی قسم

ای گل باغ نزاکت باغ مین امکان کے
تجھ سا کم دیکھا ہے بس تیری نزاکت کی قسم

آئینہ رو جب سے دیکھی ہے تیری تصویر کو
گلرخان جب سے ہوئے تصویر حیرت کی قسم

عاشقان ای رشک لیلی دیکھ تجھ کو رم ہوئے
مثل مجنون ہین بیابان گرد وحشت کی قسم

ای ولی اوس دلربا کو کہہ کہ میرے حال پر
لطف سے کر یکنظر تجھ کو مروت کی قسم

زلف اسکی دو خم ہے خم کی قسم
چشم معشوق جم ہے جسم کی قسم

ای صنم مجھ سے کیون نہین ملتا
لعل تیرے دو قم ہے قم کی قسم

دل ہے پہ نوبت پریشانی
نین میرے دو یم ہین یم کی قسم

کیا وفا دار ہے سجن صاحب
جسکو دیکھو سو دم ہے دم کی قسم

ہے ولی کی زبان مین شیرینی
اثر شعر سم ہے سم کی قسم

جون گل شگفتہ رو ہین سخن کے چمن مین ہم
جون شمع سربلند ہین ہر انجمن مین ہم

ہم پاس آکے بات نظاریکی مت کرو
رکھتے نہین نظیر اپکے سخن مین ہم

ہین یاد داستان محبت ہزار ہا
استاد بلبلان کے ہین ہر اک چمن مین ہم

خوبان دہر جان سے ملتے ہین اپنے ساتھ
کامل ہوئے ہین بسکہ محبت کے فن مین ہم

اس شوخ شعلہ رنگ سے جب سے لگن لگی
جلتے ہین تب سے شمع نمط اس لگن مین ہم

اکبار ہنس کے بول صنم ورنہ حشر تک
جون برق بیقرار رہینگے کفن مین ہم

ہرچند جگ کے بخت سیاہ ہو نین ہین ولے
کاجل ہو جا بسے ہین صنم کے نین مین ہم

سر نیچے تب سے تیشہ سا فرہاد نے کیا
باندھے ہین جی کو جب سے کہ شیرین سخن مین ہم

دونون جہان ہوئے ہین فراموش ای ولی
رکھتے ہین جب سے یاد تری اپنے من مین ہم

شراب شوق سے سرشار ہین ہم
کہین بیخود کہین ہشیار ہین ہم

دورنگی سے تری ای سرو رعنا
کہین راضی کہین بیزار ہین ہم

تیری تسخیر کرنے کو سمن بر
کہین نادان کہین عیار ہین ہم

صنم تیری نین کی آرزو مین
کہین سالم کہین بیمار ہین ہم

ولی وصل و جدائی سے صنم کی

کہان صحرا کہان گلزار ہین ہم

جلون اب عشق کی آتش مین مین تا چند ایظالم ۔۔۔ شتابی آ کہ جی تجھ پر کرون اسپند ایظالم

خوش ابرو جون نگہ رکھتے ہین آنکھون مین مجھے تب سے ۔۔۔ تیری آنکھون کے دوریکا ہوا ہون بند ایظالم

پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کیون او سے ۔۔۔ تری زلفون سے جسکے دلکو ہے پیوند ایظالم

تیرے رخسار کے جلوے سے آئینہ ہے حیرت مین ۔۔۔ مجھے اب حسن کے حیرت کی ہے سوگند ایظالم

ولی کے شورش دل کا مداوا کر سکین حکما
تیرے رخسار و لب سے گر ملے گلقند ایظالم

دل کو لے تجھ کو دلبری کی قسم ۔۔۔ کھول آنکھون کو ساحری کی قسم

بیت برجستہ معنی رنگین ۔۔۔ ہے تیری چشم عبہری کی قسم

ہے بہت جھلجھلاہٹ اوس رخ پر ۔۔۔ مجکو اوس چہرۂ زری کی قسم

ہے تصور ترا مرے دل مین ۔۔۔ رات دن شیشہ و پری کی قسم

تک ولی کو صنم گلے تو لگا
ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

مین سورۂ اخلاص تیرے رو سے لکھا ہون ۔۔۔ بسم اللہ دیوان تجھ ابرو سے لکھا ہون

اس چشم کی تعریف کو آنکھون پہ ہرن کی ۔۔۔ اکثر قلم نرگس جادو سے لکھا ہون

ای موئے میان وصف تیرے مو میان کے ۔۔۔ چیتے کی کمر پر قلم مو سے لکھا ہون

تجھ طرۂ طرار کی تعریف کو ایشوخ ۔۔۔ سنبل کے چمن مین گل خوشبو سے لکھا ہون

اس مردمک چشم پہ احوال ولی کا
پلکون کا قلم کر کے مین آنسو سے لکھا ہون

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہون ۔۔۔ یہہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہون

مجھ عاشق یکرنگ سے دو رنگ ہوا تو ۔۔۔ تیری یہہ دورنگی گل رعنا پہ لکھا ہون

یک تل نہین آرام ترے تل کے سبب سے
یہہ صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہون

ہرگز نہ کیا نرم صنم دلکو اپس کے
یہہ سنگدلی تختۂ خارا پہ لکھا ہون

اے مردمک چشم ترے انکھونکی لالی
نرگس کے قلم سے گل لالہ پہ لکھا ہون

اعجاز ترے اس خط روشن کا سرِ سخن
جون خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہون

اس نرگس مخمور کی کیفیت مستی
اکثر سطر کاغذ صہبا پہ لکھا ہون

اس سنبل پر پیچ کی خوبی مین کئی سطر
موجون کی طرح صفحۂ دریا پہ لکھا ہون

اے آہ بلندی تجھے اس قد کا سبب ہے
تنخواہ تیری عالم بالا پہ لکھا ہون

تم نے جو قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہہ نقش قدم صفحۂ سیما لکھا ہون

تجھ عشق مین دیکھا ہی یہہ دل وسعت منزل
یہہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہون

اسکے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ
صنعت سے ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہون

قد پر ترے جب سے پڑی دلبر نگاہ عاشقان
تب سے گئی طوبی تلک جون تیر آہ عاشقان

جب سے ترا منہہ دیکھ کر معشوق سب عاشق ہوئے
تب سے تو ملک حسن مین ہے بادشاہ عاشقان

ساعت شناسان دنگ ہین عشاق کے احوال سے
یکیک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہ عاشقان

منزل پہ سالک جا پہنچے ہین اس حسن کے پرتو سے
رخسار روشن ہے ترا کیا شمع راہ عاشقان

وہ یوسف کنعان دل کس کا رد امین ہے ولی
جسکے زنخدانکو جہان کہتا ہی چاہ عاشقان

شیرین سخن کہوے اگر وہ دلبر شیرین زبان
ہو ماہ مصری جون شکر آب خجالت مین نہان

زہرہ جبینان جہان آوین برنگ مشتری
گر ناز سے بازار مین نکلے وہ ماہ مہربان

پڑھنا مطول کا کیا اس نے درس مین مختصر
تیری زبان سے جب سنا علم معانی کا بیان

اے نور چشم عاشقان تیری صفت کب کر سکین
گر مردم بینا کو ہو مانند مژگان صد زبان

دیکھا ہون دریائے جنون تجھ آشنائی مین بنا
ہے چشم کے پردے میری کشتی کو تیرے بادبان

دل بند ہے غنچہ نمط تیرے دہن کی فکر مین
ہے تیرے لب کی یاد سے ہر اشک رشک ارغوان

تیری نگہ کی تیغ سے زخمی ہے جلاد فلک
تیری بھوونکے سہم سے خم ہے کمان آسمان

اشکونکی سرخی دیکھ کر یاقوت ہے خونین جگر
اور زعفران ہے زرد رو دیکھے سے رنگ عاشقان

ای نوبہار خوش لقا جب سے ہوا ہے تو جدا
تجھ بن ہے دل کے باغ مین اول سے آخر تک خزان

ہر روز تیرے ہجر مین رہتے ہین باب چشم وا
تا دزد خواب آوے نہین پتلی ہے اسمین پاسبان

یون دوستون کے ہجر سے ہین داغ سینۂ ولی
صحرا کے دامن کے اوپر جون نقش پائے رہروان

کیون نہووے عشق سے آباد سب ہندوستان
حسن کے دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خان

پیچ و تاب بیدلان اسوقت مین بیجا نہین
لٹ پٹی دستار سے آتا ہے وہ نازک میان

دل ہوئے بیتاب مانند سپند آتش قدم
جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عنان

کیون نہو بیتابی عشاق کا بازار گرم
ہے نگاہ شوخ سرکش فتنۂ آخر زمان

جسطرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بینظیر
صبح کے مانند ہووے رنگ روئے گلرخان

کب نظر آویگا یارب وہ جوان سرو قد
جسکے ابرو کے تصور نے کیا مثل کمان

ای ولی گر مہربان ہووے چمن آرائے حسن
خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جنان

یہہ خط اس رخ کے گلشن مین ہے مثل سبزۂ ریحان
ورق پر حسن کے دیکھو لکھے ہے یہہ خط ریحان

جو اس خط کی غلامی مین کیا ہے ترک فرمانکو
تو اوسکا باغ عالم مین ہوا ہے نام نافرمان

جو اس یاقوت لب کا خط ہوا مشہور عالم مین
رہا یاقوت خط لیکر اپس کا جگ مین ہو حیران

ترا خط دایرہ ہے جیم کا اور خال تہوڑیکا
بلا شک جیم کا نقطہ ہے سنلو ای سخندانان

ولی یہہ دایرہ خط کا ہے بیشک حسن کا قلعہ

اور

اور اس قلعہ کے اندر ہے تحمل کا شہ شاہاں

قسمت تری ہے حق پہ نہ ہونا امید یاں
اس قفل کو نہ غیر توکل کلید یاں

سختی کے بعد عیش کا امیدوار رہ
آخر ہے روزہ دار کو اک روز عید یاں

ظلمات غم میں تجکو ملے گا خوشی کا خضر
دامن تلے ہے رات کے روز سفید یاں

سب کام اپکے سونپ کے بے فکر ہو میاں
یہہ ہے تمام مقصد گفت و شنید یاں

حاجت اپسکی کہنہ و نو اس سے کہہ ولی
محتاج جسکے سب ہیں قدیم و جدید یاں

قرار کیوں ہو میسر دلکو ای سجن تجھہ بن
ہوئی ہے آہ میرے دلمیں شعلہ زن تجھہ بن

شتاب باغمیں آ ای گل بہشتی رو
کہ بلبلوں کو جہنم ہوا چمن تجھہ بن

چمن کی سیر سے نفرت ہے اس سبب کہ مجھے
سفید داغ سے مکروہ ہے سمن تجھہ بن

ای رشک چشمہ خضر اپنی شمع رخ دکھلا
کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھہ بن

نکر تغافلی ای مصر حسن کے یوسف
مثال دیدۂ یعقوب ہے نین تجھہ بن

قران ہوویگا کب مجھسے تیرا زہرہ جبیں
ہے حق میں میرے ہر اک آن سو قرن تجھہ بن

ولی کے دل کی حقیقت بیان کیونکہ کروں
گرہ ہوا ہے زبان پر میری بچن تجھہ بن

فرش گر عاشق کرے رہ میں تیری اپنے نین
تو نزاکت سے قدم اوپر نہ رکھے گلبدن

شمع لے انگشت حیرت منہہ میں سر تا پا جلی
تو نے شمع رخ سے روشن جسگھڑی کی انجمن

ان لبوں کی رنگ کی خوبی کا کیا ہووے بیان
چشم عاشق جس سے ہے کان بدخشان و یمن

خط کتیں رحل زمرد منہہ کتیں اہل فضل
مصحف گل کیکے اب کرسی پہ بٹھلائے سخن

پھول کی پنکھڑی پہ جوں مارے ہے اچھگل رنگ نے
دل نے لو پکڑا ہے تیرا دامن ای گل پیرہن

منہہ پہ شیریں کے دلمیں سنگین حال معشوق کا دیکھہ
کیوں نمارے غم سے تیشہ سر پہ اپنے کوہکن

ای ولی اسکی گلی دل یاد کرتا ہی مدام
کیون نہ آوے یاد ہی ایمان الحب الوطن

صدق ہی آب و رنگ گلشن دین
پاکبازی ہی شمع راہ یقین

خوشہ چین جمال دلبر ہی
خرمن ماہ و خوشۂ پروین

ہی تیرے لب سے ای شکر گفتار
بات کہنی نبات سے شیرین

قد سے تیرے عیان ہی ایجانان
صورت ناز و معنی تمکین

بسکہ رویا ہون یاد کرکے تجھے
چشم میری ہی دامن گلچین

زلف تیری ہی ایوفا دشمن
دشمن دین و دشمن آئین

ایولی تب نہان ہو لیل فراق
جب عیان ہووہ آفتاب جبین

دل ہوا ہی میرا خراب سخن
دیکھ کر حسن بیحجاب سخن

بزم معنی مین سرخوشی ہی اُسے
جسکو ہی نشۂ شراب سخن

راہ مضمون تازہ بند نہین
تا قیامت کھلا ہی باب سخن

جلوہ پیرا ہو شاہد معنی
جب زبان سے اُٹھے نقاب سخن

گوہر اوسکی نظر مین ہی پتھر
جسنے دیکھا ہی آب و تاب سخن

ہرزہ گو یونکی بات کیون وہ سنے
جو سُنے نغمۂ رباب سخن

ہی تیری بات ای نزاکت فہم
لوح دیباچۂ کتاب سخن

ہی سخن خلق مین عدیم المثل
جز سخن کیا ہو پھر جواب سخن

لفظ رنگین ہی مطلع رنگین
نور معنی ہی آفتاب سخن

شعر فہمون کی دیکھ کر گرمی
دل میرا ہو گیا کباب سخن

عرفی و انوری و خاقانی
مجکو دیتے ہین سب حساب سخن

ای ولی دردسر کا تب ہو علاج
جب ملے صندل و گلاب سخن

سحر پرواز ہی پیا کی نین
ہوش دشمن ہین خوش ادا کی نین

ایدل اوسکی ادائی سنبھال کے جا
تیغ بر کف ہی میرزا کی نین

دل ہوا آج مجھسے بیگانہ
دیکھ اوس رمز آشنا کی نین

جگمین اپنا نظیر رکھتے نہین
دلبری مین وہ دلربا کی نین

نرگستان کو دیکھنے مت جا
دیکھ اوس نرگسی قبا کی نین

وہ ہی گلزار ابرو کا گل
حق نے جسکو دیا حیا کی نین

ای ولی کس سے اب کرون فریاد
ظلم کرتی ہی بیوفا کی نین

گریۂ عشاق سے خندان ہی باغ بزم حسن
سوز پروانے سے روشن ہی چراغ بزم حسن

بیخبر ہین اس گلی سے اس سبب ایگلبدن
بلبلین کرتی ہین گلشن مین چراغ بزم حسن

عاشقان اس آتش رخسار کے چہرہ پہ آب
پیچ و تاب حسن ہی دود چراغ بزم حسن

جنکی مجلس کو جب روشن کیا اے شمع رو
خوبرویان سب ہوئے جون لالہ داغ بزم حسن

آتش فرقت سے گل پانی ہوا ہی مغز شمع
وہ صنم جب سے ہوا عالی دماغ بزم حسن

حرف کہتا ہی ولی عالم مین اب نقاش طبع
عیش کی تصویر مین رنگ فراغ بزم حسن

ہوا ہی جب سے تیرا دل سوار آتش حسن
سپند وار ہی دل بیقرار آتش حسن

ہنوز حسن کی گرمی بجا ہی ایگلرو
خط سیاہ ہی تیرا حصار آتش حسن

یہہ خط کو دود نمط دیکھ کر ہوا معلوم
کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن

او شمع بزم ادا بر مین کر لباس زری
ہی آفتاب نمط شعلہ زار آتش حسن

نہین ہے کسوت زر شعلہ قد کے قامت پر
یہہ ہر طرف سے اوٹھے ہے شرار آتش حسن

صنم کو دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا
نگاہِ تیز نگاہان ہے خار آتش حسن

ولی کیا ہون نظر بسکہ اوس پریرو پر
ہوا کباب سمط دل شکارِ آتشِ حسن

خوبی اعجاز حسن یار گر انشا کرون
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کرون

پہنچے جا کر کعبۂ مقصود کو کشتی چشم
فیض سے اشکون کے دریا کو مگر پیدا کرون

کیا کہون اس قد کی خوبی سرو عریان کے حضور
خود بخود رسوا ہے اسکو پھر مین کیا رسوا کرون

ہندوئے زلف پریرو ہے پریشانی فروش
پیچ دیوے مجکو سودا مین اگر سودا کرون

سنگدل کے دل پہ ہووے نقش جون نقش نگین
آہ کا لیکر قلم گر درد دل انشا کرون

جب کرون توصیف تیرے جامۂ گلرنگ کی
جامہ زیبون کو برنگ صورت دیبا کرون

رانکو آون اگر تیری گلی مین ای حبیب
زیور لب ذکر سبحان الذی اسرا کرون

آرزو دل مین یہی ہے وقت مرنے کے ولی
سرو قد کو دیکھ سیر عالم بالا کرون

صنم کی انتظاری مین رہین ہر دم کھلی انکھین
مثال شمع تیرے غم سے رو رو بہہ چلی انکھین

تیرے بن رات دن پھرتی ہین بن بن گلشن کے تمنا
اپس کے منہہ کے اوپر رکھ کر نکی بانسلی انکھین

تحیر ہے تیرے خد کے تصور مین ان اشکون کو
تماشے مین تیری جون آرسی ہین صیقلی انکھین

تیری انکھون پہ گر آہو تصدق ہو تو حیرت کیا
کہ اوسکو دیکھ کر گلشن مین نرگس نے ملی انکھین

ادے سو نچھے ہین مضمون حسن خوبی اور لطافت کے
کہ گویا دلمین رکھتی ہے سدا فکر ولی انکھین

فدائے دلبر رنگین ادا ہون
شہید شاہد گلگون قبا ہون

ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہین ذوق
سخن کے آشنا کا آشنا ہون

کیا ہی ترک نرگس کا تماشا — طلبگار نگاہ باحیا ہون
سدا رکھتا ہون شوق اسکے سخن کا — ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہون
نہ کر شمشاد کی تعریف مجھ پاس — کہ مین اوس سرو قد کا مبتلا ہون
یہہ کی ہی عرض اوس خورشید رو سے — تو شاہ حسن ہی تیرا گدا ہون

قدم پر اسکے رکھتا ہون سدا سر
ولی ہم مشرب رنگ حنا ہون

مین عاشقی مین تب سے افسانہ ہو رہا ہون — تیری نگہ کا جب سے دیوانہ ہو رہا ہون
گرمی کی بات مت کر اے شمع بزم خوبی — مدت سے تیرے رخ کا پروانہ ہو رہا ہون
شاید وہ گنج خوبی آوے کسی طرف سے — اسواسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہون
ہرگز نہین سنونگا ناصح تری نصیحت — مین جام عشق پیکر مستانہ ہو رہا ہون

کس سے ولی اپس کا احوال جا کے بولون
سر تا قدم مین غم سے غمخانہ ہو رہا ہون

باطن کی گرد دہوائے سے پار کر رکھون — اپنے سخن کا اسکو خریدار کر رکھون
اوسکی ادا و ناز کی خوبی کا کر بیان — ہر خوبرو کو صورت دیوار کر رکھون
لایق ہی گر وہ شوخ کہے آج فخر سے — آوے اگر پری تو پرستار کر رکھون
تسبیح تیری زلف کو کہتے ہین عاشقان — اک تار دے تو رشتۂ زنار کر رکھون
تیرے خیال آنے کی پاؤن اگر خبر — سینے کو داغ عشق سے گلزار کر رکھون

ایسے نصیب میرے کہان ای ولی کہ آج
وہ گلبدن کہے کہ گلے ہار کر رکھون

آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب مین — طاقت جواب کی نہ رہے آفتاب مین
دونون جہان کو مست کرے ایکجام مین — آنکھون کا تیری عکس پڑے گر شراب مین

رخسار دلربا کی صفائی ہو کیا بیان
مخمل نے اوس صفا کو نہ دیکھا ہی خواب مین

اس حسن شعلہ بار کی تعریف کیا کہون
سینکے کی تاب آج نہین آفتاب مین

طاقت نہین کہ تیری ادا کا بیان کرے
ہی گرچہ بینظیر عطارد حساب مین

اُس زلف حلقہ دار مین مانند عاشقان
گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب مین

اُس حسن آبدار کی تعریف کیا کہون
موتی ہوا ہی غرق اُسے دیکھہ آب مین

تیری نگاہ مست کہ ہی جام بیخودی
رکھتی ہی کیفیت کہ نہین وہ شراب مین

تیری بھوؤن کے رتبۂ عالی کو دیکھکر
بر جا ہی گر ہلال چلے تجھہ رکاب مین

رکھتے ہین اُس سے گلبدنین رغبت ابِ تمام
شاید تیرے عرق کا اثر ہی گلاب مین

ایدل شتاب چل کہ تماشے کی بات ہی
بیٹھا ہی آفتاب نکل ماہتاب مین

ملنا بجا نہین ہی مخالف سے ایک آن
اس تان کو بجائے ربابی رباب مین

میری دل برشتہ مین محشر کا شور ہے
ہی کچھہ نمک کا شاید اثر اس کباب مین

آوے وہ نوبہار اگر بر سر سخن
طوطی کو لاجواب کرے اک جواب مین

ہرگز نہین ہی خشت سے فرق اسکو اے ولی
خوش طلعتون کی بات نہین جس کتاب مین

ہی بسکہ آب و رنگ و حیا خوش لباس مین
آتا نہین کسی کے خیال و قیاس مین

ایسا ہی اِس گروہ مین وہ سرو نازنین
گویا گل خوش آب کا جلوہ ہو گھاس مین

اُن ابروؤن کو جانکے شمشیر آبدار
اہل ہوس کی عقل ہی دایم ہراس مین

آوے فلک سے زہرہ اُتر کر وہ نغمہ چین
اک تان گاوے رام کلی یا بھباس مین

جاتا ہون باغ یاد مین اوس چشم کے ولی
شاید کہ بو اُسی کی ہو نرگس کی باس مین

اوس گل کو جسنے دیکھا ہی اکرم کے باغ مین
پہنچی ہی خوشبو عشق کی اسکے دماغ مین

کھویا تری نگاہ نے عالم کے ہوش کو
اوس لب کا آب و رنگ جو کچھ خط سے ہے عیان
جو آتش فراق سے سینہ ہی جل گیا

گردش عجب ہے تیری نین کے ایاغ مین
ہرگز وہ آب و رنگ نہین شب چراغ مین
فی الجملہ اوس کا رنگ ہی لالہ کے داغ مین

تیرے خیال وصل سے غافل نہین ولی
رہتا ہی راتدن وہ اسیکے سراغ مین

رکھتا ہون شمع آہ صنم کے فراق مین
آب حیات وصل سے سینہ کو سرد کر
سنکر خبر صبا سے گریبانکو چاک کر
ای دل عقیق لب کے بہا آئے ہین مشتری

حاجت نہین چراغ کی میرے رواق مین
جلتا ہون راتدن مین تمہارے فراق مین
نکلے ہی گل چمن سے ترے اشتیاق مین
ہوئی ہی تو جھہ زہرہ جبین کی طلاق مین

تیرے سخن کے نغمۂ رنگین کو سن ولی
ڈوبا عرق کے بیچ عراقی عراق مین

جبتک نہ دیکھا تھا تجھے دلبر سند کے اوراق مین
تیرے حسن کو دیکھ کر ای نو بہار عاشقان
مشرق سے مغرب تک سے اپھرتا ہی ہر ہر گھر و
ای صبح تجکو نین خبر اوس مطلع انوار کی
آیا ہی تب سے دید مین وہ نور چشم عاشقان

تیری بھوؤنکو دیکھ کر جزدان چھوڑا طاق مین
جون غنچۂ گل ہر سحر جاتا ہون استغراق مین
دیکھا نہ اتبک پھر نے ثانی تیرا آفاق مین
ہرچند عالمگیر ہی تو حکمت اشراق مین
جون نور بستا ہی سدا تجھہ دیدۂ مشتاق مین

تیری تواضع دیکھکر ہر جا ہی ایجان ولی
گر بو علی سینا لکھے دفتر تیرے اخلاق مین

ہوا تو خسرو ملک سخن شیرین مقالی مین
جو کیفیت ہی مستی کی تری آنکھون مین ظالم
تیری زلفون کے حلقہ مین ہی یون شمع رخ روشن

عیان ہی بدر کی معنی تیری صاحب کمالی مین
نہین وہ رنگ وہ مستی شراب پرتگالی مین
کہ جیسا گھر مین ہندو کے دیا ہووے دوالی مین

اگرچہ ہر سخن میرا ہی آب خضر سے شیرین
وے لذت زلالی ہی صنم کے لب کی پانی مین
کہوا وس نور چشم و پستہ لب کو آشتابی سے
کہ جون بادام کے دو مغز ہو وین ایکتھالی مین
نظر مین کب ہے مردونکی جلالت اہل زینت کی
نہین دیکھا کبھی رنگ شجاعت شیر قالی مین

وے کے ہر سخن کا وہ ہوا ہی موبمو خواہان
جو کوئی پایا ہی لذت اون بھونوں کے شعر حالی مین

چھپا ہون مین صدائے بانسلی مین
کہ جاتا ہون پر پرو کی گلی مین
عیان ہے رنگ کی شوخی سے لیشوخ
بدن تیرا قبائے صندلی مین
نہین طاقت مجھے آنے کی باہر
بزور آہ پہنچا اس گلی مین
جو ہی تیرے گلے مین رنگ و خوبی
کہان یہہ رنگ یہہ خوبی کلی مین
کیا جون لفظ معنی مین سمن رو
مقام اپنا دل و جان ولی مین

ولہ

دل نے تسخیر کیا شوخکو حیرانی مین
آرسی شہرۂ عالم ہی پریخوانی مین
خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کو
نشۂ ہوش ہی اس بادہ ریحانی مین
جو ہر آئینہ اس خط کی سیاحت کی خبر
موج گوہر کی طرح غرق ہوا پانی مین
خط کا آخر کو ہوا رخ پہ پریرو کے گذر
مور کو راہ ملی ملک سلیمانی مین
دل بیتاب کہ اک آن نہین اوسکو قرار
زلف دلدار سوا تیری پریشانی مین
گلرخان بات مجھے دلکی کہا کرتے ہین
بسکہ ہون شہرۂ آفاق سخندانی مین

جز ولی بات نکہہ دل کی کسی سے ہرگز
راہ ہر دل کو نہین مطلب پنہانی مین

نام ہی پہ جو کوئی دل سے فدا نہین
راضی قسم خدا کی ہی اس پر خدا نہین
اے نور جان و دیدہ ترے انتظار مین
مدت ہوئی پلک سے پلک آشنا نہین

ترک لباس جب سے کیا ہون جہان نہین — جز خاک کوئے یار ہماری قبا نہین
عشاق مستحق کرامت ہین ای عزیز — انکے غریب حال پہ سختی روا نہین
ہر دم ہمین رولاتے ہو ہنس ہنس کے غیر سے — عشاق پر غضب ہے یہ ہنسنا روا نہین
ای نوبہار حسن گل باغ جان و دل — افسوس ہی کہ تجھ منے بوئے وفا نہین

ڈالے اکھاڑ کوہ کو جن کاہ اے ولی
عاشق کی آہ سرد کہ جس مین صدا نہین

مجھے گلشن طرف جانا روا نہین — اگر گلشن مین وہ رنگین قبا نین
بغیر از نقد جان پاکبازان — متاع حسن کی دیگر بہا نہین
کیا ہی عاشقون کے خون سے رنگین — کف خونریز پر رنگ حنا نین
سنا تیری نگاہ با حیا سے — کہ ہرگز چشم نرگس مین حیا نین
تیری زلفون کی سنبل کی محرک — ہوئی ہی عشقبازون مین صبا نین
تیرا قد دیکھکر کہتی ہی قمری — کہ ہرگز سرو مین ایسی ادا نین
تیرا منہ دیکھنا ہی واجب العین — اداے فرض مین خوف و رجا نین
عجب ہی ای دُرِ دریاے خوبی — کہ دل تیرا مروت آشنا نین

ولی گلرو کی دانش پر نظر کر
بہارِ حسن کو چندان بقا نین

میرا غم دفع کرنے کو وہ عالیجا قاصد نین — تو آوے کیون قمر نزدیک مجھ گمراہ قاصد نین
ہوا ہی مجکو یون معلوم اس بیدستگاہی مین — کہ احوال اپنا پہنچانیکو غیر از آہ قاصد نین
خبردار اور کو کرنا نہین غیرت روا رکھتی — ہمین ہی بیسروسامان کو اس راہ قاصد نین
جو میری جان و دل کا حال ہی قمر قسمتین اجالی — تجھے وہ حال پہنچانے کرون کیا آہ قاصد نین
بجز وجدان دلبر کو نپاوے حال عاشق کا — تو پھیرے راز کے نامہ سے بس آگاہ قاصد نین

نپاوے شاہد معنی اپس کو جو کیا خالی
خبر یوسف کے پہنچانے کو غیر از راہ قاصد نیں

ولی کیونکر لکھوں اس بیخبر کو درد دل اپنا
لیجانے درد نامے کو کوئی دلخواہ قاصد نیں

سجن کی طرح عالم میں دگر نیں
وہ ہم میں ہے ولے ہمکو خبر نیں

عجب ہمت ہے اسکو جسکو جگ میں
بغیر از یار دیگر پر نظر نیں

نپاوے صندل راز الٰہی
جسے گرمی سے دلکی درد سر نیں

ہوا نیں جب تلک خالی اپس سے
گرفتاروں میں ہرگز معتبر نیں

نہ دیویں راہ تجھ کو ملک دل میں
وفا کا جب تلک تجھ میں اثر نیں

اپکے مدعی کے آشنا کو
نہ پہنچے جب تلک ہمت اگر نیں

نپوچھو درد کی بے دردسے بات
کہے کیا بیخبر جسکو خبر نیں

ہوا ہوں جوں کمان خم زور غم سے
ہے اس سینہ میں اب آہ جگر نیں

ولی اسکی حقیقت کیونکہ بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حد بشر نیں

جونکہ تجھ پر نگاہ کرتا نیں
وہ اپکے خودی کی بسرتا نیں

کیونکہ سیری ہو حسن سے تیرے
دہوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نیں

پیو کے لب سے پیا جو آب حیات
دور آخر تلک وہ مرتا نیں

غیر تیرے خیال کے ایشوخ
دل میں میرے دگر گذرتا نیں

اے ولی اوسکے نقش عالی کو
غیر مانی کوئی چترتا ہیں

خوش قدان دلکو بند کرتے ہیں
نام اپنا بلند کرتے ہیں

اپنی شیرین سخن کو دیکھے رواج
سرو بازار قند کرتے ہیں

جسکو

جسکو بیتاب دیکھتے ہین اسے
اپنے اوپر سپند کرتے ہین
بند کرنے کو عاشقون کے سدا
زلف اپنی کمند کرتے ہین

اے ولی جو کہ ہین بلند خیال
شعر میرا پسند کرتے ہین

خوبرو خوب کام کرتے ہین
اک نگہ مین غلام کرتے ہین
دیکھ خوبون کو وقت ملنے کے
کس ادا سے سلام کرتے ہین
کم نگاہی سے دیکھتے ہین ولے
کام اپنا تمام کرتے ہین
کیا وفادار ہین کہ ملنے مین
دل سے سب رام رام کرتے ہین
کھولتے ہین جب اپنی زلفون کو
صبح عاشق کو شام کرتے ہین
صاحب لفظ اسکو سنتے ہین
جس سے خوبان کلام کرتے ہین

دل لجاتے ہین اے ولی میرا
سرو قد جب خرام کرتے ہین

گل مقصد کے ہار ڈالے ہین
نقد ہستی جو ہار ڈالے ہین
کیون نہو راہ عشق نشتر راز
تیری پلکون نے خار ڈالے ہین
دیکھ اوسکے پلکھ کے خنجر کو
چشم آہو کو وار ڈالے ہین
کسطرح نکلے کوئے الفت سے
زلف تیری نے مار ڈالے ہین

اے ولی شہر حسن کے اطراف
خط نے اسکے حصار ڈالے ہین

دیکھا ہے جنے باغ مین اوس سرو قد کتین
طوبی کی خوش قدی پہ رکھا دست رد کتین
دل جا پڑا ہے چاہ زنخدان مین یک بیک
اے زلف کی رسن پہنچ اب تو مدد کتین
اے سرو قد تیرے ہی سے ہے عید عاشقان
قربان کر دیا ہون مین عمر ابد کتین

ہین دنگ آسمان پہ ملک جب کیا سنگار
آہو نے اس نین کے فلک کے اسد کتین

یاجوج جب رقیب ہوا آیا صنم کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر نے سد کتین

درکار کب ہی صافی دل کو لباس زر
جون آرسی پسند کیا ہون نمد کتین

اسکی طرح نظر مجھے آیا ہنین ولی
دیکھا ہون آفتاب نمط چار حد کتین

اوس حسن نے دیا ہی بہار آرسی کتین
بخشا ہی خال و خط نے نگار آرسی کتین

کس خط کی پیچ و تاب کی دلمین رکھے ہی یاد
جون آبحیوان نین ہی قرار آرسی کتین

حیرت سے آنکھہ نیند نہ محشر تلک کرے
اک پل ہوا اوسکے پاس گذار آرسی کتین

خوبی مین پہلے سے وہ ہوا ہی دوچند تر
جب سے کیا صنم نے دوچار آرسی کتین

گر اوسکے دیکھنے کی تمنا ہی اے ولی
جلدی اپسکے دل کی سنوار آرسی کتین

ای سامری تو دیکھہ میری سامری کتین
شیشے مین دل کے بند رکھا ہون پری کتین

جب سے طلسم زلف کو دیکھا ہی یار کے
پایا ہی تب سے رشتہ جادوگری کتین

خورشید لیکے منہہ پہ شفق شرم سے چھپا
نکلا ہی جب وہ پہن لباس زری کتین

انچل پری نے چہرۂ روشن پہ جب لیا
قربان کیا اپس پہ شہ خاوری کتین

پیدا ہوا ہی جگ مین ولی صاحب سخن
میری طرف سے جا کے کہوا نوری کتین

ہر رات اپنے لطف و کرم سے ملا کرو
ہر دن کو عید جان گلے سے لگا کرو

حق اوسکو ہمکلام رکھے مجھسے اے ندان
اس بات سے مدام رقیبو جلا کرو

وعدہ کیا تھا رات کو آؤنگا صبح مین
ای مہربان وعدہ کو اپنے وفا کرو

ٹک بنک کھو گئے طرز تغافل کو دلمین تم
ٹک کان دھر کے حال کسیکا سنا کرو

آیا ہوں احتیاج سے تمپاس اے صنم
اپنے لبوں کے خضر کو حاجت روا کرو

اک بات ہے ولی کی سنو کان رکھ صنم
میرے رواق چشم مین دایم رہا کرو

وحشی ملک عدم کو تمھین لے تسخیر کرو
خون عنقا کے اگر رنگ سے تصویر کرو
دل دیوانہ کو اب اسکے سوا قید نہین
زلف کی موج سے تم اب اِسے زنجیر کرو
گردِ خجلت کو ملا اشک ندامت کے ساتھ
موردِ رحمت حق اس سے ہی تعمیر کرو
صفحۂ چشم پہ پتلی کی سیاہی لیکر
نقطۂ خال کی تعریف کو تحریر کرو

عشق کہتا ہے ولی آکے باواز بلند
ای جوانو تمھین سب درد کو اب پیر کرو

چاہو کہ ہوش سر سے اپنے بدر کرو
اکبار گی تم اوسکی بھوؤن پر نظر کرو
ہے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو
اس زلف تابدار کی تعریف سر کرو
بوجھو ہلال چرخ کو ابروئے پُر ال
اوسکے بھوؤن کے خم پہ اگر اکنظر کرو
اوس گل کے گر وصال کی ہے تمکو آرزو
شبنم کیطرح آنکھونکو تم اپنی تر کرو
ایدوستو تنگ ہوا ہون مین ہوش سے
اس گل کا نام لے کے مجھے بیخبر کرو
پہنچا ہے جبکے ہجر کی سختی سے دل نزع
اُس بیخبر کو حال سے میرے خبر کرو

ہر شعر سے ولی کے عزیزو بیاض مین
مسطر کے خط کو رشتۂ سلک گہر کرو

چاہو کہ اوسکے زیر قدم تم وطن کرو
اول اپنے کے عجز مین نقش چرن کرو
ہے گلرخونکو ذوق تماشائے عاشقان
داغون سے اب دلونکو تم اپنے چمن کرو
ثابت ہو عاشقیمین جلا جو پتنگ وار
تار نگاہ شمع سے اوسکا کفن کرو
گر آرزو ہے دل مین ہم آغوش ہونیکی
اشکون سے اپنی سیج پہ فرش سمن کرو

چاہو کہ ہو ولی کی طرح جگ مین دوبین
دن رات عین سعی سے مشق سخن کرو

مت تم اب انتظار ماہ کرو — ماہرو کو چراغ راہ کرو

منہہ دکھاوے گا یوسف معنی — دل سے گر دیکھنے کی چاہ کرو

سفر عشق کا اگر ہے خیال — ہمت دل کو زاد راہ کرو

عاشقو عاشقی کے دعوے پر — آہ و زاری کو دو گواہ کرو

گل و بلبل کا گرم ہے بازار — اس چمن مین جدہر نگاہ کرو

سرخروئی ہے عاشقونکی یہی — کہ رقیبونکا روسیاہ کرو

حال دل پر ولی کے ای جانا
نظر لطف گاہ گاہ کرو

ایدل سدا اوس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو — اوس نوبہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو

ای یار اگر منظور ہے کر آشنائی عشق کی — نا آشنائے عشق سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو

میری طرف ساغر بکف آتا ہے وہ مست حیا — ایدل تکلف برطرف مستانہ ہو مستانہ ہو

اُس آشنا کے گوش سے ہونا ہے تجکو آشنا — دریائے غم مین ای سجن دُردانہ ہو دُردانہ ہو

چاہے کہ شاہ عشق کو لاوے اپسکے حکم مین — ٹک عشق کے میدان مین مردانہ ہو مردانہ ہو

جا پر رکھیگا کبتلک رسم جفا و جور کو — ایجان اب ہر دل مین تو جانانہ ہو جانانہ ہو

مجکو تمہارے ہجر سے پیدا ہوا ہے درد سر — ای گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو

اسوقت دلبر کی نگہ کرتی ہے مشق دلبری — یہہ آن غفلت کی نہین فرزانہ ہو فرزانہ ہو

ایعقل کب تک ہم سے یکجا کریگی خار و خس — آتی ہے سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو

میرے سخن کو مہر سے سنتا ہے وہ رنگین ادا — اے سرگذشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

عالم مین تجکو ای ولی ہے فکر جمعیت اگر

ہر دم خیال یار سے ہمخانہ ہو رہو

صحبتِ غیر مین جایا نہ کرو
درد مندون کو کڑھایا نہ کرو

حق پرستی کا اگر ہے دعویٰ
بے گناہون کو ستایا نہ کرو

اپنی خوبی کے اگر ہو طالب
اپنے طالب کو جلایا نہ کرو

ہے اگر خاطر عشاق عزیز
غیر کو شکل دکھایا نہ کرو

ہمکو برداشت نہین غصہ کی
بے سبب غصہ مین آیا نکرو

مجکو ترشی کا ہے پرہیز صنم
چین ابرو کی دکھایا نہ کرو

دلکو ہوتی ہے صنم بے تابی
زلف کو ہاتھ لگایا نہ کرو

نگہِ تلخ سے اپنے ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو

پاکبازون مین ولی ہے مشہور
اُس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو

شوخی و ناز سے عشاق کو حیران نہ کرو
گردش چشم کو غارتگر ایمان نہ کرو

عشق کا داغ ہے مشتاق نمک کا دایم
لب دلدار بنا اوسکو نمکدان نہ کرو

تب تلک بوئے محبت کو نہین پاؤگے
جب تلک گل کے نمط چاک گریبان نہ کرو

لب تمھارے ہین شفا بخش ولی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اسوقت مین درمان نکرو

عالم کو تیغ ناز سے بیجان مت کرو
غمزے سے اپنے غارت ایمان مت کرو

جمعیت آرزو ہے خلاطونکو خلق مین
زلفین دکھاکے اوسکو پریشان مت کرو

آئینۂ جمال منور کو کر عیان
خوبان خود پرست کو حیران مت کرو

زاہد چلا ہے صورت محراب دیکھکر
ابرو دکھاکے اوسکو پشیمان مت کرو

مدت سے اوس نگاہ کا مشتاق ہے ولی

کس نے کہا غریب پہ احسان مت کرو

غفلت مین وقت اپنا نکھو ہشیار رہو
کب تک رہیگا خواب مین بیدار رہو بیدار رہو

گر دیکھنا ہی مدعا اوس شاہد معنی کا رو
ظاہر پرستون سے سدا بیزار رہو بیزار رہو

جون چتر داغ عشق کو رکھہ سر پہ اپنے اولا
تب فوج اہل عشق کا سردار رہو سردار رہو

وہ نوبہار عاشقان ہی سب جگہ مین عیان
اے دیدہ وقت خواب نین بیدار رہو بیدار رہو

مطلع کا مصرع ای ولی ورد زبان کر اپنا تو
غفلت مین وقت اپنا نہ کھو ہشیار رہو ہشیار رہو

غم و آزار دلکو میری ای آرام جان سمجھو
یہہ خوبی کچھ سدا رہتی نہین ای مہربان سمجھو

کیا ہی پیچ و تاب عشق نے بیتاب اب دلکو
ہوا ہون بال سا باریک ای نازک میان سمجھو

تمھاری چشم نے زخمی کیا تیر تغافل سے
رہیگا کبتلک یہہ ظلم ای ابرو کمان سمجھو

تمھاری خیرخواہی کا بیان میری زبان پر ہی
یقین ہی مہربان منہہ سے اگر میرا بیان سمجھو

سخن کے آشنا سے لطف رکھتا ہی سخن کہنا
ولی سے بات کہنا ہی بجا اے دوستان سمجھو

دیتا نہین ہی بار رقیب شریر کو
شاید کہ بوجھتا ہی ہمارے ضمیر کو

اوس نازنین کی طبع گر آوے خیال مین
بوجھون صدائے صور قلم کے صریر کو

بر جاہے اوسکے عشق کے گوشے مین بیقرار
جو پیچ و تاب دل سے بچھاوے حصیر کو

اوسکے قدم کی خاک مین ہی حشر کی نجات
عشاق کے کفن مین رکھو اس عبیر کو

مجکو ولی کے طبع کی صافی کی ہی قسم
دیکھا نہین ہون جگ مین سخن بجھہ نظیر کو

خدا یا ملا صاحب درد کو
کہ میرا کہے درد بیدرد کو

کرے غم سے صد برگ صد پارہ دل
دکھاؤن اگر چہرۂ زرد کو

ہمارا

ہٹا بوالہوس دیکھ ابروے یار
کہان تاب شمشیر نامرد کو

اگر جل مین جل کر کنول خاک ہو
نہ پہنچے ترے پانو کی گرد کو

لکھا اوس دہن کی صفت مین ولی
ہر اک فرد مین جوہر فرد کو

تشنگی اپنی نہین کہتا کسی بیتاب کو
جو ہر گہر رکھتا ہی وا یم جو گرہ مین آبکو

اضطراب دل گیا ہی اسکے منہہ کو دیکھ کر
بیقراری سے لگا ہی آئینہ سیماب کو

اشک ریزان مثل انجم صبح تک ہیتا مدام
جس نے دیکھا اک نظر اوس ماہ عالمتاب کو

جب سے دیکھا ہی خم ابرو ترا ای قبلہ رو
منہہ کے آگے رکھتا ہی زاہد سدا محراب کو

ای ولی اوس کی محبت سے زمین کی فرش کی
آنکھ بھر دیکھا نہین کوئی غیر مخمل خواب کو

میری طرف سے جا کہو اوس ماہ عالمتاب کو
اک رات فرش خواب کر مجھ دیدہ کم خوابکو

اپنے دل پر خونکو مین لایا ہون تیرے پیشکش
کر خرج اگر درکار ہی اطلس تجھے سنجابکو

گر عشق مین قایم ہی تو اپنا گریبان پارہ کر
لیتے ہین اس بازار مین بیتابی سنجاب کو

میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجھین بے خبر
ہی ولبرانکو اعتبار اس گوہر نایاب کو

اس نے لکو سرگردان کیا ساغر نمط اس شوخ نے
حلقے نے جسکی زلف کے چکر دیا گرداب کو

صافی دلونکو بیٹھنا ہی کب غم لنگا دلے
دریا سے ہو کر ہمنشین پہنچا ہی موتی آبکو

اشکون سے تیری یاد مین لبریز ہی چشم ولی
اکبار دیکھ ای سبز خط اس چشمۂ پر آبکو

اکبار مری بات اگر گوش کرے تو
ملنے کو رقیبون کے فراموش کرے تو

ہی بسکہ تری چشم مین کیفیت مستی
اک پل مین سبھ کو نین کو بیہوش کرے تو

ایسرو گل اندام تو اب اپنے قدم سے
بر جا ہی اگر صحن کو گلپوش کرے تو

غیرت سے کرے چاک گریبان دل پرخون
گر گل کے حمایل کو ہم آغوش کرے تو

ای جان ولی وعدۂ دیدار کو اپنے
ڈرتا ہون مبادا کہ فراموش کرے تو

عاشق کی چشم زار کے پانی کو دیکھ تو
اس آئینہ مین راز نہانی کو دیکھ تو

سن بیقراری پہلے میرے دل کی شعلہ رو
تب اس حرف مین دلکی معانی کو دیکھ تو

خوبی کا شمع مارتی ہی دم ترے حضور
اس بیحیا کی چرب زبانی کو دیکھ تو

دریا پہ جاکے موج روان پر نظر نہ کر
اشکون کی میرے آکے روانی کو دیکھ تو

جو داغ شوق تیرا ولی کے جگر مین ہے
بیطاقتی مین اوسکی نشانی کو دیکھ تو

جلنے مین جو ای چنچل گر بھاؤ بتاوے تو
بیتاب کرے جگ کو گر ناز سے آوے تو

ٹکبار گی ہو ظاہر بیتابی مشتاقان
جسوقت کہ غمزے سے چھاتی کو چھپاوے تو

گویا کہ شفق مین ہی خورشید ہوا ظاہر
جب اوٹ مین پردیکے مہر یکو چھپاوے تو

تب مہر فلک منہ مین انگشت تحیر لے
جب مرلی نزاکت سے مجلس مین بجاوے تو

عشاق کی شادی کی اسوقت بجے نوبت
مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے تو

اک تان سنانیمین دل جان لیا سب کا
اب دل سے گذر جاوین گر بھاؤ بتاوے تو

توبہ ہے ہر بابی سے شاید کہ کرے توبہ
اسوقت ولی بد کو اک جام پلاوے تو

دیکھیگا ہر اک آن تیری جلوہ گری کو
پایا ہی تیری مہر سے جو دیدہ وری کو

بخشی ہی مجھے چشم نے کیفیت مستی
اور رخ نے خبردار کیا بیخبری کو

جاری ہوا اس غم سے میرے اشک کا مطلب
ہم دانہ و ہم آب ملا ہی سفری کو

مجھ عاشق دیوانہ کو گر حکم ہو تیرا
تجھ حور کے آگے مین کرون فرشتہ پری کو

ہر گل

ہر گل کا جگر چاک ہو سن درد کو میرے — گلشن کی طرف بھیجون گر آہ سحری کو
کھاتا ہے خجالت سے چھپے غرب مین سورج — گر دیکھے ترے فرق پہ دستار زری کو

کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن مین
اوس چشم سے سیکھا ہے مگر جادوگری کو

دیکھونگا شتابی سے اب اوس رشک پری کو — گر کچھ بھی اثر ہو مری آہ سحری کو
اے شوخ ترے ملنے کو اب آنکھون پہ رکھکر — لایا ہون تیری نذر عقیق جگری کو
کاجل کو لگا سحر کے غائب ہوئے ساحر — دیکھے جو تیری چشم کی جادو نظری کو
اے حیلہ گر رند تیری حیلہ گری دیکھ — سب حیلہ گران ترک کئے حیلہ گری کو

یکبارگی ہوتا ہے ولی زر کی طرح زرد
جب باندہ کے آتا ہے تو دستار زری کو

ہرگز تو نہ لا ساتھ رقیب دغلی کو — مت راہ دے خلوت مین تو ایسے خللی کو
اے زہرہ جبین گلشن ترے منہہ کی کلی دیکھ — گاتا ہے ہر اک صبح مین اُٹھ رام کلی کو
ترے لب یاقوت پہ یہ خطِ خفی دیکھ — خطاب جہان نسخ دئے خط جلی کو
دل مین نے دیا تجکو صنم روز ازل سے — مت بھول تو اب دل سے محبّ ازلی کو
اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبین پر — دم کرتا ہون مین وقت سحر نادعلی کو

نی منصب و زر چاہئے نی ملک و وظیفہ
ہر روز تیرا نام وظیفہ ہے ولی کو

ہوا ہے رشک چنپے کی کلی کو — نظر کر اوس قبائے صندلی کو
کرے فردوس استقبال اوسکا — تصور جو کیا تیری گلی کو
دل بیتاب نے تجھ غم کی خاطر — کیا ہے فرش خواب مخملی کو
ترے غم مین دل سوراخ سوراخ — کیا پیدا صدائے بانسلی کو

دل پُرخون نے میرے باغ مین جا
دیا تعلیم خونخواری کلی کو
کیا ہون آب خجلت سے سراپا
ہر اک مصرع سے مصری کی ڈلی کو
پڑے سنکر اچھل جون مصرع برق
اگر مصرع لکھون ناصر علی کو

تیرے اشعار ایسے ہین فراقی
کہ جس پر رشک آوے گا ولی کو

نہین معلوم ہوتا داغ دیگا کس بچارے کو
چلا ہی آج یہہ لالہ ہزاری کے نظارے کو
لیا ہی گھیر زلفون نے تمھارے کان کا موتی
مگر یہہ ہند کا لشکر لگا ہی آستارے کو
ہر اک احوال مین دلبر نظر مین خوب آتا ہی
لباس خوب کی حاجت نہین حق کے سنوارے کو
یہی ہی آرزو دلمین کہ صاحب درد کوئی جا
ہمارے درد کی باتین کہے اس ماہ پارے کو

کمر سے کیا جدا ہوتی نظر اوس شوخ چنچل کی
ولی آخر کیا ہی صید چیتے نے چکارے کو

جو کوئی سمجھا نہین اوس نیہہ کے اجل کی معانی کو
وہ کیون جانے کہ اوس شوخ چنچل کی معانی کو
کرین گر بحث اوس آنکھونکی جادوگر سحر سازان
نہ پہنچے کوئی باریکی مین کاجل کی معانی کو
وہ یوسف کو کہے ثانی سو اوس بے مثل کا کیونکر
نہین ہی جو کہ سمجھا چشم احول کی معانی کو
نہ نکلے بحر حیرت سے جو ہوا اوس مہ کا ہم زانو
یہہ بوجھے وہ کہ جو بوجھا سنجل کی معانی کو
بیان زلف بدیعی کا ہی سعد الدین کا مطلب
ابھی تک تم نہین سمجھے مطول کی معانی کو

ولی اس حسن کامل کی حقیقت جو نہین سمجھا
نہین بوجھا وہ عالم مین ہی اکمل کی معانی کو

اوس رخ پہ جو آب خط کا اندازہ ہوا تازہ
اب حسن کے دیوانکا شیرازہ ہوا تازہ
پھولون نے اوسکا رنگ ایثار کیا تجھپر
جب رخ پہ تیرے گلرو یہہ غازہ ہوا تازہ
سینے سے لگانے کی ہو دلمین ہوس تازی
جب تجھ مین میرے جانی خمیازہ ہوا تازہ

اب حسن کے عالم مین یہہ شہرۂ عالم ہے — ہر منہہ سے تیرا جگمین اندازہ ہوا تازہ

جو شعر لباسی تھے جون پھول ہوئے باسی
جب شعر ولی تیرا یہہ تازہ ہوا تازہ

صنم ٹک ناز سے مجھ پاس آ آہستہ آہستہ — چھپی بات اپنے دلکی اب سنا آہستہ آہستہ

نہ لا خاطر مین اپنے خود غرض کی باتکو ہرگز — صنم اس بات کو خاطر مین لا آہستہ آہستہ

ہراک کی بات سننے پر توجہ مت کر اے ظالم — رقیبان اسمین ہووینگے جدا آہستہ آہستہ

مبادا محتسب بدمست سنکر تان مین آوے — طنبورہ آہ کا اے دل بجا آہستہ آہستہ

ولی ہرگز اپس کے دلکو سینے مین نہ رکھ غمگین
کہ بر لاویگا مطلب کو خدا آہستہ آہستہ

کیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ — کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

وفاداری نے دلبر کی بجھایا آتش غم کو — کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ

میرے دلکو کیا بیخود تیری انکھون نے اے ظالم — کہ جون بیہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

ہوا تجھ عشق سے اے آتشین رو دل میرا پانی — کہ جون گلتا ہے آتش مین گلاب آہستہ آہستہ

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شب خلوت مین گلرو سے — خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

ادا و ناز سے آتا ہے وہ روشن جبین گھر سے — کہ جون مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

ولی مجھ دلمین آتا ہے خیال یار بے پروا
کہ جون انکھون مین آجاتا ہے خواب آہستہ آہستہ

ہوا ظاہر خط روئے نگار آہستہ آہستہ — کہ جون گلشن مین آتی ہے بہار آہستہ آہستہ

کیا ہے رفتہ رفتہ رام اوسکی چشم وحشی کو — کہ جون آہو کو کرتے ہین شکار آہستہ آہستہ

جو اپنے اشک مثل جو بار اول کیا پانی — ہوا اوس سرو قد سے ہمکنار آہستہ آہستہ

برنگ قطرۂ سیماب میرے دل کی جنبش سے — ہوا ہے دل صنم کا بیقرار آہستہ آہستہ

میرا دل اشک ہو پہنچا ہی کو چمن سمن برکے
گیا کعبہ کو یہہ کشتی سوار آہستہ آہستہ

اُسے کہنا بجا ہی عشق کے گلزار کا بلبل
جو گلرو یونہین پایا اعتبار آہستہ آہستہ

ولی مت حاسدون کے ہاتھہ سے دلکو مکدر کر
کہ آخر دل سے جاویگا غبار آہستہ آہستہ

ہوئی ہی دام اوس زلف کی مین آہستہ آہستہ
کہ جون پھاند بین آتے ہین ہرن آہستہ آہستہ

میرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا
لگی اوس شمع سے آخر لگن آہستہ آہستہ

گریبان صبر کا مت چاک کر ای خاطر مسکین
سنے گا بات وہ شیرین سخن آہستہ آہستہ

گل و بلبل کے سودے مین خلل ہووے تو دیکھا کر
چمن مین جب چلے وہ گلبدن آہستہ آہستہ

ولی سینے مین میرے پنجہ عشق ستمگر نے
کیا ہی چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ

گریان ہی ابر چشم میری اشکبار دیکھ
ہی بیقرار بجلی تجھے بیقرار دیکھ

فردوس دیکھنے کی ہی گر تجکو آرزو
ای دل تو اوسکے رخ کے چمن کی بہار دیکھ

حیرت کا رنگ لیکے لکھے شکل بیخودی
تیری ادا و ناز کو معنی نگار دیکھ

تیرے خیال دید مین یہہ دل کہ چاک تھا
لایا ہون تیری نذر مثال انار دیکھ

ای شہسوار تو جو چلا ہی رقیب پاس
سینے مین عاشقون کے اٹھا ہی غبار دیکھ

تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہی
ای بوالہوس نہ میری طرف بار بار دیکھ

تجھہ عشق مین ہوا ہی جگر خون داغدار
دل مین ولی کے پھولا ہوا لالہ زار دیکھ

چنچل ہوا ہی جی میرا جان تیری چال دیکھ
دل جا پڑا خلل مین تیرے منہہ کا خال دیکھ

ہر شب ہون پیچ و تاب مین اوس زلف کے سبب
گل کر ہوا ہون بال نمط تیرے بال دیکھ

خوبان اگرچہ رشک کرین تجھہ پہ کیا عجب
جلتا ہی آفتاب یہہ جاہ و جلال دیکھ

ای نو بہار حسن تو گلشن مین جب چلا
گل کر گلاب گل ہوئے سب تیرا گال دیکھ

مت کہہ اپنے حال کو رمال سے کبھی
مصحف مین اوس جمال کی ایجان فال دیکھ

دو نو جہان کے عید کی ہی آرزو اگر
اوس مہ کی ابروون کی وہ شکل ہلال دیکھہ

دل پیچ و تاب مین ہی ولی کا مثال موج
اس زلف تابدار کا ہر پیچ و جال دیکھ

آج ہی اوسکا حال کچھہ کا کچھہ
کیون نہ گذرے خیال کچھہ کا کچھہ

دل بیدل کو آج کرتی ہی
شوخ چنچل کی چال کچھہ کا کچھہ

مجکو لگتا ہی ای پری پیکر
آج تیرا جمال کچھہ کا کچھہ

اثر بادۂ جوانی ہی
کر گیا ہی سوال کچھہ کا کچھہ

ای ولی جی کو آج کرتی ہی
بوئے باغ وصال کچھہ کا کچھہ

عشاق کی تسخیر کو بالا یہہ بلا ہی
یا راز مجسم ہی کہ تصویر ادا ہی

یا لفظ ہی رنگین ہم آغوش معانی
یا بر مین گل اندام کے گلرنگ قبا ہی

از بسکہ دل اوس رشک پری سے جو بند ہا ہی
ہر مو سے میرے رنگ ادا جلوہ نما ہی

جاتا نہین گلشن کیطرف صبح وہ گلرو
سمجھا ہی کہ وان آہ میری باد صبا ہی

بیماری عاشق ہی تری آنکھون سے لیکن
صد شکر کہ لب مین تیرے ہر دکھہ کی دوا ہی

مجھہ حال پہ ای بوعلی وقت نظر کر
تجھہ نطق مین بوجھا ہون کہ قانون شفا ہی

گر حکم مین میرے ہو سعادت تو عجب کیا
سایہ تیرا مجھہ سر کے اوپر ظل ہما ہی

اک عید کا وعدہ کیا ہی اپنی رضا سے
راضی ہون مین اس پر کہ تری جیمین رضا ہی

پایا ہون ولی سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چتر حق مین میرے ارض و سما ہی

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے — بلاۓ عاشقان ناز و ادا ہے
تغافل شوخ کا عاشق کے حق مین — ستم ہے ظلم ہے جور و جفا ہے
کہا مژگان نے اوسکی شوخیون کو — کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے
بچاوے تجکو چھوڑا ہی گلشن ناز — میرا دل بلبل باغ وفا ہے
رہے دولت کہ دایم سایۂ ناز — ہمارے سر او پر ظل ہما ہے
میرا دل کیون بچاوے اوس گلی کو — گلی اوس دلربا کی دلکشا ہے
ہمیشہ عندلیب عاشقی کو — گل مقصود تیرا نقش پا ہے

ولی آتے ہین راہ عشق مین وہ
کہ جن کو استقامت کا عصا ہے

دیکھا ہے جسے وہ مبتلا ہے — خوبون کی نگہ نہین بلا ہے
گر تجھ کو ہے عزم سیر گلشن — دروازۂ آئینہ کھلا ہے
صیقل تیری بھوؤن کی اے شوخ — آئینۂ عشق کی جلا ہے
جون شمع ہوا جو تیرا عاشق — وہ سر سے قدم تلک جلا ہے
خوبونکا ہوا ہے سرد بازار — تجھ حسن کا جب سے غلغلا ہے
اے اہل ہوس نگاہ مت کر — بالاۓ سہی قدان بلا ہے
اک دل نہین آرزو سے خالی — ہر جا ہے محال اگر خلا ہے

تسخیر کیا ہے گوش گل کو
بلبل کا ولی عجب گلا ہے

نگہ اوس خوش ادا کی خوش ادا ہے — کمر اوس دلربا کی دلربا ہے
صنم کے حسن کو ٹک فکر سے دیکھ — کہ وہ آئینۂ معنی نما ہے
یہہ خط ہے جوہر آئینۂ راز — اسے مشک ختن کہنا خطا ہے

ہوا معلوم زلفوں سے یہ ہم اے شوخ
کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے
نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت
عزیز و عاشقی کا مقتضا ہے
نہ ہووے کوہکن کیوں آہ عاشق
کہ وہ شیریں ادا گلگوں قبا ہے

ولی کو مت ملامت کر اے واعظ
ملامت عاشقوں پر کب روا ہے

نظر جو باغ میں وہ سرو نوبہار کرے
نگہ کے پانوں میں آنسو کی پر قطار کرے
گذر چمن میں اگر اپنا گلعذار کرے
بہار باغ میں تازہ عیان بہار کرے
ہوا ہے قامتِ دلدار کا جو دیوانہ
قدم میں سرو کے زنجیر جو نبار کرے
وہ راحت دل و جان نے وہاں مقام کیا
ہوائے درد دل و جان بیقرار کرے
میں اپنی آنکھوں کو واللہ فرش راہ کرو
گذر جو میری طرف کو وہ شہسوار کرے

اگرچہ ہند کی وصل ظاہری ہے ولی
خیال ناز کو گر ہو سکے حصار کرے

گلستاں کی لطافت میں ترا قد سرو رعنا ہے
ہمیشہ نازکی کے آب جو میں جلوہ پیرا ہے
عدم تیرے دہن کا جگ میں ثانی ہے پرے یکسر
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
ہوا ہے دلنشیں وہ سرو قامت دل میں اب ایسا
صنوبر گر میرے سائے سے پیدا ہو تو برجا ہے
پریشانی کی مکتب کا معلم اسکو کہتے ہیں
تیری زلف پریشاں کا صنم جس سر میں سودا ہے

ولی تیری تواضع سے رقیب سنگدل دائم
پشیماں ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

قد تیرا رشک سرو رعنا ہے
معنی ناز کی سراپا ہے
اون بھوؤں کی میں کیا کروں تعریف
مطلع شوخ رمزا یا ہے
ساقی و مطرب آج ہیں ہمرنگ
نشۂ بیخودی دوبالا ہے

کیون نہ ہر ذرہ رقص مین آوے | جلوہ گر آفتاب سیما ہے
نہ رہے اوسکے قد کو دیکھہ بجا | سرو ہر چند پائے برجا ہے
چمن حسن مین نظر کر دیکھہ | زلف معشوق عشق پیچا ہے
نہ کرے کیون نثار نقد نیاز | حسن کو نازکی تمنا ہے
دل مردہ کو زندگی بخشی | بات تیری دم مسیحا ہے
سنبل اوسکی نظر مین جا نکرے | جس کو زلف پری کا سودا ہے
اوسکی پہچان کا شمار نہین | زلف ہے یا یہہ موج دریا ہے
ترک کرائی رقیب فرعونی | آہ میری عصائے موسیٰ ہے

آج تجھہ غم سے ہے ولی گریان
دیکھہ چل نوح کا تماشا ہے

آج سر سبز باغ و صحرا ہے | ہر طرف سیر ہے تماشا ہے
چہرۂ یار و قامت زیبا | گل رنگین و سرو رعنا ہے
معنیِ حسن و معنیِ خوبی | صورتِ یار سے ہویدا ہے
دم جان بخش تو خطو مجکو | چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے
کمر نازک و دہان صنم | فکر نازک ہے یا معمّا ہے
مو بمو اوسکو ہے پریشانی | زلف مشکین کا جسکو سودا ہے
سبب دلربائیِ عاشق | مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے
کیا حقیقت ہے تجھہ تواضع کی | یہہ تلطف ہے یا مدارا ہے

جون ولی رات دن ہے اسکا خیال
جسکو تجھہ عشق کی تمنا ہے

عشق بازی مین رضا درکار ہے | فکر اسباب وفا درکار ہے

چاک کرتے جامۂ صبر و رضا
دلبر رنگین قبا در کار ہے

ہر صنم تسخیر دل کیون کر سکے
دلربائی کو ادا در کار ہے

زلف کو وا کر کہ بشاہِ عشق کو
سایۂ بال ہما در کار ہے

رکھہ قدم مجھہ دیدۂ خونبار پر
گر تجھے رنگ حنا در کار ہے

دیکھہ اسکی چشم شہلا کو اگر
نرگس باغ حیا در کار ہے

عزم اوس کے وصل کا ہے اے ولی
لیکن امداد خدا در کار ہے

آج ہر گل نور کا فانوس ہے
کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے

ای صنم تیرے دہن کے شوق سے
ہر کلی مین نغمۂ ناقوس ہے

گر نہ نکلے سیر کو وہ نو بہار
ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے

نور الفت سے تیرے اے شمع رو
پردۂ دل پردۂ فانوس ہے

دیکھہ کر اوسکے ادا و ناز کو
ہر پری کو خواہش پابوس ہے

دل ندے اورونکو غافل دیکھہ اسے
کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے

دیکھنے سے سیر کیا ہووے ولی
مدعا اوسکا کنار و بوس ہے

جب سے میرا گلبدن گل پوش ہے
بلبلون کا ہر طرف سے جوش ہے

ای صنم اکبات ہے لیکن اوسے
پوچھتا ہے وہ کہ جکو ہوش ہے

گول پگڑی کے نہ پھر پو گرد تو
گول پگڑی حسن کا سرپوش ہے

دیکھتا تجھہ قد کا ای نازک بدن
باعثِ خمیازۂ آغوش ہے

اب خلاصی عشق سے ممکن نہین
دام دل زلفونکا دامی پوش ہے

کیون نہوا امید کا روشن چراغ
شمع مجلس ساقی مینوس ہے

ہر سخن تیرے تلطف سے ولی
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خونخوار آتا ہے
جہان کی خوبرویون کا سپہ سالار آتا ہے
ہر اک دیدہ کو حکم آئینہ ہے اُسکے جلوہ سے
جدھر وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے
صنوبر کے نہووے دل پہ کیون قایم قیامت اب
ادا سے بوستان مین وہ گل رخسار آتا ہے

مثال شمع کرتا سینے کی ہے انجمن روشن
ولی کہہ اس سے مجھہ دل مین خیال یار آتا ہے

مغز جان باس باس ہوتا ہے
گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے
آشنا بی نہین تو جاتا ہون
کیا کرون جی اوداس ہوتا ہے
کیون نہ کپڑے رنگون غم مین تیرے
عاشقی مین لباس ہوتا ہے
تجھہ جدائی مین نین اکیلا مین
درد و غم آس پاس ہوتا ہے

اے ولی دلربا سے ملنے کو
دل مین میرے ہراس ہوتا ہے

کمان ابرو پہ جی قربان ہوا ہے
دل اوسکے تیر کا پیکان ہوا ہے
بہوان تیغ اور نگہ خنجر پلک تیر
یہہ کس کے قتل کا سامان ہوا ہے
میرا دل مجھسے کر کر بے وفائی
پسندِ خاطرِ جانان ہوا ہے
پیا ہے جام دل سے بادۂ خون
جو بزمِ عشق مین مہمان ہوا ہے
عزیزو کیا ہے پروا انکے دلمین
کہ جی دینا اوسے آسان ہوا ہے
طبیبونکا نہین محتاج ہرگز
جسے دردِ بتان درمان ہوا ہے
برنگِ گل فراقِ گلرخان مین
گریبان چاک تا دامان ہوا ہے
سوادِ خطِ خوبان دل کشی مین
بہارِ گلشنِ ریحان ہوا ہے

ولی تصویر اسکی جس نے دیکھا
مثال آئینہ حیران ہوا ہے

عشق دکھلانے حشر آیا ہے
دشمن ہوش و صبر آیا ہے

مجھے وحشی ہین گلرخان گویا
فوج آہو مین سبز آیا ہے

دیکھ اوسکی کلاہ بارانی
چاند پر آج ابر آیا ہے

یہہ صنم کا ہے غمزۂ بیدین
یا ولایت مین گبر آیا ہے

اے ولی کیا سبب کہ آج صنم
بر سر جور و جبر آیا ہے

مکتب مین جسکے ہاتھ ادا کی کتاب ہے
خوبی مین آج ہمسبق آفتاب ہے

ظاہر ہوا ہے مجھپہ ترے ناز سے صنم
رنگین بہار حسن بہار عتاب ہے

مانند مو ضعیف کیا اوسکے شوق نے
جس مو کمر کا نام نزاکت مآب ہے

کیفیت بہار ادا تب سے ہے عیان
وہ مست ناز جب سے کہ مست شراب ہے

تیرے نین کے عصر مین ہے بیوقر شراب
میخانہ تجھ نگاہ سے دایم خراب ہے

دیوان مین ازل کے ملے جب سے حسن و عشق
تب سے نیاز و ناز مین باہم حساب ہے

پوشیدہ حال عشق رہے کیونکر اے ولی
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے

عشق مین جسکو مہارت خوب ہے
مشرب مجنون پہ وہ منسوب ہے

عاشق بیتاب سے طرز وفا
جون ادا محبوب ہے محبوب ہے

عشق کے مفتی نے یون فتوی دیا
دیکھنا خوبون کا یارو خوب ہے

لخت دل پر خط لکھا ہے یار کو
داغ دل مہر سر مکتوب ہے

غمزہ و ناز و ادا سے نازنین
ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

لکہدے یوسف بھی غلامی خط تجھے
گرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

ہر گھڑی پڑھتا ہوں اشعار ولی
دل کو حرف عاشقی مرغوب ہے

جسے اقلیم تنہائی میں اندازا قامت ہے
گذرا وس سرو قامت کا ہوا ہے جب سے مسجد میں
مجھے روز قیامت کا رہا کب خوف ای واعظ
ہوا ہے صورت دیوار زاہد کنج عزلت میں
سیہ بختی ہوئی جگ میں نصیب عاشق بیدل
ہوا ہے جو جبیں فرسا تری محراب ابرو میں
نہو ناصح کی سختی سے مکدر ایدل شیدا
شرف ذاتی ہے تجکو ای گل گلزار معشوقی

جبیں حال پہ اوسکی سدا رنگ سلامت ہے
موزون کی زبان اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے
خیال قامت رعنا میرے حق میں قیامت ہے
یہی اس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے
یہہ اس زلف پریشاکی پریشانی کی شامت ہے
صف عشاق میں اسکی امامت ہے امانت ہے
سدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے
تجلی نہہ پہ تیرے یہہ سیاوت کی علامت ہے

ولی جو عشقباز و نکی حقیقت سے نہیں واقف
سخن اوسکا قیامت میں گل باغ ندامت ہے

سرو میرا جہہ سے آزاد ہے
ہاتھ سے اوس غمزۂ خونریز کے
سنگدل کا نرم اب کیونکر ہو دل
عشق میں شیرین سخن کے رات دن

شوخ ہے بیداد ہے صیاد ہے
داد ہے بیداد ہے فریاد ہے
سخت ہے بیرحم ہے فولاد ہے
آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

غم نہیں مجنون کو ہرگز ای ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

جسن دلربا سے دلکو میرے اتحاد ہے
رکھتا ہے دل میں دلبر رنگین خیال کو

دیدار اوسکا آنکھوں کی میری مراد ہے
مانند آئینے کے جو صاف اعتقاد ہے

۱۳ شاید

شاید کہ دام عشق مین تازہ ہوا ہے قید
باقی رہیگا جور وستم روز حشر تک

وعدہ پہ گلرخون کے جسے اعتماد ہے
اس زلف کی جفا مین پنٹ استداد ہے

مقصود دل ہے اوسکا جمال ازلی مجھے
میری زبان کا ورد محمد مراد ہے

ہی بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہی
کیون نہو فوارۂ خون جوش زن ہر رگ سے اب
ہر گھڑی تجھ ہجر مین ای دلربا تنہا نہین
زلف کھولے دیکھا اوسکو مجھپہ یون ظاہر ہوا
آسمان پر یہہ نہ جانو چادر ابر سفید
حرف شیرین دمبدم ہوتے ہین آسے جلوہ گر

غمزۂ خونخوار ظالم سربسر بیداد ہی
ہر نگاہ تیز خوبان نشتر فصاد ہی
مونس و دمساز میری آہ ہی فریاد ہی
صید کرنے کو ہمارے رغبت صیاد ہی
جا نماز زاہد عزلت نشین برباد ہی
اہل معنی کی زبان کیا تیشۂ فرہاد ہی

سرو کی وارستگی پر تو نظر کر ای ولی
باوجود خودنمائی کسقدر آزاد ہی

نہو چھو خود بخود اس گل مین اڑ ہی
نہین ہر زلف دیکھے سے اٹھتا
نہین چہرہ ہی اوسکے سر پہ بلدار
کرین کیون سنگدل لکے لکو تسخیر
برستا منہہ پہ ہی اس ماہ کے نور

رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہی
اٹھتا ہون جہان دلکی پکڑ ہی
عزیز و نوجوانون کی اکڑ ہی
زبردستی مین بیجا پر کا گڑ ہی
یہان عشاق کی آنکھونکو جھڑ ہی

سخن فہمون کی مجلس مین ولی یہہ
ہر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ہی

اسکی نین مین غمزۂ آہو پچھاڑ ہی
کسطرح آسکون تیری آنکھونکے باغ مین

ایدل سمجھ کے چل کہ یہان خار و جھاڑ ہی
خار ونکے جھاڑ خنجر مژگان کی باڑ ہی

جن کو نہین ہی بوجھ تیرے حسنِ پاک کی
سُنّی اگرچہ کیسا ہی سو کھا سا ہاڑ ہی
نزدیک اونکے رشک مثالِ پہاڑ ہی
پر دشمنون کے سر پہ مثالِ پہاڑ ہی

دلمین ولی رکھے ہی خیال جمال یار
دُر کی طرح سے سینے مین اُسکے دڑاڑ ہی

گلرخو نمین جسکے سر پہ طرۂ زرتار ہی
زیب گلزار اداوہ سروِ خوش رفتار ہی
چہرۂ گلرنگ و زلف موج زن خوبیمین وہ
آیۂ جنات تجری تحتہا الانہار ہی
بسکہ بیدردان ہوئے ہین مجتمع چارونطرف
بستۂ زلفِ پریرویان پہ مارا مار ہی
زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اُسکے غم سے اب
سبزۂ خطِ دل آرا مرہم زنگار ہی
کیونکہ جاوے بوالہوس اُسکی گلی مین ہو دلیر
ہر نگاہ تیز اسکی تیر ہی تلوار ہی
کیون نہ لین زاہد تجھہ کو دیکھہ طرز برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہی

مت نصیحت کر ولی کو ایصنم نا آشنا
ترک کرنا عشق کو دشوار ہی دشوار ہی

بیابان عاشقونکا ملک اسکندر برابر ہی
ہر اک آنسو کا گوہر تخت کے اختر برابر ہی
جنونکے ملک کے سلطا نکو کیا حاجت ہی افسر کی
بگولا سر اوپر مجنون کے بہ افسر برابر ہی
جو کوئی حاصل کیا ہی دولت عالمکو سوزش مین
پھپولا اس دل دریا کا سو گوہر برابر ہی
فنا کر جو کوئی سمجھا دئی کی زندگانی کو
اوسے گذران کرنے دشت ہو یا گھر برابر ہی

ولی دیوان مین میرے بھلا دفتر کی حاجت کیا
میرے دیوان کا ہر اک شعر سو دفتر برابر ہی

نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ہی
نگہ مین اوس پریرو کے اثر ہی
نہین اب تک دکھایا منہہ اپس کا
میرے کیا حال سے وہ بیخبر ہی
مروت ترک مت کر اے پریرو
محبت مین مروت معتبر ہی

تیرے قد کے تماشے کا ہون طالب — کہ راہ راست بازی بے خطر ہے
تیری تعریف کرتے ہین ملایک — ثنا تیری کہان حد بشر ہے
بیان اہل معنی ہے مطول — اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

ولی کے رنگ کو دیکھے نظر سے
اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

نجانون خط مین تیرے کیا اثر ہے — کہ دیکھے جسے دل زیر و زبر ہے
اوسے باریک بین کہتے ہین عاشق — نظر مین جس کے وہ نازک کمر ہے
نہووے بے ہجوم راست بازان — جہان اوس سرو قامت کا گذر ہے
ہراک سے آشنا ہو جا ہنر مین — کہ راہ راست بازی بیخطر ہے
نہ پاوے تجھسے گر سیب زنخدان — نہال عشقبازی بے ثمر ہے
رہینگے خاک ہو تیری گلی مین — وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی مجھ دل کی آتش پر نظر کر
جہنم کی زبان پر الحذر ہے

رخ تیرا آفتاب محشر ہے — شعلہ اوس کا جہان مین گھر گھر ہے
رگ جان سے ہوا ہے خون جاری — دلمین تیری پلک کا نشتر ہے
پہنچتا ہے دلون کو ہر جا پر — غم تیرا روزی مقدر ہے
بات میٹھی تیرے لبونکی صنم — بخدا رشک شہد و شکر ہے
رخ تیرا بحر حسن ہے جانان — زلف پر پیچ موج عنبر ہے
قد سے تیرے کبھو نہ پایا پھل — حق مین میرے درخت بے بر ہے
تجھ بن اے نور بخش محفل دل — حال مجلس تمام ابتر ہے
آگ ہووے بقدر نیزہ بلند — شمع کیا آفتاب محشر ہے

دود آتش کیا ہی سرمۂ چشم
داغ دل دیدۂ سمندر ہی

صفحۂ دل پہ درد کو لکھئے
رشتۂ آہ تارِ مسطر ہی

آج جون آرسی ہوئے ہین عزیز
خودنمائی جنون کا جوہر ہی

سادہ رو ہین ہمیشہ باعزت
آب ہر دم محیط گوہر ہی

سیر دریائے معرفت کی کر
کشتیٔ دل اگر قلندر ہی

آئینے سے سنی ہی مین نے یہہ بات
صاف دل وقت کا سکندر ہی

ای ولی کیا ہی حاجت قاصد
نامہ میرا پرِ کبوتر ہی

قبلۂ اہل صفا شمشیر ہی
ہادیٔ مشکل کشا شمشیر ہی

غازیٔ اب سعادت کیون نہون
سایۂ بال ہما شمشیر ہی

کیون نہ دشمن کے کرے سینہ مین جا
ناخن شیر خدا شمشیر ہی

کیون نہووے قتل عاشق دمبدم
شوخی کی بانکی ادا شمشیر ہی

اوسکے آگے بوالہوس کیون آسکے
صورتِ دست قضا شمشیر ہی

اوگا ریحان و آخر لالہ رنگ
ظاہرا برگ حنا شمشیر ہی

زندۂ جاوید شہدا کیون نہون
موجۂ آب بقا شمشیر ہی

سالک راہ فنا کو دمبدم
آخرت کی رہنما شمشیر ہی

صاحب ہمت کو نت ہی دستگیر
مرشد حاجت روا شمشیر ہی

دشمنان کیون کرسکین مکر و فریب
صیقلِ زنگ دغا شمشیر ہی

راہ غیرت مین کہ مشکل ہی تمام
ناتوانون کا عصا شمشیر ہی

ہی کلید باب فتح مدعا
ناخن مشکل کشا شمشیر ہی

کیون نہووے آب سے سر تا قدم
جوہر کان حیا شمشیر ہی

جسنے پکڑا گوشۂ آزادگی — اوسکو موجِ بوریا شمشیر ہے

کعبۂ فتح و ظفر مین ای ولی
شکلِ محراب دعا شمشیر ہے

عاشقونکو فہم تیرا حسن عالمگیر ہے — بلبلونکو بند کرنے موج گل زنجیر ہے
تجھ نین کی ہی نگاہِ راست تیر بے خطا — کج ادائی ان بھوؤن کی جوہر شمشیر ہے
حسن تیرا عالم علوی سے دیتا ہی خبر — تو دمِ عیسیٰ ہے تیرا دم دم تاثیر ہے
کیا کرے حیران تری تعریف ای آئینہ رو — مو بمو تیرا سراپا نازکی تصویر ہے

ای ولی کہتے ہین بلبل اسکا نانگ گلشن سخن
غنچۂ لب کے اوپر جو ان لونگ گل تقریر ہے

تشنہ لب کو می کی گر تشنگی نہین ناسور ہے — پنبہ مینا اسے جوں مرہم کافور ہے
یاد سے ساقی کے ہردم ہر پلک ہی شاخ تاک — اشک حیرت اوسکے اوپر خوشۂ انگور ہے
نفس سرکش پر جو کوئی پا یا یہان فتح و ظفر — دار عقبی مین وہ الحق صورت منصور ہے
ہی تجلی کے صحیفے کا یہہ سورج اک ورق — عکس تیری زلف کا مثل شب دیجور ہے
جو سیاہی اور سفیدی سے ہوا ہے آشنا — اہل بینش کی نظر مین وہ سدا منظور ہے
جلد رو ہو عشق کی رہ مین کہ منزل نزدیک ہو — کاہلی کو چھوڑ دے سالک جو منزل دور ہے
خاکساری جسکو ہی سلطان ہے اس عالم مین وہ — کاسۂ خاکی اوسے جون چینی فغفور ہے

یار کے دیدار کا طالب ہون موسیِ زمان
ای ولی دربار اوسکا مجکو کوہِ طور ہے

حسن کا مسند نشین وہ دلبر ممتاز ہی — دلبرونکا حسن جس مسند کا پا انداز ہے
اوس نزاکت آفرین پر بار کیا ہی ناز کا — سر سے لے پاؤن تلک سب نازہی نازہے
غیر حیرت نہین خبر ہی اوس پری رو کی کسے — راز کے پردے مین جسکے خاموشی آواز ہے

خال تیرا دل میں اب آکر ہوا خلوت نشین
غم ترا سینے میں میرے راز کا ہمراز ہے

وہ اپسکے وقت کا منصور ہے عالم میں سر
صدق سے رہ میں تیری جو عاشق سرباز ہے

سوکھ کر غم میں ترے یہہ تن ہوا ہے جون رباب
دل میرا سینے میں میرے مثل تار ساز ہے

یاد سے اوس رشک گلزار ارم کے اے ولی
رنگ کو میرے سدا جون بوئے گل پرواز ہے

پھر یا چہرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے
دلربائی میں برنگ موج گل ممتاز ہے

موسم خط میں نہ کر فکر اے گل رنگین ادا
سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے

روبرو ہونے میں اوسکے راز دل ظاہر ہوا
جلوۂ آئینہ رویان کاشف اسرار ہے

زندگی میں طائر دلکو خلاصی کیونکہ ہو
پنجۂ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے

الفت اغیار کرنا ہجر میں درکار کیا
دمبدم آہ دل بیتاب اگر دمساز ہے

دردمندونکی نظر سے اوسکا گرنا ہے بجا
جو برنگ طفل اشک عاشقان غماز ہے

زندہ کرنا استخوان کو گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کو تجھ ناز کا اعجاز ہے

دردمندونکی نظر میں قول مطرب دلنواز
گرمی افسردہ طبعان شعلہ آواز ہے

بزم کو رونق دیا ہے جیسے وہ عالی مقام
رشتۂ آہ دل بیتاب تار ساز ہے

دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل ہے ولے
سد راہ سینہ صافان طالع ناساز ہے

اے ولی یہہ مصرع موزون ہے ہنر کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

مجھ حکم میں وہ راست قد دلنواز ہے
جسکے ہر ایک قول میں عشرت کا ساز ہے

رکھتے ہیں کھول پردہ شناسان مدعا
جا اوج میں ہوا کے اوڑے شاہباز ہے

جیسے رکھا ہوں عشق کی آتش پہ میں قدم
تب سے مثال عود میرا جی گداز ہے

اے بوالہوس نہ دل میں رکھہ آہنگ عاشقی
جانباز عاشقوں پہ یہہ دروازہ باز ہے

تو اصل دائرہ مین ہی اور دوسر ہین فرع
اوج و حضیض بیچ نہین یکہ تاز ہی

تیرے خیال مین جو ہوا خشک جون رباب
مضراب غم کا ہاتھ اوسی پر دراز ہی

محراب اون بھوونکی عجب ہے مقام خاص
ہر پنجگانہ جسمین دلون کی نماز ہی

سن حرف راست یار کا مت مل رقیب سے
ہر چند تیری طبع مخالف نواز ہی

خارا دلونکی چشم کی نسبت کے فیض سے
برمے کو اصفہان کے عجب امتیاز ہی

کرنیکو سد راہِ عراق و حجاز عشق
عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہی

بانگ بلند بات جو کہتا ہی ای ولی
اس شعر پر بجا ہی اگر مجکو ناز ہی

زلف دلبر کی جو عنبر بیز ہے
حسن کے دعوی کی دست آویز ہے

ہی گل رعنا بہار حسن کا
ناز تیرا جو نیاز آمیز ہے

شوق کے مرکب کو راہ عشق مین
ای صنم تیری نگہ مہمیز ہے

ہر پلک ہی تیرا ای تیغ فرنگ
عاشقون کے مارنے کو تیز ہے

ہاتھ مین میرے نہ سمجھو تم بیاض
شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے

چاہتا ہون دل سے مین ای نازنین
جنگ تیرا وہ کہ صلح آمیز ہے

اس صنم کا وصف لکھنے مین قلم
ابر نیسان کی طرح دُر ریز ہے

اب تغافل سے ہوا ہی رہنما
گریۂ عاشق کہ خون آمیز ہے

دل میرا ای دلبر شیرین سخن
اون لبون کے شوق سے لبریز ہے

ای ولی یوسف سا ہی دلکو عزیز
شعر تیرا بسکہ شوق آمیز ہے

ہر نگاہ شوخ سرکش تشنۂ خونریز ہی
تیغ اوس ابرو کی ہر دم مارنیکو تیز ہی

عشق کے دعوے مین اسکا رکھتی ہی ثابت اساس
سنبل زلف پر جو جسکو دست آویز ہی

آج گلگشتِ چمن کا وقت ہے ای نوبہار
بادہ گلرنگ سے اب جام گل لبریز ہے

جب سے گلشن میں تری زلفوں کا سایہ پڑا
تب سے ہی صحن چمن ہر تار سنبل خیز ہے

سادہ رویوں کو کیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا ای ولی ازبسکہ شوق انگیز ہے

عاشق کو تیری رویت ایمہ جمال بس ہے
خاموش ہو کے رہنا اتنی ہی فال بس ہے

گر عید کو جہاں مل تکتا ہے ماہِ نو کو
اور ہمکو ماہ عید ابرو ہلال بس ہے

ہر دلربا کو ہرگز دیتا نہیں ہوں دل کو
دلبستگی کو میری وہ بیمثال بس ہے

کیوں دام و دانہ رکھے صیادِ حسن اپنا
کرنیکو صید دل کے یہہ خط و خال بس ہے

ہر چند ای ولی میں ہوں غرق بحر عصیاں
مجکو شفیع محشر حضرت ؐ کی آل بس ہے

تحصیل خط کو اسکے رخ کی کتاب بس ہے
داناے منتخب کو یہہ انتخاب بس ہے

مجھ حال کا کرے گر آ کر سوال دلبر
تو لاجواب ہونا مجھ کو جواب بس ہے

ولہ

مجکو شفیع محشر وہ دین پناہ بس ہے
شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے

خاطر سے کی ہے خواہش اسباب دنیوی کی
ہمت رہ رضا میں اب زاد راہ بس ہے

جو صاف دل ہیں انکو درکار کب ہے زینت
جوں آرسی نمد کی سر پر کلاہ بس ہے

اسباب جنگ رکھنا درکار ہمکو کیا ہے
دشمن کے مارنیکو اک تیر آہ بس ہے

نیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی
تیری گلی پہ آنا یہہ دستگاہ بس ہے

درکار کب ہے مسجد یکو عاشقوں کے
محراب ان بھووں کی یہہ قبلہ گاہ بس ہے

مت تیر اور کماں کی کر فکر ای خوش ابرو
عاشق کے مارنے کو سیدھی نگاہ بس ہے

تجھ عشق کے چلے کو کیا کام چاندنی سے
تجھ حسن کا تماشا ای رشک ماہ بس ہے

درکار کیا کہ دیکھوں ہر اک ادا کو تیری
بیجا ہی پادشاہی ہر خوبرو کو دینا

تجھ چال کا تماشا ای کجکلاہ بس ہی
خوبی کے تخت اوپر اک بادشاہ بس ہی

غم کیا ہی گر رقیبان آئے ہین چل ولی پر
ای دوست تجھ کرم کی مجکو نگاہ بس ہی

دل طلبگار یار مہوش ہی
مجھ سے کیونکر ملے گا حیران ہون
کیا تیری زلف کیا تیری ابرو
تجھ بن ای داغ بخش سینہ و دل

لطف اسکا اگرچہ دلکش ہی
شوخ ہی بیوفا ہی سرکش ہی
ہر طرف سے مجھے کشاکش ہی
چمن لالہ دشت آتش ہی

ای ولی تجھ زکی سے پایا ہون
شعلہ آہ شوق بیغش ہی

ہر طرف ہنگامۂ اجلاف ہی
ہر سحر کو نعمتِ دیدار کی
نین شفق ہر شام تیرے خواب کو
نقد دل اور ونکو دینا تجھ بغیر
کیا کرون تفسیر غم ہر ایک اشک
مت جام عشق کو کچھ غم نہین
وسوسے سے دلکو مت کر قلب زر
جب سے وہ آتا ہی ہمراہ رقیب
رحم میرے حال پر کرتا نہین
صورت نارستہ خط ہی جلوہ گر
ای ولی تعریف اسکی کیا کرون

مت کسی سے مل اگر اشراف ہی
آئینے کو اشتہاٹ سے صاف ہی
پنجۂ خورشید مخمل باف ہی
حق شناسون کے قریب اسراف ہی
راز کے قرآن کا کشاف ہی
خاطر ناصح اگر ناصاف ہی
سینہ صافونکی نظر صراف ہی
دردمندونکا مکان اعراف ہی
شوخ ہی سرکش ہی نا انصاف ہی
اس قدر چہرہ صنم کا صاف ہی
ہر طرح مستغنی از اوصاف ہی

ہر چند کہ اوس آہوئے وحشی مین بھڑک ہے
بیتاب کا دل لینے کو ہرگز نہ ہڑک ہے

عشاق پہ اوس ابروئے خمدار کا پھرنا
تلوار کی اوجھڑ ہے یا گتّی کی سڑک ہے

گرمی سے تیری طبع کی ڈرتے ہین سیہ بخت
غصے سے کڑکنا تیرا بجلی کی کڑک ہے

آنکھونکو کہان تاب جو دیکھین تیری جاب
سورج سے زیادہ تیرے جامہ کی بھڑک ہے

کرنے کو ولی عاشق بیتاب کو زخمی
وہ ظالم بیرحم نپٹ ہی نہ ہڑک ہے

ایدوست تیری یاد مین دلکا کمال ہے
نقش مراد آئینہ تیرا جمال ہے

ہے راستی سے قد کو تیرے رتبۂ بلند
جنت مین اوسکے عشق سے طوبیٰ نہال ہے

حاجت نہین ہے شمع کی اوس انجمن مین
جس انجمن مین شمع صنم کا جمال ہے

آ ای مہِ دو ہفتہ میرے پاس ایک روز
ہر ماہ تیرے ہجر مین اب مجکو سال ہے

ہمسایۂ بتان نے کیا قد میرا دوتا
اس مدعی پہ غمزۂ خمدار دال ہے

زاہد کو مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کوچے سے اب ریا کے نکلنا محال ہے

لازم ہے درس یار کی تحصیل راتدن
ہر مدرسے کے بیچ یہی قیل و قال ہے

جبسے تیرے خیال نے دلمین گذر کیا
بتیاب جان میری پہ عجب وجد و حال ہے

ای عاشقون کی عید تامل سے کر نظر
تیری بھوون کی یاد مین تن جون ہلال ہے

تیری نین کے عشق مین جسنے سفر کیا
اوسکے سفر کی راہ نگاہِ غزال ہے

بانگ بلند زمزمہ میرا ہے ای حجر
کعبے مین تجھ جمال کا تل جون بلال ہے

گل یہہ زبان سے کہتا تھا کل باغ مین سخن
غنچہ کو اوس دہن سے سدا انفعال ہے

خاموش گر رہا ہے ولی تو عجب نجان
غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

مہر سپہر حسن تیرا فاضل ہے
رخ تیرا رشکِ ماہِ کامل ہے

نسخہ حسن کا لیا جو سبق
رات دن تجھہ جمال روشن سے
جسکو کچھہ حسن کی نہین ہی خبر
زاد رہ دل سے جو بغل مین لیا
عشق کی راہ کے مسافر کو

بس وہی فاضل مکمل ہی
فضل پروردگار شامل ہی
بیگمان وہ جہان مین غافل ہی
عشق کے نیتھہ سے وہ غافل ہی
ہر قدم اوس گلی مین منزل ہی

ای ولی طرز عشق سہل نہین
آزمایا ہون مین کہ مشکل ہی

نشہ بخش عاشقان وہ ساقی گلفام ہی
کھولنا زلفونکو کیا درکار ہی اغوش مین
آفتاب آتا ہی محرم ہو کہ کوچے کیطرف
دلکو جمعیت ہی جب جاتا ہون دنبال صنم
مت قدم رکھہ اوس طرف ای زاہد خلوت نشین
جس صنم کی سرکشی کی جگہمین ہی صیت بلند

جسکی خوبی کا تصور بیخودی کا جام ہی
اک نگاہ ناز تیرا دو جہان کا دام ہی
صبح صادق اسکے بر مین جامۂ احرام ہی
آرسی کے ساتھہ مین سیماب کو آرام ہی
غمزۂ خونخوار ظالم دشمن اسلام ہی
شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ہی

ای ولی کیون خشک مغزی کا نہین کرتا علاج
یاد اون آنکھون کا تجکو روغن بادام ہی

اوس سرو خوش ادا کو ہمارا سلام ہی
لیتا نہین سلام ہمارا حجاب سے
اسکے سوائے اور نہین مدعائے دل
ناز و ادا سے دلکو میرے مبتلا کیا

اوس یار بے وفا کو ہمارا سلام ہی
اوس صاحب حیا کو ہمارا سلام ہی
اس دلکے مدعا کو ہمارا سلام ہی
اوس ناز کو ادا کو ہمارا سلام ہی

آرام جان و دل ہی ولی جسکا دیکھنا
اوس جان و دلربا کو ہمارا سلام ہی

اوس شاہ نوخطان کو ہمارا اسلام ہے — جسکے نگین لب کا دو عالم مین نام ہے

سرشار انبساط وہ اس انجمن ہے — جسکو خیال آنکھونکا تیری مدام ہے

جس سرزمین تیری بھونکا بیان کرون — خوبی ہلال چرخ کی وان ناتمام ہے

جب ہے گلی مین تیرے رقیب سیاہ رو — تب تک ہمارے حق مین ہر اک صبح شام ہے

تنہا نہ بند عشق مین تیرے ہوا ولی
یہہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

تیرا مجنون ہون صحرا کی قسم ہے — طلب مین ہون تمنا کی قسم ہے

سراپا ناز ہے تو اے پری رو — مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے

کیا مجھ زلف نے مجکو دیوانہ — تیری زلفونکے سودا کی قسم ہے

دورنگی ترک کر اک رنگ ہو مل — تجھے اس قد رعنا کی قسم ہے

کیا ہے عشق نے عالم کو مجنون — مجھے اُس رشک لیلی کی قسم ہے

ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشم شہلا کی قسم ہے

صنم میرا نپٹ روشن بیان ہے — برنگ شعلہ سر تا پا زبان ہے

نظر کرنے مین دل اوسکا لیا ہے — کمند گل نگاہ بلبلان ہے

وفا کر حسن پر مغرور مت ہو — وفاداری بہار بے خزان ہے

صنم مجھ دیدہ و دل مین گذر کر — ہوا ہے باغ ہے آب روان ہے

بجا ہے گر وہ سرو گلشن ناز — ہماری راستی پر مہربان ہے

ہُوا تیر ملامت کا نشانہ — نظر مین جسکے وہ ابرو کمان ہے

ولی اوس کی جفا سے خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحان ہے

ہم

یہہ تل زنگی وہ خط مشک ختن ہے
سخن مصری و لب کان یمن ہے

میرے پر کھینچتی ہے تیغ ہندی
تیری ابرو کہ چین جسکا وطن ہے

تیری آنکھو نین دیکھا کا نور و دیس
تیری باتو نین بنگالے کا فن ہے

ہین رنگین لب تیرے لعل بدخشان
سخن تیرا ہر اک دُرِّ عدن ہے

تیری یہہ زلف ہے شام غریبان
جبین تیری مجھے صبح وطن ہے

ولی ایران و توران مین ہے مشہور
وطن گو اُسکا گجرات و دکن ہے

شکار انداز دل وہ منہرن ہے
لعب جس شوخ کا جادو نین ہے

ہوا ہے جو شہید لالہ رویان
برنگ داغ دل خونین کفن ہے

نہین درکار گلگشت چمن کی
بہار عاشقان وہ گلبدن ہے

کرے گا سنگدل کے دل مین جا نقش
صدائے بیدلان فرہاد فن ہے

بجا ہے اوسکو کہنا خسرو وقت
نظر مین جسکے وہ شیرین سخن ہے

تیرا قد اے بہار گلشن ناز
مثال سرو زیب انجمن ہے

خودی سے اولا خالی ہوا یدل
اگر اوس شمع روشن کی لگن ہے

غلام فدوی درگاہ احمد
سدا میری زبان پر یہہ سخن ہے

ہوا جو خادم شاہِ ولایت
ولی ہے والیٔ ملکِ سخن ہے

عارفونپر ہمیشہ روشن ہے
کہ فن عاشقی عجب فن ہے

کیون نہو مظہر تجلی یار
کہ دل صاف مثل درپن ہے

عشقباز اُس گلی مین رہتے ہین
بلبلونکا مقام گلشن ہے

سفرِ عشق کیون نہ ہو مشکل
غمزۂ چشم یار رہزن ہے

بار مت دے رقیب کو ای یار ... دوستون کا رقیب دشمن ہے
تنگ چشمی ہے راہ بے بصری ... گرچہ مقدار چشم سوزن ہے
مجکو روشن دلون نے دی ہے خبر ... کہ سخن کا چراغ روشن ہے
عشق مین شمع رو کے جلتا ہون ... حال میرا سبھو پہ روشن ہے
گھیر رکھتا ہے مجکو جامۂ تنگ ... دور افلاک دور دامن ہے

ای ولی تیغ غم سے خوف نہین
خاک بجا بدن پہ جوشن ہے

تیرے لب پر جو خطِ عنبرین ہے ... خط یاقوت سے نقش نگین ہے
چمن آرائے باغ خوش ادائی ... نہالِ سرو قد ہے گل جبین ہے
کہو زاہد کو جاوے اوس گلی مین ... اگر مشتاقِ فردوسِ برین ہے
نہ آوے گی کبھی لکھنے مین ہرگز ... مصوّر یہہ ادائے نازنین ہے
ہمیشہ دیکھتی ہے اُس کمر کو ... نگہ میری زبس باریک بین ہے
میرے حق مین عنایت نامۂ یار ... مثالِ شہپر روح الامین ہے
کرے اک آن مین دیوانہ سب کو ... نگاہِ یار جادو آفرین ہے
نہین گلبرگ گلشن مین یہہ گلرو ... تیرے گلگون کا یہہ دامان زین ہے
سویدا کی طرح جاوے نہ ہرگز ... خیال اوس خال کا جو دلنشین ہے

ولی جسنے سنا میرے سخن کو
زبان پر اوسکے ذکر آفرین ہے

ہر اک سے مل متواضع ہو سروری یہہ ہے ... سنبھال کشتیِ دلکو قلندری یہہ ہے
نکال خاطرِ خاتر سے جام جم کا غم ... صفا کر آئینۂ دل سکندری یہہ ہے
تو جان بوجھ کے انجان ہو گیا جانا ... کہ زندگانی مین مقصود زرگری یہہ ہے

خیال یار کو رکھ دل مین اپنے محکم کر
کہ عاشقون کے لئے شیشہ و پری یہہ ہی

با عزیز ہین اوس منہہ کے آفتاب پرست
تو جلوہ گر ہو کہ اب ذرہ پروری یہہ ہی

ذرہ نقاب اُٹھاکر تو اپنا منہہ دکھلا
کہ دلبرون کے لئے حق دلبری یہہ ہی

کر اپنے دل سے تو اب دور یاد خاقانی
ولی کو دیکھ کہ اب رشک انوری یہہ ہی

نکل ہی دلربا گھر سے کہ وقت بیحجابی ہی
چمن مین چل بہار نسترن ہی ماہتابی ہی

کسی کی بات سنتا نین کسی پر رحم کرتا نین
ہٹیلا ہی عنادی ہی جفائی ہی عتابی ہی

گیا ہی جیسے وہ گلرو چمن مین میک کسی نے
ہر اک گل صورت ساغر ہی ہر غنچہ گلابی ہی

کسے طاقت کہ آنکھین کھولکر دیکھے تیری جانب
جھلک اوس حسن روشن کی شعاع آفتابی ہی

رہے کیون ہوش عاشق کا سلامت دیکھ کر انکو
تبسم ہی نگہ ہی زلف ہی چہرہ شہابی ہی

مجھے اوس بیوفا کی بات پر کیا اعتبار آوے
کہ ظالم ہی ستمگر ہی دورنگی ہی شرابی ہی

اٹھا ہی عشق کا شعلہ دکھاوے چہرۂ روشن
دکھانا آگ کو مصحف کہ یہہ مشکل کتابی ہی

تمھارا ای صنم مدت سے یہہ فدوی دعاگو ہی
سخن کیا ہمسے کرنا بیحجابی بیحجابی ہی

وفاداری بہار گلشن خوبی ہی ای گلرو
نہو چھوسرسری ہرگز سخن میرا کتابی ہی

ولی پایا رباعی چار ابرو کے تصور مین
تخلص چشم گریان کا بجا ہی گر سحابی ہی

مفلسی سب بہار کھوتی ہی
حسن کا اعتبار کھوتی ہی

کیون کہ حاصل ہو مجکو جمعیت
زلف تیری قرار کھوتی ہی

ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب
چشم دل کا خمار کھوتی ہی

کیونکہ ملنا صنم کا ترک کرون
دلبری اختیار کھوتی ہی

ای ولی آب اوس پری رو کی
میرے دل کا غبار کھوتی ہی

شب فرقت مین مونس و ہمدم
بیقرارون کو آہ و زاری ہے

ایعزیزو مجھے نہین برداشت
سنگدل کا فراق بھاری ہے

فیض ہجران سے تیرے ای بحر حسن
چشم گریان کا کام جاری ہے

فوقیت لیگیا ہون بلبل پر
گرچہ منصب مین وہ ہزاری ہے

عشقبازونکے حق مین قاتل کی
ہر نگہ خنجر و کٹاری ہے

آتش ہجر لالہ رو سے ولی
داغ سینے مین یادگاری ہے

عشق بیتاب جانگدازی ہے
حسن مشتاق دلنوازی ہے

اشک خونی سے جو کیا ہے وضو
مذہب عشق مین نمازی ہے

جو ہوا راز عشق سے آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ہے

پاکبازون سے یون ہوا معلوم
عشق مضمون پاکبازی ہے

جاکے پہنچی ہے حد ظلمت کو
کیا ہی اوس زلف کی درازی ہے

تجربہ سے ہوا مجھے ظاہر
ناز مفہوم بے نیازی ہے

ای ولی عیش ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہد مجازی ہے

کوچۂ یار عین کاسی ہے
دل لگا جو وہانکا باسی ہے

اوسکے بیراگ کی اوداسی سے
دل پہ بیراگ کے اوداسی ہے

خال پیشانی بت بیدین
ہندوئے ہردوار باسی ہے

زلف تیری ہے موج جمنا کی
اوسکے نزدیک تل سناسی ہے

طاس خورشید غرق ہے جب سے
بر مین تیرے لباس طاسی ہے

گھر تیرا ہے یہ رشک دیول چین
اوس مین مدت سے دل اوپاسی ہے

یہہ سیہ زلف اِس زنخدان پر
ناگنی کی طرح پیاسی ہی
جسکی گفتار مین نہین ہی مزہ
سخن اوسکا طعام باسی ہی

ای ولی جو لباس تن پہ رکھا
عاشقون کا وہی لباسی ہی

تیرا منہہ مشرقی حسن انوری جلوہ جمالی ہی
نین جامی جبین فردوسی اوا ابرو ہلالی ہی
ریاضی فہم و گلشن طبع دانا دل علی فطرت
زبان تیری فصیحی اور سخن تیرا زلالی ہی
نگہ مین فیضی و قدسی سرشتِ طالب و شیدا
کمالی بدرو دل آہنگی چشم اُسکی غزالی ہی
تو ہی ہے خسرو روشن ضمیر و صاحب شوکت
تیری ابرو نے پر خم مجھہ کو طغرائے ہلالی ہی

ولی اوس قدو ابرو کا ہوا ہی شوقی و مایل
تو ہر اک بیت عالی اور ہر اک مصرع خیالی ہی

نہ پوچھو خود بخود اوس شوخ مین صاحب کمالی ہی
نگاہ پاکبازان حسن کے گلشن کا مالی ہی
نجانون کیا بلا لاوے گی اوسکے کان سے لگ کر
بلا ہے جان مشتاقان تیرے کانون کی بالی ہی
سدا اوس مو کمر کے وصف آتے ہین زبان اوپر
غزہ نرو طبع مین میر عجب نازک خیالی ہی
زبان قمریان پر یہہ سخن جاری ہی گلشن مین
کہ عشق سرو قد رکھتا ہی جسکی فکر عالی ہی
ہمیشہ جون صنوبر راست بازان وجد کرتے ہین
مگر قدِ پری رو مصرع برجستہ حالی ہی
عیان ہے شاہ بیت عبہری اوس چشم جادو سے
کرشمہ اون بھوون کا معنیِ بیت ہلالی ہی
کہا اوس شکرین گفتار نے میرے سخن سنکر
کہ طوطی کی زبان پر یہہ عجب شیرین مقالی ہی
نجانون کس پریرو کا گذر ہی آج مجلس مین
کہ حیرت سے ہر اک کا رو بہ رنگ نقش قالی ہی

ولی وہ سروِ قامت ہی بہار گلشن خوبی
نہ رہنا اوسکی صحبت مین نپٹ بے اعتدالی ہی

باغ ارم سے بہتر گلرو تیری گلی ہی
ساکن تیری گلی کا ہر آن مین ولی ہی

لبریز ہون صدائے الفت سے مین سراپا
ہر استخوان مین میرے آواز بانسلی ہے

کہدی ہے اہل دل نے یہہ بات مجکو دلسے
عارف کا دل بغل مین قرآن ہیکلی ہے

اوس رخ پہ گرچہ یہہ خط باریک ہے و لیکن
آنکھونکا نور افزا جون قطعۂ جلی ہے

امید ہے کہ ہووے اب درد سر کا درمان
جامے کا رنگ تیرے ایشوخ صندلی ہے

آتا نہین ہے تجھہ بن اک آن خواب راحت
تکیہ میرے سرہانے ہرچند مخملی ہے

گر تیرے اس دہن مین طغرا نہین سخن کا
گویا دہن یہہ تیرا تصویر کی کلی ہے

مجکو کہا صنم نے لاؤنگا سند کی مین
زمرے مین شاعرون کے ہرچند تو ولی ہے

قد مین تیرے وہ خوشخرامی ہے
جان سی ناز کی تمامی ہے

گرچہ سب خوبرو مین خوب و لے
سرو میرا سبھو مین نامی ہے

ہر یک تیری ای نگاہ مست
نشہ بخشی مین شعر جامی ہے

ہے آتش شوق زلف سے تیرے
دل عاشق کباب شامی ہے

سرو کو باوجود آزادی
تجھہ سے بس دعوی غلامی ہے

جسنے باندہا نگین لب سے دل
اوسکو عالم مین نیکنامی ہے

ہے آتش عشق سے نہ گلنے جانا
عشق بازونکے حق مین خامی ہے

ایولی اوس کی بیت ابرو مین
معنی نسخہائے جامی ہے

ناز طناز گرچہ آنی ہے
مایۂ عیش جاودانی ہے

یاد کرتے ہین خط و بید صنم
کام ہندو کا بید خوانی ہے

تجھہ سے ہرگز جدا نہونگا جان
جب تلک میری زندگانی ہے

دل مین آیا ہے جب سے شروع
تب سے اشعار مین روانی ہے

وقت مرنیکے بولتا ہی پتنگ — گہ محبت رفیق جانی ہی
آشنا نونہال سے ہونا — ثمرۂ گلشن جوانی ہی
ای سکندر نڈھونڈھ آبحیات — چشمۂ خضر خوش بیانی ہی
گرچہ گرما بند لفظ ہون لیکن ر — دل میرا عاشق معانی ہی

ای ولی فکر صاف صاحب دل
گوہر بحر نکتہ دانی ہی

مو بمو جو تجھہ غم سے ضعف و ناتوانی ہی — تک کرم کر و صنم وقت مہربانی ہی
دیکھنے سے خوبانکے منع مت کر ای زاہد — موسم بزرگی نہین عالم جوانی ہی
جو یاد کرتا ہی نوبہار کے خط کو — رات دن برہمن کا کام بید خوانی ہی
کچھ غم مین تنہا نہین دل عاشق بالا انگیز — کہ شب جدائی مین آہ یار جانی ہی
اک سخن تیرے لب سے ای میر روح افزا — جان نثارونکے حق مین آب زندگانی ہی
تجھ سے ہمنشین ہونا ای گل بہار دل — وجہ شادمانی ہی عیش کامرانی ہی
نام اس دو رنگی کا کیون نہوئے گل رعنا — چہرۂ ارغوانی ہی چہرۂ زعفرانی ہی
جب سے نوخط گلرو جلوہ گر ہی گلشن مین — سبزہ کہربائی ہے رنگ گل خزانی ہی

سادہ رو جہان کے لگا گوش رکھکر سنتے ہین
ای ولی سخن تیرا گوہر معانی ہی

تجکو خوبان مین بادشاہی ہی — سر اوپر سایۂ الٰہی ہی
باعث دلربائی عاشق — خوش نگاہون نہین خوش نگاہی ہی
کم نکلنے مین اوس پریرو کے — عشقبازون کی خیر خواہی ہی
جگمین تیرے بہونکی شہرت سے — کشتیٔ عاشقان تباہی ہی
قتل عاشق پہ ہی کمر باندھی — غمزۂ تیغ زن سپاہی ہی

کیون نهون عشقباز خسرو وقت
عشق کا داغ چتر شاهی ہے
نوخطون کی طرف بجا زاهد
زهد و تقوی په وان تباهی ہے
شاهِ خوبان کے رخ په سبزۂ خط
حسن کی فوج کا سپاهی ہے

عشقباز ون مین ہے ولی کامل
طلب گلرخان کماهی ہے

سدا ہمکو خیال رنگ روئے یار جانی ہے
ہمارے شیشۂ دل مین شراب ارغوانی ہے
زبان حال سے کہتا ہے خضر سبزۂ نوخط
ثنا کرنا صنم کے لب کی آب زندگانی ہے
گیا ہے حسن کی شادی مین از بس بے تکلف ہو
سراپا عشق کے بر مین لباس عفرانی ہے
تواضع کا توقع نو بہارون سے نہ رکھ اے دل
کہ بیباکی و شوخی لازم وقتِ جوانی ہے

ہوا ہے شوخ زلف موکمر سے جو سخن سرزد
ولی وہ شعرِ نازک موج دریائے معانی ہے

مت تصور کرو مجھ دل کو کہ ہرجائی ہے
چمنِ حسن پریرو کا تماشائی ہے
گلرخان کیون نہ کہین مجھکو سکندر طالع
جلوہ گر بر مین تیرے جامۂ دارائی ہے
یاد کرتا ہے سدا مصرعِ زنجیر جنون رر
دلِ بیباک کہ جھ زلف کا سودائی ہے
چشم خونبار کو رونے سے نہین ہرگز غم
خط شبرنگ ترا سرمۂ بینائی ہے
دیکھ کر اوسکو ہوئے سرو صنوبر پابند
اسقدر قد مین تیرے جلوۂ رعنائی ہے
شیخ مت گھر سے نکل آج کہ خوبان کے حضور
گول دستار تیری باعث رسوائی ہے

اے ولی رہنے کو دنیا مین مقام عاشق
کوچۂ زلف ہے یا کوچۂ رسوائی ہے

جب کیا رات کو اوس زلف نے بیتاب مجھے
تب پریشانی مین کالے کا پڑا خواب مجھے
تیری کشتی کے خیالات مین بیٹھا جب دل
عشق نے بحر مین غم کے کیا گرداب مجھے

مضطرب عشق سے ہو مجکو ملامت نکرو
طپش دل نے دیا رعشۂ سیماب مجھے

دل نے کی چاہ زنخدانکی جب
چرخ گردان نے دیا گردش دولاب مجھے

ہم ہوئے قوس قزح اوسکا خم ابرو دیکھہ
جسنے دیوار ہین غم کے کیا گرداب مجھے

گرمی جرم سے جب سوکھہ گیا باغ امید
آب رحمت سے کیا فیض نے سیراب مجھے

جم کے رتبے سے ولی مرتبہ بالا ہو اگر
جام دل مین جو میسر ہو مئ ناب مجھے

سرخوشی حاصل ہوئی ہی آج گونا گون مجھے
سبزۂ خط نے دیا ہی نشۂ افیون مجھے

کشتۂ مست نہین بیاۓ نرگس کا کبھو
ہی خیال چشم خوبان بادۂ گلگون مجھے

لالہ و گل مجھسے لیجاتے ہین رنگ و بوئے درد
گر خون کے عشق نے جب سے کیا ہی خون مجھے

ہوش کھونا عاشق بیدل کا کچھہ مشکل نہین
نام لے اوس رشک لیلی کا کرو ممنون مجھے

کیون نہووے آہ میری ہمسر سرو بلند
یاد آتا ہی عزیزو وہ قد موزون مجھے

کثرت اسباب دل لینے کو کچھہ درکار نہین
اک نگاہ لطف سے کرای صنم مجنون مجھے

آبرو کی کس سے رکھئے خلق مین چشم طمع
ہر گھڑی کرتا ہی رسوا دیدۂ پرخون مجھے

کیا ہوا گر عقل دوراندیش کی سنتا ہون بات
ہوش سے کھوویگا مجکو وہ لب میگون مجھے

اسی ولی رکھہ دلمین آوے وہ صنم آہنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

کیون نہو حاصل رم آہو مجھے
اوسکی آنکھون نے کیا جادو مجھے

وعدۂ شب کرکے پھر آیا نہین
پیچ دیتا ہی وہ مشکین مو مجھے

ای عزیزو کیا کرون اخلاص کی
پہنچتی نہین گلبدن کی بو مجھے

کیون کہ بیٹھون گوشۂ آرام مین
کھینچتا ہی وہ کمان ابرو مجھے

بلبل نالان ہوا ہون درد سے
جب نظر آیا ہی وہ گلرو مجھے

شوخی چشم پری پر رنگ ہون
حیرت افزا ہی رم آہو مجھے
وہیان مین اپنے ہی وہ خورشید رو
گرمی غم سے ہوئی ہی خو مجھے
بسکہ ہون تیری جدائی سے ضعیف
آرسی دیتی نہین ہی رو مجھے

ای ولی ہی جگ مین محراب دعا
قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

اوس نگاہ مست سے حاصل ہی مدہوشی مجھے
اوس لب خاموش نے بخشی ہی خاموشی مجھے
جام مین روشن ہی جم کی سلطنت کا سب حساب
عیش سلطانی دیا مین قدح نوشی سے مجھے
غیر سے خالی کیا ہون دلکو اپنے جون حباب
اوس نگہ نے جب سے بخشی خانہ بردوشی مجھے
اس کمر تاب پر طاقت ربائی ہی تمام
اس نزاکت نے دیا مین ہم آغوشی مجھے

ای ولی از بسکہ اوسکی یاد مین ہی محو دل
غیر کے خطرے سے ہی ہر دم فراموشی مجھے

حافظی کا حسن دکھلاوے ہی نسیانی مجھے
ہی کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے
موج زن ہر شب ہی دلمین میرے یاد پیچ و تاب
جب سے تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے
کیون پریرویان عالم حکم مین میرے نہ آئین
اوس دہن کی یاد ہی مہر سلیمانی مجھے
چشم نے دیکھا نہین تھا آئینہ رخسار کا
جب سے تیرے حسن نے بخشا ہی حیرانی مجھے

ای ولی حق رفاقت کی ادا کرنے کی بات
مستحق مغفرت آلودہ دامانی سے مجھے

مدت ہوئی صنم نے کتابت نہین لکھی
آنے کی اپنی رمز و حکایت نہین لکھی
مین نے تو اپنے دلکی حکایت نہین لکھی
تیری مفارقت کی شکایت نہین لکھی
کرتا ہون اپنے دلکی طرح چاک چاک اوسے
جو آہ کے قلم سے کتابت نہین لکھی
مارے ہی انتظار سے مجکو وہ تا ہنوز
اوس بیوفا نے دلکی حقیقت نہین لکھی

تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے
ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہین لکھی

وہ دل بری ہی نور سے جس نے کہ جان مین
مصحف سے تجھ جمال کی آیت نہین لکھی

کیون سنگدل تمام مسخر ہون دوستو
طالع مین میرے کشف و کرامت نہین لکھی

ڈرتا ہون سادگی سے صنم کے مین اے ولی
اس خوف سے رقیب کی غیبت نہین لکھی

تیرا لب دیکھ حیوان یاد آوے
تیرا منہہ دیکھ کنعان یاد آوے

تیرے زلفونکی طولانی کو دیکھے
جسے لیلِ زمستان یاد آوے

تیرا خطِ زمرد رنگ دیکھے
بہارِ سنبلستان یاد آوے

تیرے رخ کے چمن کے دیکھنے سے
مجھے فردوس رضوان یاد آوے

یہہ زلفون مین یہہ رخ جو کوئی دیکھے
اوسے شمعِ شبستان یاد آوے

جو میرے حال کی گردش کو دیکھے
اوسے گرداب گردان یاد آوے

جو کوئی دیکھے میری چشم گریان
اوسے ابرِ بہاران یاد آوے

ولی میرا جنون جو کوئی دیکھے
اوسے کوہ و بیابان یاد آوے

اسوقت جو امید ہی دل کی وہ بر آوے
جبدم میری آغوش مین وہ سیمبر آوے

مند کرون آنکھونکو تو نکتہ کرون تپلی
وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے

اوس وقت میرے بخت کی ظاہر ہو بلندی
جسوقت وہ خوش قامتِ عالی نظر آوے

غنچہ کی طرح رہ نسکون جامے مین ہرگز
اوس گل کی خبر لے جو نسیم سحر آوے

گر اوس گل خوبی کا گذر میری طرف ہو
دل کے شجر خشک کو پھر برگ و بر آوے

اوسوقت سے مجھے دعوی تسخیر بجا ہے
جسوقت میرے حکم مین وہ سیمبر آوے

اوس لب کی اگر یاد مین تصنیف کرون شعر
ہر شعر مین بس لذتِ شہد و شکر آوے

جو وقت ولی وصف کرون اوسکی نین کے
ہر شعر میرا غیرت سلک گہر آوے

سرو عشق گاوین ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے
بجاوین طبل شادی کا اگر وہ دلنواز آوے

خمار ہجر نے جسکے دیا ہے درد سر مجھ کو
رکھون نشہ نمط آنکھون مین گر وہ مست ناز آوے

جنون عشق مین مجکو نہین زنجیر کی حاجت
اگر میری خبر لینے کو وہ زلف دراز آوے

ادب کے اہتمام اونکے نپاوے بار وان ہرگز
تیرے سائے کی پابوسی کو پھر پھر کر ایاز آوے

عجب کیا ہے جو گل دوڑین پکڑ کر صورت قمری
اداسے باغ مین جبدم وہ سرو سرفراز آوے

پرستش اوسکی ہووے برہمن سر پر میرے لازم
صنم میرا رقیبون کے اگر ملنے سے باز آوے

ولی اوس گوہر کان حیا کی کیا کہون خوبی
میرے گھر اسطرح آتا ہے جون سینہ مین راز آوے

جو وقت تبسم مین وہ رنگین دہن آوے
گلزار مین غنچہ کے دہن پر سخن آوے

تا حشر رہے بوئے گلاب اوسکے عرق مین
جس بر مین کہ اکبار وہ گل پیرہن آوے

سینہ ہو میرا سبز برنگ پر طوطی
آغوش مین میرے جو وہ شیرین سخن آوے

ہر حال مین فرقت کے تیرے لب کو کرون یاد
ہر اشک میرا رشک عقیق یمن آوے

اک گل کو بھی ہم خود کے چلن پر نہین پاوین
جو وقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے

عالم مین تیری شیرین زبانی کی ہے تعریف
ایسا تو نہ کر کام کہ مجھ پر سخن آوے

گر ہند مین اوس زلف کی کافر کو خبر ہو
لینے کو سبق کفر کا ہر برہمن آوے

دیکھے تو یقین ہالۂ مہتاب کو ہو رشک
جبدم میری آغوش مین وہ سیمتن آوے

ہرگز سخن سخت نہ لاوے وہ زبان پر
جس ذہن مین اکبار وہ نازک بدن آوے

اوس گل کی صباحت کا جو تحریر کرون وصف
نقطون کے مجھے غنچہ سے بوئے سمن آوے

تا حشر کرے سیر حیاتی کے چمن مین
گر گور پہ عاشق کے وہ عیسی سخن آوے

بر جا ہے ولی خلق اگر پھر کے دگر بار
رکھے شوق میرے شعر کا شوقی حسن آوے

کسی کی گر خطا اوپر تیری ابرو پہ چین آوے
نہ سمجھا نے سکے تجکو اگر فغفور چین آوے

بجز تیرے دہن کے مین نچاہون دولت عقبیٰ
اگر خورشید کی صورت فلک زیر نگین آوے

نجاویگی چراغون سے شب فرقت کی تاریکی
اوجالا تب ہو گھر مین میرے جب وہ مہ جبین آوے

کہین دلکو میرے کسب خاتم مہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اسمین اگر مثل نگین آوے

ولی مصرع فراقی کا پڑھون تب جبکہ وہ ظالم
کمر سے کھینچتا خنجر چڑھاتا آستین آوے

فلاطون ہون زمانیکا صنم جب مجھ گلی آوے
نپوچھون طفل مکتب سا اگر وان بوعلی آوے

سرود عشق سے ہے دل لبالب ہے عجب مت کر
اگرچہ آہ کی نے سے صدائے بانسلی آوے

تماشا دیکھنے تیرے دہن کا اگلستان رو
برنگ گل نکل کر ہر چمن سے ہر کلی آوے

کرون کیا ایصنم تجھ پر میرا افسون نہین چلتا
وگرنہ اک اشارہ مین میرے گھر وہ چلی آوے

عروس حسن نے تجکو کیا ہے اسقدر سرکش
کہ خاطر مین نہ لاوے گر تیرے گھر کو ولی آوے

اگر بازار مین خوبی سے وہ رشک پری آوے
عجب کیا ہے فلک سے مہر ہوکر مشتری آوے

قلم نرگس کا لیکر جب لکھون اوس چشم کی خوبی
ہزارون آفرین کرتا میرے گھر عبہری آوے

کہین خاطر مین اب خطرہ نہ آوے حور جنت کا
اگر اکبار خلوت مین میرے رشک پری آوے

تیرا آئینہ رخسار دیکھا خواب مین مین نے
عجب کیا گر میرے گھر دولت اسکندری آوے

ولی رکھتا ہون سینے مین ہزارون گوہر معنی
دکھاؤن اپنے جوہر کو جو کوئی جوہری آوے

اکبار گر چمن مین وہ نوبہار جاوے
بلبل کے دل سے گل کا سب اعتبار جاوے

آوے اگر کرم سے مانند آب رحمت
دیکھے سے آب اوسکی دل کا غبار جاوے

جاتی ہی حاسدونکے یون دل مین بیت میری
سینے مین دشمنون کے جون ذو الفقار جاوے

ہستی نے اوس نین کی بیخود کیا ولی کو
آوے جو بزم مے مین کیون ہوشیار جاوے

اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرف جاوے
عجب کیا باغمین گلچین گئے پر اپنے پچتاوے

کہان ہے تاب مانی کو کہان بہزاد کو طاقت
کہ تیری ناز کی تصویر تجھ کو لکھکے دکھلاوے

رکھین جون دانۂ تسبیح عنبر طبلۂ دل مین
خیال خال دلبر عاشق بیدل اگر پاوے

کہان ہی آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سے تاب جی سے صبر ولے ہوش ٹل جاوے

کیا ہی جسکی زلفون نے ہمارے دلکو سرگردان
کوئی تو اوس ٹھیلی کو ہماری بات سمجھاوے

کرے ہر زلف کو زنجیر کرشانہ آویزی
اگر انصاف کو وہ نازنین تک کام فرماوے

ولی ارباب معنی مین اوسے ہی عرش کا رتبہ
پری زاد معانی کو جو کوئی کرسی پہ بٹھلاوے

دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے
زخمی ہی شکار کیونکہ جاوے

جب تک نہ ملے شراب دیدار
آنکھونکا خمار کیونکہ جاوے

ہی حسن تیرا ہمیشہ یکسان
جنت سے بہار کیونکہ جاوے

اشکون کی اگر مدد نہ ہووے
مجھ دل کا غبار کیونکہ جاوے

ممکن نہین اب ولی کا جانا
ہی عاشق زار کیونکہ جاوے

تیری زلفون کے حلقے پر تو جب دریا پہ چلجاوے
عجب کیا ای پری پیکر اگر گرداب بلجاوے

کہان طاقت ہر اک کوں ہی جو دیکھے اسقدر ظالم
تیری شمشیر ابرو دیکھ کر رستم بھی ٹل جاوے

لگے برسات اشکونکا ہر اک کے دیدۂ تر سے
جہان مانند بجلی کے ہمیرا چنچل چل جاوے

تو جب نہانے کو جاوے روز روشن جانب دریا
تیرے زلفونکے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے

تیرے خد و خال سیر دربار آسکتے نہین ہرگز
رقیب روسیہ جاوے تو اوس گھر سے خلل جاوے

تیری آنکھونکی ہی تعریف ہر ہر بیت مین میری
غزالان صید ہو جاوین جہان میری غزل جاوے

چمن مین جب خبر جاوے ہمارے دلکی سوزش کی
دل بلبل کہ صوت ہر گل خوش رنگ جلجاوے

ولی ہی اسقدر صافی صنم کے صاف چہرہ پر
کہ اوسکے وصف لکھنے سے قلم کی شاخ پھسلجاوے

اوس رخ سے گر کنارے صبح نقاب ہووے
عالم تمام روشن جون آفتاب ہووے

آوے تو کیا عجب ہی شیشہ پہ دل کے آفت
جس وقت وہ ستمگر مست شراب ہووے

ہر جا ہی انجمن مین اس دلربا کے ایدل
گر ناز سے نگہ کے تا در رکاب ہووے

کیونکر رہے عزیزان تاریکی شب غم
وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے

گرمی سے دیکھتا ہون تیری طرف اگلبرو
تا وہ رقیب بدخو جلکر کباب ہووے

ہی ماہ نو کے دلمین یہہ آرزو ہمیشہ
ای شہسوار آکر تیری رکاب ہووے

بیشک نگہ سے اپنے بیخود کرے ولی کو
وہ چشم مست سرخوش جب نیم خواب ہووے

اگر گلرو کرم سے مجھ طرف آوے تو کیا ہووے
ادا سے اوس قد نازک کو دکھلاوے تو کیا ہووے

مجھے اوس شوخ کے ملنے کا دایم شوق ہی دلمین
اگر اکبار مجھسے آکے ملجاوے تو کیا ہووے

رقیبون کے نکلنے مین نہایت اوسکو خوبی ہی
اگر دانش کو اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے

صنم کے قند لب پر اب کیا ہی ہٹ میرے دل نے
محبت سے اگر ٹک اوسکو سمجھاوے تو کیا ہووے

ولی کہتا ہون ہر اک بات اوس گلرو کو پردے مین
اگر میرے سخن کے مغز کو پاوے تو کیا ہووے

اگر مجھ پاس تو رشک چمن ہووے تو کیا ہووے
نگہ میری کا تیرا رخ وطن ہووے تو کیا ہووے

سیہ روزونکی ماتم کی سیاہی دفع کرنے کو
اگر اک شب وہ شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے

تیری باتونکے سننے کا ہمیشہ شوق ہی دلمین
اگر اک دم تو مجھسے ہم سخن ہووے تو کیا ہووے

تیرے دیدار کا ہی شوق جسکو ای ہلال ابرو
اوسے انکھونکے پردیکا کفن ہووے تو کیا ہووے

ولی غنچہ نمط اک رات اس ہستی کے گلشن مین
اگر مجھ بر مین وہ گل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

جو محبت مین تیری فانی ہوئے
روز و شب وہ محو حیرانی ہوئے

دیکھکر ابرو کی جوہردار تیغ
جوہر شمشیر سب پانی ہوئے

خنجر مژگان پہ اوسکے کر نظر
دیدبازان چشم قربانی ہوئے

دوست تجھسے مین نے کی جب دوستی
دوست سارے دشمن جانی ہوئے

پان کھایا تونے جب ای آفتاب
لب تیرے لعل بدخشانی ہوئے

اوس دہان کالعدم کی یاد سے
بات مین عاشق کئی فانی ہوئے

دیکھ کر گوہر تیرے دندانکا آب
غرق دریائے پشیمانی ہوئے

تجھکو دیکھے جہان ای صبح رو
مہر سے دل اونکے نورانی ہوئے

عشق مین اوس رشک لیلی کے ولی
مثل مجنون کے بیابانی ہوئے

اندوہ و غم کی بات سوا اوسکے بن گئی
آواز میرے آہ کی پھرتا گگن گئی

تا حشر اوسکو ہوش مین آنا محال ہے
جسکی طرف نگہ تیری ناوک فگن گئی

سرمے کا روسیاہ کیا اوسنے خلق مین
جسکی نین مین یار کی خاک چرن گئی

تنہا سواد ہند مین شہرت نہین صنم
تجھ زلف مشکبو کی خبر تا ختن گئی

اب تک ولی صنم نے دکھایا نہین جمال
جون شمع انتظار مین ساری رین گئی

اوس رخ کا رنگ دیکھ کنول جلمین جل گئے
تیری نگاہ گرم سے گلگل پگل سب گئے

ہر اک کوکب ہی تاب جو دیکھے تیری طرف
ضیغم تیری نگاہ کی وہشت سے ٹل گئے

صافی تیرے جمال کی مین کیا بیان کرون
جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے

مرنے کے آگے مر گئے جو اس جہان مین
تصویر کی طرح وہ خودی سے نکل گئے

پائے جو کوئی لذت دین جگ مین آ ولی
وہ ہاتھ اس جہان مین حسرت سے مل گئے

جو کوئی ہر رنگ مین آپسکو شامل کر نہین گنتے
ہمین سب عاقلو نمین انکو عاقل کر نہین گنتے

مدرس مدرسے مین گر دیوے درس الفت کا
تو اوسکو عشقباز استاد کامل کر نہین گنتے

خیال خام کو جو کوئی دہووے صفحۂ دل سے
تصوف کے مطالب کو وہ مشکل کر نہین گنتے

جو بسمل نہین ہوا تیری نگہ کی تیغ سے بسمل
شہیدان جگ کے اوس بسمل کو بسمل کر نہین گنتے

جو راہ عشق مین کرتے سفر ہین روز و شب یارو
وہ دنیا کو بغیر از چاہ بابل کر نہین گنتے

نہین جس دلمین اوسکے یاد کی گرمی کی بیتابی
تو وے ایسے دلکو سارے دلبران دل کر نہین گنتے

رہے محروم تیری زلف کے مہر ریشہ دائم
جو کوئی تیری نین کو زہر قاتل کر نہین گنتے

نہ وہ دنیا مین پاوے لذت دیوانگی ہرگز
جو اون زلفونکے حلقونکو سلاسل کر نہین گنتے

بغیر از معرفت سب بات مین گر کوئی ہو کامل
ولی سب اہل عرفان اوسکو کامل کر نہین گنتے

صنم تجھ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہین گنتے
بجز تیرے بہر روشن کو روشن کر نہین گنتے

سکندر کیون نجاوے بحر حیرت مین کہ مشتاقان
بغیر از نور حق درپن کو درپن کر نہین گنتے

نہین ہے بیر رقیبون سے عداوت دلمین کچھ اپنے
مروت دوستان دشمن کو دشمن کر نہین گنتے

اگر اشکون کے گوہر سے مکلل نہین ہوا دامن
محبت مشرب اوس دامن کو دامن کر نہین گنتے

ولی دل مین ہمارے سے حاسدونکا خوف نہین ہرگز

بجز وزدی کہین رہزنکو رہزن کرنہین گنتے

بزرگون سے کرے جو پاس آپسکو ناداں کرنہین گنتے
طریق عشقبازی کا عجب نادر طریقہ ہے
گریباں جو ہوا نین چاک بیتابی کے ہاتھوں سے
عجب کچھ بوجھ رکھتے ہین سراعد اہل معنی کے

سخن کے آشنا وسکو سخنداں کر نہین گنتے
جو کوئی عاشق نہین اوسکو مسلماں کرنہین گنتے
گلے کا دام ہے اوسکو گریباں کرنہین گنتے
تواضع نین ہے جسمین اوسکو انساں کرنہین گنتے

ولی راہ محبت مین وفاداری مقدم ہے
وفا نین جسمین اوسکو اہل ایماں کرنہین گنتے

تیرا قد دیکھ ای سید معالی
تیرے پاؤں کی خوبی کو نظر کر
فلک لو ہو مین ڈوبا سر سے پا تک
ہوا تیرے خیالوں سے سراپا
تیری آنکھین نظر آتی ہین یوں مست
گیا ہے خوف سے اوڑ لعل کا رنگ
خیال اوس خال کا ازبس ہے دلچسپ
تیر لیے اور تیری ابرو کو دیکھے
تیری آنکھو نمین ڈورے دیکھکر سرخ
کرے آنکھو نمین میری استراحت
اگر پوچھے وہ بے پروا میرا نام
ہوئے مغرور خوبان جہاں اب

ہوئی اہل سخن کی فکر عالی
ہوئے ہین گلرخاں سب نقش قالی
تو باندھا سر پہ جب چیرا گلالی
میرا دل مثل فانوس خیالی
پیا گویا شراب پرتگالی
تیرے یاقوت لب کی دیکھ لالی
نہین دنیا مین اکدل اوس سے خالی
پڑھے شعر زلالی اور ہلالی
بنائی خلق نے ریشم کی جالی
دو پلکین کی ہین اب تو شک نہالی
کہوں مشتاق رند لاابالی
ہوا تو حسن کے کشور کا والی

ولی تب سے ہوا ہم کار فرہاد
سنا جب سے تیری شیرین مقالی

کرتی ہی دلکو بیخود اوس دلربا کی گالی
کس ناز و کس ادا سے آتی ہی ای عزیزو
مدت کے بعد دلکی گرمی فرو ہوئی ہی
گلزار سے و نما کے کیون جا سکون گا باہر

گویا ہی جام شربت اوس خوش ادا کی گالی
ہی میرزا ادا مین اوس میرزا کی گالی
شربت ہے حق مین میرے اوس بیوفا کی گالی
کرتی ہی بند دلکو گلگون قبا کی گالی

جون گل شگفتگی سے جامے مین نین سمایا
جب سے سنا ولی نے رنگین ادا کی گالی

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہی والی
وحشی نگہ کو ہرگز مسند نشین نپاوے
جز رمز دان نہ پہنچے معنی کو اوسکی ہرگز
ابیات صاف رنگین رکھتا ہی مثنوی مین
جب تک میری حقیقت تفصیل سے نہ بوجھے
غیرت کو کام فرمانا آشنا سے مت رل

آتی ہی جسپہ صادق ترکیب بیمثالی
محروم صید سے ہین ہر آن شیر قالی
قد نگاہ عاشق ہی مصرع خیالی
تیری بھوونکا گویا شاگرد ہی ہلالی
ہرگز نہو مسخر وہ رند لاابالی
ای نوجوان نہین ہی ہنگام خورد سالی

آزادگی سے اوسکی مت خوف کر ولی تو
ہی عین مہربانی اوس مہربان کی گالی

چھوٹی کو نہین دی ہی یہہ باریک میانی
آغوش مین آنیکی کہان تاب ہے جھکو
دریائے طبیعت کو میرے جوش ہے ہر شب
مجھ پاس سے مت دور ہو اک لحظہ واں

پایا ہی کہان غنچہ نے یہہ تنگ دہانی
کرتی ہی نگہ اوس قد نازک پہ گرانی
اوس زلف کی تعریف ہی امواج معانی
ای باعث جمعیت ایام جوانی

کیا تاب ولی دل کو کہ آئینۂ فولاد
اوس حسن کی ہیبت سے ہوا صورت پانی

تیرا رخ ہی چراغ دلربائی
عیان ہی اوس سے نور آشنائی

لکھا ہی قد پہ تیرے کاتب صنع — سراپا معنی نازک ادائی
تو سر سے پانون تک از بس ہی نازک — نگہ کرتی ہی پا تیرے حنائی
ہوا تیری نگہ کی لبس ہی مجکو — ہوا ہی دل میرا تیر ہوائی
محبت مین تیری ای گوہر پاک — ہوا ہی رنگ میرا کہربائی
ثنا تیری کیا ہون ورد از بس — بجا ہی گر کہین مجکو ثنائی
تیری انکھون کی مستی دیکھنے سے — گئی ہی پارسا کی پارسائی

ولی ہنستی ہی ہر شب بزم مین شمع
پتنگ مین دیکھہ کر عشق ریائی

یہہ میرا رونا کہ ہی تیری ہنسی — پر بسی ہی پر بسی ہی پر بسی
گل عالم مین نظر میرے پر اب — جز رسی ہی جز رسی ہی جز رسی
راتدن جگمین رفیق بے کسان — بے کسی ہی بے کسی ہی بے کسی
مست ہونا عشق مین تیرے صنم — ناکسی ہی ناکسی ہی ناکسی

باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی ہی مفلسی ہی مفلسی

جسکو لذت ہی سجن کے دید کی — اوسکو خوشوقتی ہی صبح عید کی
دل میرا موتی ہوا بالی مین جا — کان مین کہتا ہی باتان بھید کی
زلف ہی یہہ رخ پہ ای دریائے حسن — موج ہی یا چشمۂ خورشید کی
اوسکے خط سے خال کی پوچھو خبر — پوچھنا ہندو سے باتان بید کی

اوس دہن کو دیکھہ کر بولا ولی
یہہ کلی ہی گلشن امید کی

جسے عشق کا تیر کاری لگے — اوسے زندگی جگ مین بھاری لگے

نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک / جسے یار جانی سے یاری لگے
نہ ہووے اوسے جگمین ہرگز قرار / جسے عشق کی بے قراری لگے
ہر اک وقت مجھ عاشق پاک کو / پیارے تیری بات پیاری لگے
ولی کو اگر لو کہے اک سخن ۵
رقیبون کے دل مین کٹاری لگے

تیری آنکھونکو دیکھے دل ہوا آہوئے بیابانی / تیری زلفون سے جی ہے بستۂ دام پریشانی
ہوا ہے دل ہر اک عاشق کا نالان مثل بلبل کے / تیرے رخ نے کیا ہے جب سے عالم مین گل افشانی
ہوا یاقوت رنگین دیکھ تیرے لعل رنگین کو / ہوا سبز تیرے خط مین دیکھا رنگ ریحانی
صنم تیری غلامی مین کیا ہے سلطنت حاصل / مجھے تیری گلی کی خاک ہے مہر سلیمانی
ولی کون گر تیرے نزدیک دیکھے کوئی تو یون لو جھے
لکھے ہے صفحۂ ہستی اوپر تصویر حیرانی

پریشان عاشقون کے دل فدا ہین اوس ستمگر کے / بلا گردان ہے جی جوگی نمط اوس تیغ و خنجر کے
دیا ہے حق نے اس دنیا مین جنت بیقرارونکو / بجان و دل جو کوئی مشتاق ہین اوس حور پیکر کے
تیرے اس حسن عالمگیر کو کھینچا جو ہے بر مین / مگر رکھتی ہے یہ کیا رسی طالع سکندر کے
اگر چاہون لکھون تجھ لعل کے اوصاف رنگین کو / رگ یاقوت سے اول بناؤن تار مسطر کے
ولی تیرے سخن یاقوت سے رنگین ہوئے لیکن
خریدار اس جہان مین ہین کہان اب آج جوہر کے

آیا وہ شوخ باندھکے خنجر کمر ستی / عالم کو قتل عام کیا اک نظر ستی
طاقت رہے نہ تاب کہ پھر انفعال سنے / تشبیہ اون لبون کی اگر دون شکر ستی
غم نے لیا ہے تب سے مجھے پیچ و تاب مین / باندھا ہون جب سے جیکو مین اوس مو کمر ستی
غم کے چمن کو باد خزان کا نہین ہے خوف / پہنچا ہے اوسکو آب ہمیشہ چشم تر ستی

اکبار رجا کے دیکھ ولی اوسکے حسن کو
لکھتا ہون جسکے وصف کو آب گہرستی

چھوڑا ای شوخ طرز خود کامی — مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
اوس لب و زلف کے تماشے کو — چل کے آئے ہین مصری و شامی
زلف تیری ہوئی ہی چرب زبان — حفظ کر کر قصیدۂ لامی
باغ مین آنکھون سے تیری پایا — گل نرگس تخلص جامی
نامۂ حسن پر نگہ کر دیکھ — اوسکی آنکھین ہین مہر بادامی
ای نگین لب کیا ہی حق نے تجھے — تو نہالون سے حسن مین نامی
چشم رکھتا ہون الصنم کہ تجھے — تجھ نگہ سے قصیدۂ جامی
بستہ لب تیری آنکھین کر کر یاد — پہنتا ہون قبا سے بادامی

ای ولی غیر عشق حرف دگر
پختہ مغزون کے نزد ہی خامی

اگر باہر اپکے گھر سے دلبر اک قدم نکلے — تماشا دیکھنے اوسکا ہر اک سینے سے غم نکلے
تیرے رخ کی گلستانی اگر حورون مین شہرت — تو بیتابانہ ہر اک چھوڑ گلزار ارم سے نکلے
تیرے اس حسن پر مایل ہین جگ کے عابد و شاہد — پئے دیدار ابراہیم ادہم الصنم سے نکلے
اگر ملک عرب مین تو دکھاوے اپنے جلوہ کو — تو اوسکی دید کو بیخود ہو آہوئے حرم نکلے
اگر وہ رشک چین جاوے جو کرنے سیر ملک چین — تو ہر دیوال سے استقبال کو ہر اک صنم نکلے
سحر کے وقت گر دلبر چلے حمام کی جانب — تو جون سورج ہر اک کے دل سے ہر اک چشم نم نکلے

ولی سودا زدے دلکی حقیقت میری گر سنلیں
تو ہون دیوانے ہر اک لیکے زنجیر اکیدم سے نکلے

اگر تک گھر سے وہ گلگون قبا شیرین سخن نکلے — میرے سینے سے بیتابانہ آہ کوہکن نکلے

ہر اک

ہر اک نقش قدم سے دستۂ گل جلوہ پیرا ہون — اگر سیر گلستان کو بیار رشک چمن نکلے
ختن مین اور خطا مین بوئے آہو کوئی کیا پاوے — نگہ کی تیغ قاتل لیکے گر وہ تیغزن نکلے
بندہا ہے اے صنم جو دل ترے ملنے کے صندل سے — عجب کیا ہے اگر سینے سے تیرے برہمن نکلے

چراغون کی نہووے گرمی بازار کیون آخر
ولی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے

نرگس قلم ہوئے ہین صنم کی نین آگے — ڈوبی ہے شکر آب مین تیرے سخن آگے
غنچہ کو گل کی چال مین آنا محال ہے — تیرے دہن کی بات کہون گر چمن آگے
ڈالا ہے تیرے چہرے نے غنچہ کو پیچ مین — ہر گل ہے سینہ چاک تیرے پیرہن آگے
ہے تجھ دہن کے پاس میرا غنچہ بے اثر — زاری بجا ہے پیش کہین راہزن آگے

کر حال پر ولی کے صنم لطف سے نظر
لایا ہون سر نیاز سے تیرے چرن آگے

تعریف اوس پری کی جسے تم سناؤ گے — تا حشر اوسکے ہوش کو اسمین بہاؤ گے
جسوقت سر کروگے بیان اوسکی زلف کا — سودا زدونپہ غم کے سیہ روز لاؤ گے
جسوقت اوسکے حسن کو دیکھوگے بیحجاب — حیران ہو کیونکہ جامے مین اپنے سماؤ گے
طوبیٰ طرف نہ دیکھوگے ہرگز نگاہ کر — گر قد سے اوسکے اپنا اگر دل لگاؤ گے

دوگے اگر ولی کو خبر اوسکے لطف کی
آتش نمط رقیب کا سینہ جلاؤ گے

کیون نہ آوے نشۂ غم سے دماغ عاشقی — بادۂ حسرت سے دل ہے پُر ایاغ عاشقی
اشک خون آلودہ ہے سامان طغرای نیاز — مہر فرمائے وفاداری ہے داغ عاشقی
آب دریا سے نہین کچھ کام ہے عشاق کو — گریۂ حسرت سے ہے سرسبز باغ عاشقی
گر طلب ہے تجکو راز خانۂ دل ہو عیان — آہ کی آتش سے روشن کر چراغ عاشقی

درد مند اب باغ مین ہرگز نجاوین ایولی
گرنہ دیوے نالۂ بلبل سراغ عاشقی

اوس گوش مین کیا ہی جب سے مکان موتی
بالی نہین عزیزو عاشق کے مارنے کو
پہنچا نہین ہی لرزہ تجھ گوش مین سر نجن
الیشوخ گوش کی جب تعریف تیرے کی ہی

اوس روز سے ہوا ہی صافی کی کان موتی
یہ گوش کھینچتا ہی زرین کمان موتی
مانگے ہی تجھ سے دایم امن و امان موتی
میرے سخن کو سنکر پکڑا ہی کان موتی

بالے مین ناز مین کے رہتا ہی رات اور دن
مدت ستی ولی کا اب ہو کے جان موتی

زبان یار ہی از بسکہ یار خاموشی
سیاہی خط شبرنگ سے مصور نے
اٹھا ہی لشکر اہل سخن مین حیرت سے
ظہور خط مین کیا ہی حیا نے بسکہ ظہور
ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ
غرور دل سے بجائے سکوت لے معنی

بہار خط مین ہی برجا بہار خاموشی
لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی
غبار خط سے صنم کے غبار خاموشی
وہ دل شکار ہوا ہی شکار خاموشی
نصیب جسکو ہوا ہی شعار خاموشی
کہ بے صدا ہی سدا کوہسار خاموشی

ولی نگاہ کر اس خط سرمہ رنگ کو آج
کہ ظہور نور مین ہی سبزہ زار خاموشی

مشتاق ہین عشاق تیری ناز و ادا کے
ہر پیچ مین چیرے کے تیرے لپٹے ہین عاشق
لرزان ہی تیرے ہاتھ سے اب پنجہ خورشید
تجھ عشق حلقے مین ہی دل بیسر و بے پا

زخمی ہین محبان تیری شمشیر جفا کے
عالم کے دل اب بند ہین اس بند قبا کے
تجھ حسن کی ہی بات ملایک مین سبھا کے
ٹک مہر کر اب حال پہ اس بیسر و پا کے

تنہا نہ ولی خلق مین کرتا ہی تیرا وصف

دفتر لکھے عالم نے تیری مدح و ثنا کے

صنم مین ہی شعار آشنائی — ہو دل کیون شکار آشنائی

صنم تیری مروت پر نظر کر — ہوا ہون بے قرار آشنائی

ہوا معلوم ملنے سے تیرے یار — کہ رنگین ہی بہار آشنائی

نپٹ دشوار تھا مجھ دل مین ایجان — زمان انتظار آشنائی

حیا کے آب سے باغ وفا مین — روان ہی جوئبار آشنائی

وفا دشمن نہ ہو ای آشنا رو — وفا پر ہی مدار آشنائی

مروت کے ہمیشہ ہاتھ مین ہی — عنان اختیار آشنائی

مدارا ترک مت کر ای حیا رو — مدارا ہی حصار آشنائی

ولی اس واسطے گریان ہوا ہی
کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی

اوس سے رکھتا ہون خیال دوستی — جسکے چہرے پر ہی خال دوستی

خشک لب وہ کیون رہے اس دہر مین — جسکو حاصل ہی زلال دوستی

شمع بزم اہل معنی کیون نہ ہو — جس اوپر روشن ہی حال دوستی

اوس صنم سے آشنا ہی دردمند — درد دوری ہی وبال دوستی

اوس صنم کے مصحف رخسار مین — دیکھنا برجا ہی فال دوستی

فیض قد سے تیرے ای رنگین بہار — تازہ و تر ہی نہال دوستی

ای ولی ہر آن کر مشق وفا
ہی وفاداری کمال دوستی

گرمی سے وہ پری رو جب شعلہ تاب ہووے — ہر دل جلے کا سینہ جلکر کباب ہووے

گر تجھ سے ہو مقابل تو شرم سے عجب کیا — جون عکس آرسی مین گل غرق آب ہووے

تصویر اوس پری کی دیکھا ہی جسنے اوسکا
آلودہ کیون نہووے دامان پاک زاہد
شبنم مین غرق ہووے شرمندگی سے ہر گل
تیرے لبونکے آگے برجا ہی ای پری رو

برجا ہی گر تخلص حسرت مآب ہووے
جب دست نازنین مین جام شراب ہووے
وہ گلبدن چمن مین جب بیحجاب ہووے
گر آب زندگی کا موج شراب ہووے

کیون بیخودی نہ آوے اُسوقت پر ولی کو
وہ سرو نازنین کر جب ہم جواب ہووے

اوسکو حاصل کیونکہ ہو جگمین فراغ زندگی
بے عزیزان سیر گلشن گل کی ہی داغ الم
جب نہین دیکھا نظر سے کاکل مشکین یار
لب مین تیرے ہی فی الحقیقت چشمۂ آب حیات
آسمان میری نظر مین کلبۂ تاریک ہی
لالۂ خونی کفن کے حال سے ظاہر ہُوا

گردش افلاک ہے جسکوا یاغ زندگی
صحبت احباب ہی معنی مین باغ زندگی
تب سے جون سنبل پریشان ہی دماغ زندگی
خضر خط نے اوس سے پایا ہی سراغ زندگی
گر نہ دیکھون تجکو ای چشم و چراغ زندگی
بستگی ہی خال سے خوبانکے داغ زندگی

کیون نہووے ای ولی روشن شب قدر حیات
ہی نگاہِ گرم گلرویان چراغ زندگی

اگر گلشن طرف وُہ نو خط رنگین ادا نکلے
کھلے ہر غنچۂ دل جون گل شاداب شادی سے
غنیم غم نے کی ہی فوج بندی عشق بازونپر
نثار اوسکے قدم پر مین کرون اشکونکے سب گوہر
کرونگا اوسکے آگے نالۂ جانسوز کو ظاہر
رہے مانند لعل بے بہا شاہونکے تاج اوپر

گل ریحان سے رنگ بوستانی پیشوا نکلے
اگر ٹک گھر سے باہر وہ بہار دلکشا نکلے
بجا ہی آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے
اگر موتی کا بالا پہنکر وہ خوش ادا نکلے
مگر اوس سنگدل سے مہربانی کی صدا نکلے
محبت مین جو کوئی اسباب ظاہر کو بہا نکلے

بجیلی دید کی ہرگز نہ کیجو ای پری پیکر

ولی

ولی تیری گلی میں جب کہ مانند گدا نکلے

اوس لب کی شیرینی سے ہوئی دلکو تشنگی ۔ اوس زلف کی سکن نے مجھے دی شکستگی
آنکھوں نکے دام میں تیرے یا دام بند ہے ۔ تیرے لبوں سے چھوڑ دی پستہ نے بستگی
اوس قد کی راستی نے کیا بند سرو کو ۔ آزادگی سے آج ہوئی اوسکو رستگی
اوس زلف سحر ساز کے جلوہ کے فیض سے ۔ بے طاقتی میں ہوش نے پایا ہے خستگی

مجلس سے جوں ولی کی وہ شیرین ادا اوٹھا
عشرت کے تار ساز نے پایا شکستگی

ہے عزم اوسکو لکھوں اپنے دلکی بے تابی ۔ بیاض چشم سے کر پانوں کا غذ آبی
لکھا پلک کے قلم سے میں ای کمان ابرو ۔ جگر کے خون سے اوس تیغ کی سیہ تابی
ہوا ہے جب سے وہ نور نظر نظر سے جدا ۔ نہیں نظر میں میرے تب سے غیر بیخوابی
نگہ کے جھاڑ کا پھل بوئے ای بہار کرم ۔ اگر درخت کو امید کے ہو سیرابی

ولی خیال میں اوس ماہ کو جو کوئی رکھے
تو خواب میں نظر آوے نہ غیر مہتابی

کاں تک بیان کروں اون بالونکے کھب کی شوخی ۔ جس پاس ہو سو کم ہے دار الحرب کی شوخی
پریونکو بھی نہیں ہے پرمار نیکی طاقت ۔ یاقوت سے فزوں ہے اوس رنگ لب کی شوخی
تجھ لب کے آگے لب میں پستہ کے بند دایم ۔ اور شرم سے لہو میں ڈوبی عنب کی شوخی
گستاخ ہو کے جھنڈی تیرے قدم لگی ہے ۔ گر رنگ سے کہو نہیں اوس بے ادب کی شوخی
دل گرچہ جوں کھلونا تیری نظر کیا ہے ۔ منظور ہے جسے تجھ لہو و لعب کی شوخی

طفل طلب نے ہٹ سے اوس لب پہ دل بندیا ہے
معذور رکھ ولی کو طفلی طلب کی شوخی

تجھ دل میں بیدل کے سدا یوں دلبر جاناں سے ۔ جوں روح قالب کے بہتر یوں تن میں پنہاں سے

پتلی مین میری چشم کے دکھتا ہی دلبر عین یون
اوس دلبر دلدار کا مسکن ہی میرے دل مین اب
ہی دل میرا دریائے غم اور نقش اوس لب سرخ کا
پردہ مین جون ظلمات کے ہی چشمۂ حیوان بسے
یون دل منے رہتا ہے وہ جون دل منے ایمان بسے
یون دل منے رہتا ہی وہ دریا مین جون مرجان بسے

یون دل مین میرے ای ولی بستا ہی وہ اہل شفا
سینے مین جیسا بید کے ہر درد کا درمان بسے

اوس رخ کا آب دیکھ گئی آب آب کی
تجھ بحر حسن کا ہی سنا جوش تب سے ہی
عالم نے اون لبون کے تبسم کو دیکھ کی
دیکھا ہون جب سے خواب مین وہ چشم نیم خواب
یہہ تاب دیکھ عقل گئی آفتاب کی
پر نم ہین اشتیاق سے آنکھین حباب کی
زنجیر پائے عقل ہی موج اوس شراب کی
صورت خیال و خواب ہوئی مجکو خواب کی

میرے شعر مین فکر سے کر ای ولی نگاہ
جو بیت اس غزل مین ہی ہی انتخاب کی

تیرے قد کی نزاکت کے ہی آگے سرو جون لکڑی
کلاہ آبرو اوسکی اتارے باغ مین گلچین
ستم پرور سے دکھ کہنا کئے پر یون لاتا ہی
غریبی سے نہ سمجھو سادہ دل بقال پر فن کو
تیرے گلبرگ کے آگے ہوے ہین پھول جون پنکھڑی
چمن مین پھول کی ڈالی جو تجکو دیکھ کر اکڑی
نگہ یہہ سر اوسے جو کوئی سمجھے شیر یا بکری
کہ جو کھا اوسنے سر عاشق کو پہلے یا پگڑی

نہوگا حل عقدہ مشکل اوسکا ای ولی ہرگز
تماشے سے کہ جسنے دل منے اپنے گرہ پکڑی

مستزاد

معلوم نہین کسنے میرے دلکو لیا ہی
ان عشوہ گرون مین
اوس شوخ نظرباز کی انداز نگہ کا
گر کام نہین تو
دیوانہ میرے دل کو کہو کسنے کیا ہی
جادو نظرون مین

ظاہر مین تر و تازہ و باطن مین ہے داغ — رکھتا ہے جو دایم
جون لالہ اوسے بوجھ کہ بیرنگ رہا ہے — خونین جگرون مین
عاشق کو یہہ بیتابی و بیطاقتیِ دل — سرمایۂ بینش
بے عشق جو عالم مین فراغت سے جیا ہے — ہے بے نظرون مین
تنہا ہمین سرشار ولی شوق سے تیرے — ای ساقی بدمست
تجھہ عشق کا اس بزم مین جو جام پیا ہے — ہے بیخبرون مین

ولہ

کی جسنے نظر جب سے کہ اوس رشک پری پر — گویا ہے بگلشن
باندھا ہے جو دلکو تیری نازک کمری پر — پھرتا ہے وہ بن بن
دکھا جو تیرے داغ کے جلوہ کو جگر پر — بولا مجھے یہہ دل
کیا خوب تھا یہہ نقش عقیق جگری پر — خورشید سا روشن
چنچل نے نظر ناز سے آہو پہ کیا ہے — نرگس کی ہے سوگند
قربان ہوا اوس شوخ کی والا نظری پر — عشاق کا تن من
ہموار کیا اپنے پہ اب ترک وفا کو — از بسکہ ہے طرار
باندھی ہے کمر ناز سے اب حیلہ گری پر — اوشاہد پرفن
جاتا ہے ولی جب سے ہی خورشید کو گھسنے — ذرہ سے ہے کمتر
کی اوسنے نظر جب سے کہ دستار زری پر — لے ہاتھہ مین درپن

ولہ

بیتاب کیا شوق نے مجھہ دلکے صحن مین — گل پیرہنون کا
مجھہ دل کی طرح عشق سے گردش مین ہمیشہ — تنہا نہین خورشید
مشتاق ہو مہ پھرتا ہے بس چرخ کہن مین — سیمین بدنون کا

مت بوجھ کہ ہین آپ سے دشت مین آہو
ہین کشتۂ خوبان
پھیلا ؤ سحر کا ہی سب اطراف ختن مین
جادو نیینون کا
رکھتا ہی سدا داغ محبت کا جگر پر
ہر لالۂ رنگین
ہی عشق سے کیا حال ترے دیکھ چمن مین
خونین کفنون کا
فرہاد کی آتی ہی سدا روح صبا حی
مجھ شعر کو سننے
مذکور ہی از بسکہ ولی تیرے سخن مین
شیرین سخنون کا

مخمس

مشق کر ای دل سدا تجرید کی
عاشقی ہی ابتدا توحید کی
ترک مت کر گفتگو تفرید کی
جسکو لذت ہی سخن کے دید کی
اوس کو خوشو قتی ہی صبح عید کی

ای صنم تجھ سے نہین اکدم جدا
ہون بدل خدمت مین مین حاضر سدا
دوست مجھ کو بوجھ اوس کا خوش لقا
دل میرا مولی ہی تجھ بالی مین جا
کان مین کہتا ہی باتین بھید کی

لب ہی تیرا نشۂ صہبائے حسن
قد ہی تیرا ہمت بالائے حسن
آنکھ تیری ہی چمن آرائے حسن
زلف ہی تجھ مکھ پہ ای دریائے حسن
موج ہی یہ چشمۂ خورشید کی

خورد سالی مین ہی شوخی معتبر
اس سبب ہی عاشقان خونی جگر
مہربان ہو خط نمایان ہو اگر
اوس کے خط و خال سے پوچھون خبر
پوچھنا ہندو سے باتان بید کی

بر مین تیرے ہی لباس صندلی
رنگ گل ہی تجھ کو فرش مخملی
جنت فردوس ہی تیری گلی
تجھ دہن کو دیکھ کر بولا ولی

یہہ کلی ہے گلشن امید کی

مخمس

ناز سے آ تجھے ادا کی قسم
مہربان ہو تجھے دیا کی قسم
مین وفادار ہون وفا کی قسم
خیرخواہ ہون مین ہون خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم

بوالہوس تجھہ اوپر رکھے ہین نظر
جب سے تجھہ حسن کی سنے ہین خبر
حرف ہیرا سن اسی پر ہی پیکر
کم نمائی کو مدعا کر کر
مت کہین جا تجھے حیا کی قسم

دلکو تجھہ عشق سے ہی غمنا کی
لیکن اس سے نہین ہون مین شاکی
کم ہے عالم مین عصمت و پاکی
دیکھہ تیری یہہ شوخ بے باکی
خوف مین ہون سدا رجا کی قسم

گر سخن فہم تجھہ کو پاؤن گا
حال دل کا تجھے سناؤن گا
بندۂ بیدرم کہاؤن گا
یہہ قدم چھوڑ کر نہ جاؤن گا
مجھہ کو ہے تیرے خاک پا کی قسم

سب رقیبان ہین کو ژیدونکے
جان کر حرف اون پلیدونکے
مت ہو فرمان مین یزیدونکے
لطف سے آ طرف شہیدونکے
تجھہ کو ہے شاہ کربلا کی قسم

عشق کے درس کا ہو نہین استاد
طفل مکتب میرا ہے اک فرہاد
بندہ تیرا ہون بلکہ ہون آزاد
بلکہ رکھتا ہون تجھہ قدم کی یاد
دل میرا خون ہوا حنا کی قسم

شوق تیرا ہوا ہی جسکو امام
عشق مین ہی حیات تیرے دوام

اسنے پایا ہی مدعا کو تمام
عاشقون کو نہین ہی کسے کام

مرقد پاک اولیا کی قسم

سرکشون سے ہی راہ عرفان دور
خودنمائی کی ترک پائے ضرور

اون کو ایکسان نہین ہی یار حضور
خاکساری ہی نزد حق منظور

خاک درگاہ مرتضیٰ کی قسم

دل سے اپنے نکال وہم و خطر
نقش دنیا کا کھینچ مت دلپر

عشق کی راہ مین قدم کو دھر
دشمن جان ہی محبت زر

رہ یہہ سیدھی ہی رہنما کی قسم

معرفت حق کی کار مشکل ہی
ای ولی علم سے یہہ حاصل ہی

اہل پندار اسسے غافل ہی
علم انسان کو مکمل ہی

گل گلزار ھل اتیٰ کی قسم

ولہ

اوس قد نے مجھہ نگاہ کو عالی قدر کیا
اوس لب نے بس عقیق کو خونین جگر کیا

اوس رخ نے شوق بدر کو دل سے بدر کیا
مستی نے اوسکی آنکھون کی بس بیخبر کیا

اوسکی بھوؤن نے دلکو میرے جون بھنور کیا

اوس چشم ترک باز کی جولانکو دلمین رکھہ
پلکونکی خنجرون کی سیاہی کو دلمین رکھہ

اوسکے بھوونکی تیغ کی وحشت کو دلمین رکھہ
اوسکے نگہ کے تیر کی ہیبت کو دلمین رکھہ

سورج نے تن اپنےکا سراسر سپر کیا

ہی تجکو شان و رتبے مین کیون اوسسے برتری
ناہید مین کہین نہین دیکھی یہہ دلبری

تجھہ رخ کو دیکھہ دنگ ہے کیا حور کیا پری
تجھہ مہر کا ہوا ہی ولے جان سے مشتری

جب سے تیرے خیال نے دلمین گذر کیا

تیرا فراق سینے مین اول تھا مثل گل
دیکھا نہین مین خواب مین آرام ایک تل

مدت سے دل رہا تھا تیرے غم مین پا بگل
تب سے ہوا ہی محمل لیلی کی شکل دل

جب سے تیرے جمال پہ مین نے نظر کیا

شہرت کا تیری جگمین بجا ہر طرف ڈہل
سرشار اوس نین کی نشہ سے ہی جام مل

تجھ سرو قد کو دیکھ ہوئے بند جزو کل
حق تجھ عذار دیکھ کے یہہ جائے رنگ گل

پیدا تیرے لبون ستی شہد و شکر کیا

تیری معاونت مین ہین نت مرتضی علیؑ
خورشید کی نمط ہی میری طبع منجلی

تو اس سبب سے ملک سخن کا ہوا ولی
تیرا یہہ شعر جگ مین موثر ہوا ولی

فی الفور دلمین جا کے ہر اک کے اثر کیا

ولہ

صنم میرا سخن سے آشنا ہی
سخندان آشنا فضلِ خدا ہی

مجھے فکر سخن کرنا بجا ہی
نہ تنہا حسن خوبان دلربا ہی

ادا فہمی سخندانی بلا ہی

لٹک سے آ ایسرو کبک رفتار
کیا دنکو میرے یہہ صحن گلزار

جھلک اپنی دکھا ای لالہ رخسار
چمن مین حسن کے ہی جلوۂ یار

گل رنگین بہار مدعا ہی

لیا ہی گھیر عشق بے ریا اب
مرا آزار بے صبری دیا اب

پلا دیدار کا شربت پلا اب
تغافل نے تیرے زخمی کیا اب

تیری یہہ کم نگاہی نیمچا ہی

عجب تجھ بر مین ہی ای یار جانی
نشاط دل لباس زعفرانی

تیرے جلوے سے پایا ہی جوانی — نہ بخشے کیون تیرا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ہی

صف مژگان خوبان اب تو یکسر — اٹھے ہین عاشقون پر کھینچ جمدھر
ادا کا ہر طرف اڈا ہی لشکر — نہین وان آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ عاشق کربلا ہی

وفا ہی بادشاہی عاشقی مین — تحمل ہی سپاہی عاشقی مین
نہین شوخی نگاہی عاشقی مین — وہی آسکے ہین راہی عاشقی مین
کہ جسکو استقامت کا عصا ہی

گدا ہین جو محبت کی گلی کے — وہ دایم ہم سفر ہی منچلی کے
نہین بلبل وہ ہر گل کی کلی کے — غنیمت بوجھ ملنے کو ولی کے
نگاہ پاکبازان کیمیا ہی

ولہ

نگاہ یاقوت لب تیرے صنم دلکا ہمارے قوت ہے — ہر خال اوسکا دل ہین اب جون نگین یاقوت ہے
شہرت سے تیرے حسن کے معمور سب ناسوت ہے — تجھ یاد کی تسبیح سے سینہ میرا ملکوت ہے
تجھ عشق کا دل مین میرے جبروت ہے لاہوت ہے

اوشاہ اس دنیا مین اب دل چور ہی تجھ غم ستی — زخمی تیری شمشیر کے بیزار ہین مرہم ستی
جم جم جو ہی تجھ سوز مین ڈرتا نہین وہ جم ستی — ہم گرچہ غالب دم بہ ہی قایم ہین وہ خوش دم ستی
نہین دم کی تجھ پروا او جو عاشق مبہوت ہے

تجھ شوق سے اے دلربا تجھ نکہ من درپن ہوا — تجھ عشق سے گوہر ستی سینہ میرا معدن ہوا
تجھ روئے عالمتاب سے یہہ دل میرا روشن ہوا — تجھ رخ کے ابگزار سے یہ دل میرا گلشن ہوا
میری نین مین اے صنم ہر آن چند رجوت ہے

ساکن ہوئی الفت تیری مجھ خاطر رنجور مین
ڈالی ہے آتش دلمین یون آتش ہے جیسی طور مین
دل ہے پریشان روز و شب مجھ سینۂ مہجور مین
ثابت صنم کے عشق مین جو حال تھا منصور مین

یہہ عشق میرا خلق مین اثبات اور مثبوت ہے

تجھ عشق کے دریا منے دل ماہی سا پیراک ہے
ای ماہ تجھ بن خلق مین ہر دم ولی غمناک ہے
کر صید اسکوں ای صنم تیرا شکار پاک ہے
تجھ جان بن دل کا کفن بیشک کنواں جیون چاک ہے

تجھ غم مین جہک جہک آے سجن یہہ تن میرا تابوت ہے

وله

گلشن مین میرے سینہ کے صاحب جمال چل
مجھ طبع کے چمن مین آے رنگین خیال چل
مجھ دل کے باغ مین تو آب آے نونہال چل
میری نگہ کی رہ مین آ فرخندہ فال چل

ہے روز عید آج ای ابرو ہلال چل

تجھ زلف مشکبو کی چلی باس گھر بہ گھر
دل تجھ نگہ کے دام مین ہے نبد سر بسر
اس بوسے آج مست ہے کیا جن و کیا بشر
تیری نگہ کی دید کو ای نور ہر نظر

کیا شک ہے آو سے ملک ختن سے غزال چل

عالم کے خشک و تر نے کیا دلکو نہر دشت
مجھ زرد رو کے دل کا پڑا نام یہہ طشت
کس اہل دلکو جا کے کہون دلکی سرگذشت
ممکن نہین ہے انکی طرف اوسکی بازگشت

جو دل گیا ہے دلبر دلکش کے نال چل

ہے سبزہ زار حسن سراپا سواد ہند
عشاق با صفا کے ہے سینے مین یاد ہند
خوبون سے ہے بھرا ہوا سارا بلاد ہند
دلبر کی زلف مین نظر آیا سواد ہند

اس راہ مار پیچ مین ایدل سنبھال چل

یہہ حرف راست جا کے کہو حرف نوش کو
ابھی کج خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کو

دیتے نہیں ہیں ساغر دل خود فروش کو | وحدت کے میکدے میں نہیں بادہ ہوش کو
اس بیخودی کے گھر کی طرف سدہ کو ڈال چل

پوچھا ہوں میں لکھے فیض سے سارے جگت کی گت | پاوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت
بدخصلتی کے گل میں نہیں بوئے عافیت | کر عاقبت کے ملک کی خواہش سے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اچھو شخصال چل

دلکی بہشت اہلِ حقیقت کی بزم ہے | اونکی شراب صاف معانی کی رزم ہے
عالی ہیں بخت اوسکے جسے وانکا عزم ہے | اس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے
سایہ کی طرح پیر کے دنبال چال چل

جز تیرے جان میں دلکو نشاط و طرب نہیں | دلبستگی زلف ترا کچھ سبب نہیں
کہتا ہوں حرف است اگرچہ ادب نہیں | آیا ولی جو تیری طرف تو عجب نہیں
آتے ہیں تیرے کوچے میں صاحب کمال چل

ولہ

نہ کیجو آشنائی غیر سے ای سیمتن ہرگز | نہ ہوا ے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز
نہ مل مایل ہو ہر طوطی سے ای شکر دہن ہرگز | نہ مل ہر بلبل مشتاق سے اے گلبدن ہرگز
ہر اک مجلس میں جون نرگس کھول اپنے نین ہرگز

فصیحان زمان سب تجکو ہیں شیرین سخن کہتے | جبین کو روز روشن زلف کو کالی رین کہتے
مبصر ہیں جو اہر کے تجھے در عدن کہتے | جہان کے گلرخان ہیں سب تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکو نکی نینون پر نہ دہر اپنے چرن ہرگز

دو رخسار تیرے روشن مگر یہہ دو ستارے ہیں | تیرے چنچل نین آگے چکارے کیا چکارے ہیں
عزیزان مصر سینے کے تیری خاطر سنوارے ہیں | زلیخا سے کئی عاشق تیرے پر جان وارے ہیں

نہ دکھلا ۱۹

نہ دکھلا رشک یوسف اپنا تو چاہ ذقن ہرگز

نشانی عشق کے پانیکی دنیا کی بے نیازی ہے — گشایش کار اپنے کی جہاں کی کارسازی ہے

تواضع خاکساری مین ہماری سرفرازی ہے — حقیقت کی کتب کا ترجمہ یہہ عشقبازی ہے

نپاوے شرح مین مطلب نبوجھے جو متن ہرگز

الہی مرشد کو رہبر جان دایم دمبدم اپنا — غنیمت جان اس تن کے قفس مین مرغ دم اپنا

نظر مین رکھہ ہر اک لمحہ مین احوال عدم اپنا — ولی اس منزل مشکل مین رکھہ ثابت قدم اپنا

نہ پہنچے گا بغیر از شوق سے حب الوطن ہرگز

ترجیع بند

میرے دلمین وہ سرو گلفام ہے — کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے

رخ روشن و زلف مشکین یار — مجھے یاد ہر صبح اور شام ہے

خلاصی نہین تا دم زندگی — نگہ شوخ کی جان کا دام ہے

برہ مین طلب مت کرو صبر کو — برہ دشمن صبر و آرام ہے

جو دل یار کی مجکو دیوے خبر — نہین دل وہ جمشید کا جام ہے

شب و روز مجھہ عاشق پاک کو — فراموش کرنا تیرا کام ہے

سدا اوس پریرو کی خدمت مینے — یہی دردمندونکا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون

تیرے ہجر مین بیخور و خواب ہون

کہان ہے عزیزو وہ جگ مشتری — کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری

کہان ہے وہ گلزار باغ وفا — کہ ہے شان جسکی سدا دلبری

کرے کیون نہ شرمندہ خورشید کو — اگر بر مین پہنے قبائے زری

وہی ہی میرے حرف کا قدر دان
کہ جوہر نہ بوجھے بجز جوہری
عزیزو کسی غیر سے مت کہو
رقیبون کی دیکھا ہو نین زرگری
کرے کیون نہ عشاق کے دل کو بند
کہ رکھتا ہی آنکھو نمین جادوگری
کہو جا کے میری طرف سے اوسے
تخلص ہی جس چشم کا عبہری

شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
تیرے ہجر سے بیخور و خواب ہون

بروز نزاکت بروز ادا
صف گلرخان کا ہی تو مقتدا
مددگار تھے جب تلک بخت سعد
نہ رہتا تھا اک آن مجھسے جدا
یکایک تیرے ہجر نے ای صنم
کیا محو سب عشرت ابتدا
کرون تجھسے کیون آرزوئے سوال
سدا کو وہ تمکین ہی اب بے صدا
تیرے غم سے جلتی ہی چھاتی میری
ہوئی رشک سے آنکھین دو نر بدا
بجا ہی سنو گر میری التماس
کہ سنتے ہین شہ عرض حال گدا
تغافل کو مت کام فرما صنم
میری بات سنکر برائے خدا

شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
تیرے ہجر سے بیخور و خواب ہون

تیرے دیکھنے کو ای نرگس نین
چلے چھوڑ آہو دیار ختن
وہ مانند شمشیر پانی ہوا
جو دیکھا تیری ابروئے تیغ زن
تیری یاد کرنے سے او نونہال
ہوا دل ہمارا رشک صحن چمن
کمربستہ شمع ہون جون پتنگ
لگی جب سے ای شوخ تجھسے لگن
سراپا بدن گل کے پانی ہوا
تیرے غم سے جون شبنم ای گلبدن
کیا دل نے تیری گلی مین مقام
کہ بلبل کا دایم ہی گلشن وطن

دیا

دیا جسنے جی فتنۂ ناز سے
ہوا صبح محشر سے اوسکا کفن

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہون ۵
ترے ہجر سے بے خور و خواب ہون

تیری ابروؤنکا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسے آیا ہلال

ترے گوش مین گوشوارہ نہین
ہوا انجم و ماہ کا اتصال

فراموش دل سے کیا حور کو
نظر جب سے آیا ہے تیرا جمال

سہانے کو سرمادہ ہووے کا دل
ترے مصحف رخ سے نکلی ہے فال

جو کچھ تجھ سے ظاہر ہوا تھا مجھے
ہوا ہے وہی حال ای نونہال

عجب روز تھا اور عجب وقت تھا
جدائی سے جب تک نہ تھا احتمال

تمنا نہین اور کچھ دل مین ہے
سدا تجھسے میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بے خور و خواب ہون

کہو بات اوس شوخ بیباک کی
حقیقت کہو اوس سے غمناک کی

ہوا مجھ کو ظاہر کہ ہر فرق کو
لیاقت نہین تیرے فتراک کی

زمین پر رکھا اوسنے جب سے قدم
ہوئی شاہی اوس روز سے خاک کی

ہوئی برق شاگرد آخر کو آ
ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی

شراب جوانی سے سرشار ہے
کہان بات سنتا ہے غمناک کی

سدا عاشقان کھینچتے ہین جفا
جفاکار ہے گردش افلاک کی

زبس ناز کے مت ہو فرمان مین
قسم ہے تجھے ایزد پاک کی

شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بیخور و خواب ہون

تیرے رخ پہ اے نازنین بےنقاب
چمکتا ہے جون مطلع آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کو
تیرا قد ہے جون مصرع انتخاب

بجا ہے تیرے حسن کے تاب سے
تیری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب

نظر کرکے اوس رخ کی صافی اوپر
ہوئی شرم سے آرسی غرق آب

تیرے عکس چھٹنے سے اے گلبدن
عجب نین اگر آب ہووے گلاب

کرے بخت میری اگر ٹک مدد
ولی اوس صنم سے مین ہون بےحجاب

تعلل تغافل کا وقت اب نہین
میرا حال سنکرا لیا لی جناب

شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
تیرے عشق سے بےخور و خواب ہون

مثنوی شہر سورت کی تعریف مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی عشق مین عشاق کر دے
تو اپنے شوق کا مشتاق کر دے

شریعت کا جہان ہے شائع عام
کر اس تن کا وہان آغاز و انجام

عیان کر دل پہ اب رازِ حقیقت
صدر پر کھول ابواب طریقت

پرہ کی معرفت کا جوہر صاف
اپکے فیض سے کر دل کو صراف

چمن مین شوق کے دے کھول جون گل
اوسی گل کے اوپر کر جی کو بلبل

مجھے دے نقش گل سے لمعین داغ اب
میری مقصد کے کر روشن چراغ اب

پرہ کی بارگہ مین مجکو جا دے
مجھے اس شوق کی عشرت سرا دے

مجھے معمور کر جون شیشۂ گل
پریشانی نہ دے مانند سنبل

محبت کی عطا کر مے پرستی
اپسکی معرفت کی بخش مستی

جہان کے عشق سے آزاد کر دے
اپس کے یاد سے آباد کر دے

ہمیشہ رکھ جھڑی چشمونکی جاری
چمن کو عشق کے دے آبداری

مجالس سے مجازی کی جدا کر
مجھے اس سی سے اب نا آشنا کر

حقیقت کے دکھا اب مجھ کو انوار
کر اپنے بادۂ عرفان سے سرشار

شتابی سے دے ایسا قی مہربان
برہ کے جام سے مہر درخشان

کہ خورشید نبوت کی مدد سے
کنول دل کا میرے بشگفتہ ہووے

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد وہ کہ جس کے حق مین لولاک
کیا ہے مالکِ افلاک املاک

عجب گلزار ہے وہ مظہر کُل
کہ ہے اُس باغ کا خورشید اک گُل

دو عالم جسم ہے وہ جان عالم
وہ نور حق ہے اور سلطان عالم

وہی ہے بیدلونکا دلکشا باغ
وہی ہے عاشقونکا مرہم داغ

اوسی کا ذکر ہے ایمان مومن
ہے اوسکی یاد اطمینان مومن

وہی ہے باغ اقدس سرور دین
کہ جسکے باغ کا رضوان ہے گلچین

کھلا کونین مین وہ دین کا گل
دو عالم کا ہوا دل اوسپہ بلبل

دو عالم کا وہی ہے شمع تنویر
کہ جسکے شمع کا سورج ہے گلگیر

کیا عارف کو عرفان بیچ آگاہ
دکھایا عاشقونکو عشق کی راہ

ہوا جو کوئی اوس گل سے معطر
رہا وہ مست ہو تا روز محشر

کیا اللہ نے اوس شہ کی خاطر
مرتب چار دیوار عناصر

ہوا جب چار باغ دین روشن
شریعت کا کھلا اوس بیچ گلشن

سنواری گرد اوسکے چار دیوار
حقیقت مین سمجھ مین چار وہ یار رضہ

جو بخشے وہ مجھے اک جوش مستی
فراموشی مین بھولون خود پرستی

عجب شہر مین ہے پر نور اک شہر
بلاشک ہے وہ سورت مقصد دہر

ہی مشہور اوسکا ہر جا نام سورت
کہ جاوے اوسکے دیکھے سے کدورت

جہان کی چشم کا گویا ہی وہ نور
رہے اوس نور سے تم چشم بد دور

شہر جون منتخب دیوان ہی سب
ملایک کا وہ گویا کھان ہی سب

کنارے اوسکے ہی دریائے تپتی
کہ دنیا دیکھنے کو جسکے جپتی

شہر سے ہی وہ ہم بازو ہمیشہ
ہی دریا سے وہ ہم پہلو ہمیشہ

کہ آب خضر سی ہی اوسکی تاثیر
ہوا دیتی ہی اوسکی یاد کشمیر

دیکھ اوسکا آب سورج جگمین کانپا
سمندر موج زن رگ رگ مین کانپا

کیا سب دن خجالت نے اوسے غرق
ہوا دریا اپکے عرق سے غرق

وہان اقسام جب کرتا ہی عالم
سحر کو شام تب کرتا ہی عالم

عجب قلعہ ہی وہان کا خوش قرینہ
انگوٹھی مین ہی دنیا کے نگینہ

قریب قلعہ نادر گھاٹ ہی وان
کہ دایم گلرخان کا ٹھاٹ ہی وان

ہی اوسکے حاشیہ پر جائے آرام
طلسمی باغ وان ہوتا ہی ہر شام

کھلے ہین ہر طرف رخسار کے گل
ہر اک پاس وان خط شان ہی سنبل

جو ہی وہ محض تصویر آب اخلاص
جو عاشق پرور یہان اوج ہی خاص

کہان ہی ساقی اخلاص انگیز
محبت کی کرے می مجھ او پر ریز

صفائی سے کھلے جو جان کا باغ
کرون اوس گل کو اپنا مرہم داغ

ہی وہ صورت حقیقت کی نشانی
کہ ہین معمور وان اہل معانی

شرافت مین وہ ہی جون باب مکہ
تو ہی سب ملک مین اوسکا ہی سکہ

ہین کتنے مرد مان شام تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز

اور اوسمین ہین کئی ایسے ہی تجار
کہ نادان کا نہین مطلق وہان بار

اور اک آتش پرستونکی ہی بستی
ہی نمرودی تجمل آتش پرستی

دگران مین فرنگی بے عدد ہین / کہ قول و فعل مین مکروہ بد ہین

وہان ساکن ہین اتنے اہل مذہب / کہ گنتے مین نہ آوین اونکے مذہب

اگرچہ وہ ہین سب ابنائے آدم / ولے ہینش مین زنگار زنگ عالم

بہر صورت وہ صورت اور سیرت / ہر اک صورت ہے ہان انمول مورت

ہے ختم ہر امر کی ان پر صفائی / ولے ہین بیشتر حسن نسائی

صبا اندر کی ہے ہر اک قدم مین / چھپا اندر سبھا کو لے عدم مین

جوان ہر ایک ہے رنگین و رعنا / ہر ایک غنچہ شگفتہ ہے گل آسا

ہے زلف و رخ کے طالب کی یہی بات / کہ دن ہے عید اور ہے رات شب برات

ہزارون اسسے سب شیدا ہین بلبل / کہ وہ ہین غنچہ گل وا امیا گل

نہ کوئی وقت کھینچے شوخ چنچل / وہ پیش باغ رخ دیوار اچل

نظر بھر دیکھکر اوس گلبدن کو / نہ دیکھے آنکھ اوٹھا نرگس چمن کو

رہے وان عاشقون کو عام آواز / نہین پروا بغیر از پردۂ ناز

انھون کو جز نظر بازی نہین چین / کھلی ہے چشم سب دن طرفۃ العین

ہے ہر غنچہ دہن یاقوت انمول / کرین او بات جب میٹھے زبان کھول

وہ باتان مین سراپا ہے میٹھا قند / اونھین باتون پہ ہے بس شکر بند

پڑا شیرین سخن سے اپنے بس جن جن / پھنسا اوس شہد مین جاکر مگس جون

ہوا اوسکو نکلنا کار دشوار / رہے تا آخرین دم لگ گرفتار

شہر بھیتر جب آوے نہان کا دن / ہندو کی قوم کے اشنان کا دن

ہر اک جانب سے دیکھو فوج در فوج / سمندر کی تجلی کی اوٹھی موج

نہین کی بیٹھ کشتی پر توای پاک / توڑی کرلیتے ہے دریا خطرناک

مہربان ہو توای ساقی کوثر / کرم سے نشہ می مجکو دے بھر

اپکے لطف سے کردسے عطامی — کہ اس نشہ مین دریا کو کرون طے
عجب پایا سو بس کرا ہی ولی تو — نہ کر مقصد سے اپنے کاہلی تو

رباعیات

تجھہ یاد سے ہی سینہ میرا روشن باغ — جس باغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ
سینے مین تو اب غم کا محل باندھا ہی — اور آہ کا روشن کیا ہی اسمین چراغ

ولہ

تجھہ خال بخط بسبر وسا ماہون مین — اور زلف کے سودے مین پریشان ہونمین
تجھہ رخ کی صفائی کو نظر مین رکھہ کر — مدت ہوئی جون آئینہ حیران ہونمین

ولہ

دیوان ازل بیچ خدا ہی بیچون — یہہ حکم کیا خلق کو وہ کن فیکون
افراد دو عالم کا بندھا شیرازہ — اوس وقت سے کونین مین ٹھہرے ہی نون

ولہ

دل جام حقیقت سے جو سرمست ہوا — ہر مست مجازی اسے زبردست ہوا
یہہ باغ نظر آیا برنگ سیلاب — اور عرش عظیم اسکے تلے پست ہوا

ولہ

آنکھو نمین تیری جام محبت دیکھا — اور لب کو تیرے جام مروت دیکھا
تجھہ رخ مین سیہ روز ہوا روشن آب — تجھہ زلف مین جون شام غربت دیکھا

ولہ

یہان نقد خزینہ مین نہین غیر از داغ — جس داغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ
اوس چشم سے موہوم نظر آیا سراب — اوس رخ پہ وہ منقوش ہی مانند حباب
ایسے سے نہ دل باندھہ تو اپنا ہرگز — ایسے کو نکر خراب ایگانہ خراب

تجھ عشق مین نت بے سر و سامان ہون مین
تجھ زلف سے بیتاب و پریشان ہون مین
تجھ رخ کی صفائی پہ نظر کر کر مین
مدت ہوئی جون آئینہ حیران ہون مین

ولہ

اوس یاد سے ہی سینۂ عشرت محزون
جس یاد سے لالہ کا جگر نت ہی خون
افسوس دیا داغ فلک نے اونکو
کونین بھی جس کے حسن کا ہی مجنون

ولہ

تجھ عشق سے عشاق کا من راک ہوا
خورشید نمط تمام تن راک ہوا
ہر تختۂ لالہ پہ لکھے لالہ سے
تجھ رنگ کی غیرت سے چمن راک ہوا

ولہ

ہی حسن کی اقلیم کا تو شاہ ہنوز
خوبی کا تیرے مشتری ہی ماہ ہنوز
اسوقت مین تو ہی مالک مصر بہار
یوسف کو ہی تجھ عزیز کی چاہ ہنوز

ولہ

رکھتا ہون نہین دل مین آہ جانکاہ ہنوز
وہ شوخ نہین اوس سے ہی آگاہ ہنوز
تجھ غم سے ہی چشم پر آب و لے
سینے مین بجا ہی آتش آہ ہنوز

ولہ

سبحانہ جسنے جگ کا سرپوش کیا
اس ہاتھ سے عالم کو نوش کیا
اوس سید عالم کو دیکھا یکبار
یکبارگی عالم کو فراموش کیا

ولہ

اس حسن سے خجل ہو گئے خورشید و ماہ
اس چاہ زنخ کی لے گیا یوسف چاہ
اس چشم کے جلوکو جو نرگس دیکھے
اس کثرت جلوہ سے ہو بس خیرہ نگاہ

ولہ

دیکھا ہی تیرے لب مین صنم آب حیات	اور زلف کی ظلمات مین ہی اہل برات
ای سبزۂ خضر تجھہ قد سے شاید	اس آب حیات سے ملون رات برات

ولہ

آنکھین ہین پر تجھہ تیری ہی جنجالی	پھر بالون سے کاکل کے ہی الجھی بالی
گو زلف کو سمجھایا کہ مت مار کسے	مشہور ہی مثل سانپ لڑا منہہ خالی

ولہ

وہ زلف سیہ دل کی کمند ہوئی	اس مرغ او پر دیکھئے خونبار ہوئی
بیکس کو ہی کس طرح سے باندھا کس کس	ناکس کہ عمل کرکے سرافراز ہوئی

ولہ

نگاہ تیز و پلک تیز غمزہ شمشیر تیز	ہوئے ہین دل کے لئے یہہ تمام نشتر تیز
رقیب پر جو چلے بس تو اسکو چاک کرون	پکارے حشر تلک غم سے وہ بریز بریز

حمد و ثنای فراوان قابل ہی سخن آفرین حقیقی ہی کہ جسنے کلیات کائنات کو عناصر اربعہ و حواس خمسہ و جہات ستہ و افلاک سبعہ تصنیف کیا اور نعت بیکران کے لایق وہ بادشاہ بیت قصیدۂ رسالت ہی کہ جسنے قوافی آئمہ اثنا عشر اور ردیف صحابہ کرام سے مطلع کونین کو موزون فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد عاشق مزاجون کو مژدہ ہو کہ درینولا دیوان فصاحت عنوان تازہ نکات خیال رنگین بیان جناب مغفرت مآب حقیقت و طریقت انتساب مقبول بارگاہ لم یزلی محمد ولی الدین صاحب احمدآبادی المتخلص بہ ولی باہتمام سے متوقع اجر عظیم جناب قاضی ابراہیم صاحب ابن جناب قاضی نور محمد صاحب ملپنہ کے معمورۂ بمبئی کے مطبع حیدری مین چھپکر مطبوع طبع عشاقان جہان ہوا اور قابل خریداران مشتریان زمان ہوا قطعہ تاریخ جناب محمد منظور صاحب تخلص منظور سے ولی کا ہی دیوان گھر گھر پڑھاتا ہی جو آب جلال طبع جو کی عین انصاف سے مین نے سر تو مضمون نکالکے لکھے سال طبع قطعہ تاریخ از جناب شیخ عبد القادر صاحب تخلص قادر واہ کیا نسخہ چھپا مطبوع طبع خاص و عام جسنے دیکھا وہ ہوا دل سے ثناخوان ولی اب سرا عدا قلم کیون کر نہ ہوای یادگار خوب بہتر سے ہی تاریخ دیوان ولی تمام شد